سپر پاور ایکریمیا کی سب سے خطرناک ایجنسی سے عمران اور سیکرٹ سروس کا خوفناک ٹکراؤ......

جس میں جوزف، جوانا اور ٹائیگر نے بھی بھرپور حصہ لیا

کیپیٹل ایجنسی

تحریر: مظہر کلیم، ایم، اے

پبلشرز : ادارہ کتاب گھر

کمپوزنگ : حرف کمپوزرز، 36/D، لوئر مال،

سیکریٹریٹ بس سٹاپ، لاہور

ملنے کا پتہ : یوسف پبلشرز، بک سیلرز، پاک گیٹ ملتان۔

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''کیپٹل ایجنسی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس ناول میں سپر پاور ایکریمیا کی سب سے خطرناک ایجنسی سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا انتہائی خوفناک ٹکراؤ ہوا ہے۔ یہ ٹکراؤ اس لیے بھی خوفناک اور زوردار تھا کہ اس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ جوزف، جوانا اور ٹائیگر نے بھی دل کھول کر حصہ لیا ہے۔ انتہائی تیز رفتار ایکشن سے بھرپور یہ کہانی یقیناً آپ کے اعلیٰ معیار پر ہر صورت میں پورا اترے گی۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور انکے جواب بھی ملاحظہ کر لیں۔ کیونکہ یہ بھی انتہائی دلچسپی کے حامل ہوتے ہیں۔

چک نمبر ۳۲۷ گ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ سے عابد حسین لکھتے ہیں ''ہم نے آپ کے تقریباً تمام ناول پڑھ لیے ہیں۔ ہمیں آپ سے شکایت ہے کہ کوئی ایجنٹ اور مجرم اب عمران کے ہم پلہ نہیں رہا۔ آپ کے ناولوں میں مزاح اور جسمانی فائٹ نہ ہونے کے برابر رہ گئی ہے۔ فورسٹارز کے سلسلے کے ناول ہمیں پسند ہیں لیکن آپ نے فورسٹارز کے سلسلے پر لکھنا بند کر دیا ہے۔ کیا پاکیشیا سے تمام ساجی برائیاں ختم ہو چکی ہیں۔ جوانا کا دماغ بھی اب ڈیپ فریزر کی طرح ٹھنڈا ہوتا جا رہا ہے۔ اُمید ہے آپ ضرور جواب دیں گے''۔

محترم عابد حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ فورسٹارز کے سلسلے کے ناول تو لکھے جا رہے ہیں شاید آپ کی نظروں سے نہیں گزرے۔ بہر حال میں کوشش کروں گا کہ انکی تعداد زیادہ ہو سکے۔ جہاں تک مزاح اور جسمانی فائٹس کا تعلق ہے تو مزاح تو بہر حال ناول میں موجود ہوتا ہے لیکن اب کیا کیا جائے کہ عمران جسمانی فائٹس سے خود گریز کرنے لگ گیا ہے۔ وہ اسے بچوں کا تماشہ سمجھنے لگ گیا ہے۔ اس تک آپ اور دوسرے قارئین کی شکایات مسلسل پہنچ رہی ہیں۔ اُمید ہے جلد ہی وہ فائٹس پسندوں کی آراء کا احترام کرنا شروع کر دے گا۔

چک نمبر ۴۶ جنوبی ضلع سرگودھا سے محمد عادل جمیل لکھتے ہیں '' آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ البتہ ایک گزارش ہے کہ آپ ہر ناول کی پشت پر اپنی نئی اور تازہ تصویر شائع کرایا کریں۔ یہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ اب یقیناً بوڑھے ہو چکے ہوں گے۔ کیا آپ اپنے بڑھاپے کو چھپانا چاہتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور میری اس گزارش پر عمل کریں گے۔''

محترم محمد عادل جمیل صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے ہر ناول کی پشت پر تازہ تصویر والی بڑی دلچسپ

فرمائش کی ہے اور آپ نے خود ہی اندازہ لگالیا کہ میں اپنا بڑھاپا چھپانے کی کوشش میں نئی تصویر شائع نہیں کراتا۔ محترم...... آپ کا کیا خیال ہے کہ بڑھاپا صرف سفید بالوں اور چہرے پر نمودار ہونے والی جھریوں کا نام ہے یا بڑھاپا بے عملی کا دوسرا نام ہے۔ اگر آپ مسلسل میرے لکھے ہوئے ناول پڑھ رہے ہیں تو اس سے یہی مطلب نکلتا ہے ابھی بڑھاپا مجھ تک نہیں پہنچ پایا۔

ہری پور سے سجاد احمد لکھتے ہیں۔ ''میں آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں۔ ''پرل پائریٹ'' ناول مجھے بے حد پسند آیا ہے۔ روزی راسکل کا کردار اس ناول میں بے حد پسند آیا۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ روزی راسکل پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھیں۔ آپ کے جواں سال صاحبزادے کی موت پر مجھے دلی افسوس ہوا ہے۔''

محترم سجاد احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں کوشش کروں گا کہ روزی راسکل کے سلسلے میں آپ کی فرمائش پوری کروں کیونکہ روزی راسکل کا کردار قارئین نے بے حد پسند کیا ہے اور بے شمار قارئین کی مسلسل فرمائش رہتی ہے کہ روزی راسکل پر زیادہ سے زیادہ ناول لکھے جائیں۔ آپ نے میرے بیٹے کی وفات پر جس پُرخلوص انداز میں تعزیت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی جزا دے گا۔

لیہ سے عاصم حفیظ لکھتے ہیں۔ ''یوں تو آپ کے تمام ناول اپنی جگہ بہترین ہیں، لیکن ' ماریا سیکشن' نے ہماری تمام شکایات کا ازالہ کر دیا ہے۔ اس ناول میں طویل عرصے بعد معیاری مزاح پڑھنے کو ملا ہے اور عمران جولیا اور صالحہ کی جسمانی فائٹس بھی سامنے آئی ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس ناول میں سیکرٹ سروس نے عمران کو کارکردگی کے لحاظ سے پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ آپ نے کرنل فریدی اور میجر پرمود پر طویل عرصے سے کوئی ناول نہیں لکھا۔ اُمید ہے کہ آپ جلد از جلد اس پر توجہ دیں گے۔''

محترم عاصم حفیظ صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مزاح اور فائٹس یہ سب سچوئیشنز سے متعلق ہوتی ہیں۔ بعض ناولوں میں سچوئیشنز کے لحاظ سے یہ زیادہ ہو جاتی ہیں اور بعض میں کم۔ جہاں تک کرنل فریدی اور میجر پرمود پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو انشاء اللہ جلد ہی اس سلسلے میں آپ ناول پڑھیں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام
مظہر کلیم ایم اے

دیو ہیکل مسافر بردار طیارہ آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرتا ہوا یورپ کے ملک کانڈا کے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ طیارے میں تقریباً ساڑھے تین سو کے قریب مسافر سوار تھے لیکن طیارے میں مکمل خاموشی طاری تھی۔ ہر مسافر اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھا کسی اخبار یا رسالے کے مطالعہ میں مصروف تھا جبکہ ایک سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا کے ساتھ والی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر ایکریمین بیٹھا ہوا تھا۔ وہ رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ جولیا آنکھیں بند کئے سیٹ سے سر ٹکائے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ طیارہ یورپ کے ایک ملک سے روانہ ہوا تھا اور اس کی منزل کانڈا کا دارالحکومت تھا جسے مڈویز کہا جاتا تھا۔ یہ پرواز بارہ گھنٹوں پر محیط تھی اور اب اس طیارے کو پرواز کئے گیارہ گھنٹے گزر چکے تھے۔ جولیا طیارے میں اکیلی تھی۔ اس کا اور کوئی ساتھی طیارے میں موجود نہیں تھا۔ جولیا کی ذہنی حالت گزشتہ کئی روز سے بے حد خراب رہی تھی۔ کبھی تو اسے اپنے آپ پر غصہ آنے لگتا تھا کہ وہ کیوں عمران کی وجہ سے جذباتی ہو جاتی ہے اور کبھی اسے محسوس ہونے لگتا تھا کہ عمران کے بغیر وہ ایک لمحہ بھی مزید نہ گزار سکے گی۔ کئی بار اس نے سوچا کہ وہ خودکشی کر لے لیکن پھر وہ اس ارادے سے اس لئے باز رہی تھی کہ وہ بہرحال حرام موت نہ مرنا چاہتی تھی۔ آخر سوچ سوچ کر اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ کچھ روز کے لئے اس ماحول سے باہر چلی جائے اور پھر اچھی طرح سوچ سمجھ کر کوئی حتمی فیصلہ کرے کہ اسے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔ اس نے چیف کو فون کر کے اس سے کانڈا جانے کے لئے ایک ماہ کی چھٹی طلب کی۔ اس نے چیف کو بتایا کہ وہ اس ماحول سے باہر جا کر اپنے طور پر اپنے بارے میں تفصیلی تجزیہ کر کے کوئی حتمی فیصلہ کرنا چاہتی ہے تو چیف نے نہ صرف اسے چھٹی دے دی بلکہ اس کے آنے جانے کے تمام اخراجات بھی خود ادا کرنے کا کہہ دیا اور پھر جولیا کی درخواست پر کہ عمران سمیت کسی کو نہ بتایا جائے کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔ چیف نے اس کی یہ درخواست بھی مان لی تھی اور پھر جولیا خاموشی سے طیارے میں سیٹ بک کرا کر پاکیشیا سے روانہ ہو گئی تھی اور پھر راستے میں دو طیارے تبدیل کر کے وہ اب اس طیارے میں موجود تھی۔ اس سارے راستے میں وہ اس بات پر غور کرتی آئی تھی کہ اسے کیا فیصلہ کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔ لیکن اس کا ذہن کسی حتمی نتیجہ پر نہ پہنچ رہا تھا اور پھر آخرکار سوچ وبچار کے بعد اس نے یہ فیصلہ کیا کہ فی الحال مڈویز میں جا کر خوب تفریح کرے گی۔ نائٹ کلبوں اور جوئے خانوں میں جائے گی۔ خوب گھومے پھرے گی اور پھر جب اس کا جی چاہے گا ویسا ہی فیصلہ کر کے وہ چیف کو یہیں سے فون پر اطلاع دے دی گی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی اس کے ذہن سے بوجھ ہٹ سا گیا۔ چنانچہ اس نے آنکھیں کھولیں اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے سامنے پڑے ہوئے رسالوں میں سے ایک رسالہ اٹھایا اور اسے کھول کر پڑھنا شروع کر دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد طیارہ مڈویز کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ جولیا جس کے پاس سیاحت کے کاغذات تھے تمام کارروائی سے فارغ ہو کر ایئرپورٹ سے باہر آ گئی۔ باہر آ کر وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ اچانک ایک طرف موجود ایک لمبے قد کا آدمی تیزی سے اس کی طرف بڑھا تو جولیا چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"آپ مس جولیانا فنر واٹر ہیں"...... اس آدمی نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مگر آپ کون ہیں اور مجھے کیسے جانتے ہیں"...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام جوزف ہے مس اور میں یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہوں۔ چیف نے مجھے حکم دیا تھا کہ آپ کے یہاں رہائش

کے عمدہ انتظامات کئے جائیں۔ چنانچہ میں نے یہاں کے شاندار ہوٹل ہائی ڈے میں آپ کے لئے کمرہ بک کرادیا ہے اور اگر آپ ہوٹل کی بجائے کسی پرائیویٹ رہائش گاہ پر رہنا چاہیں تو میں اس کا انتظام بھی کر سکتا ہوں‘‘...... جوف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا۔

’’میں تو یہاں ذاتی حیثیت سے تفریح کرنے آئی ہوں مسٹر جوزف چیف تو بہرحال چیف ہے لیکن آپ کا شکریہ۔ آپ نے اب میرے معاملات میں مداخلت نہیں کرنی‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’ٹھیک ہے مس۔ جو آپ کا حکم ہو۔ مجھے یہی کہا گیا ہے کہ میں آپ کے احکامات کی مکمل تعمیل کروں۔ ویسے یہ کمرہ آپ استعمال کر سکتی ہیں۔ میں آپ کو ہوٹل میں چھوڑ کر چلا جاؤں گا اور پھر آپ کے معاملات میں کوئی مداخلت نہ ہوگی‘‘...... جوزف نے کہا۔

’’ٹھیک ہے چلو‘‘...... جولیا نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ جوزف کی کار میں سوار آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔ لیکن اب اس کے ذہن میں مسلسل کھد بدی ہورہی تھی کہ جو چیف اپنے ماتحتوں کا اس حد تک خیال رکھتا ہو اسے کیسے وہ چھوڑ سکتی ہے لیکن پھر اسے عمران کا خیال آجاتا جو اس کے جذبات کو مسلسل روندنے کا عادی بن گیا تھا تو وہ بے اختیار ہونٹ بھینچ لیتی۔ اس وقت اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ سب کچھ چھوڑ دے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور پھر کار ایک ملٹی سٹوری شاندار ہوٹل کے کمپاؤنڈ میں مڑی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ یہ واقعی انتہائی شاندار ہوٹل تھا۔ جوزف نے کار مین گیٹ پر لے جا کر روکی اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس نے جولیا کو دے دیا۔

’’مس۔ اس کے اندر سٹی بینک کا سپیشل کارڈ ہے۔ جتنی رقم آپ کو جب چاہئے ہو آپ بینک کے آؤٹ لائن سے حاصل کر سکتی ہیں‘‘...... جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

’’اوہ اچھا۔ شکریہ۔ گڈ بائی‘‘...... جولیا نے لفافہ لے کر اسے پرس میں ڈالتے ہوئے کہا اور پھر کار سے اتر کر وہ مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک انتہائی خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھی۔ اس نے روم سروس کو فون کر کے ہاٹ کافی طلب کر لی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے ہاف کافی سرو کر دی گئی تو جولیا نے کافی کی پیالی تیار کی اور آرام کرسی پر نیم دراز ہو کر کافی سپ کرنا شروع کر دی لیکن اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

’’اوہ۔ یقیناً چیف کا فون ہوگا۔ جوزف نے اسے یہاں کے بارے میں رپورٹ دی ہوگی‘‘...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھالیا۔

’’یس۔ جولیا بول رہی ہوں‘‘...... جولیا نے کہا۔

’’مس جولیانا میں لورین بول رہی ہوں۔ انٹرنیشنل ٹورسٹ ویلفیئر آرگنائزیشن سے میرا تعلق ہے۔ میرا کاؤنٹر یہاں ہوٹل میں ہے۔ یہ بات ہمارے فرائض میں شامل ہے کہ ہم ٹورسٹس کو ہر قسم کی سہولیات بہم پہنچائیں اور ان کی تمام تکالیف اور پریشانیاں دور کریں۔ آپ کے کاغذات کی تفصیل میرے پاس پہنچ چکی ہے۔ میرا نمبر نوٹ کر لیں۔ کسی لمحے کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ بغیر تکلیف اس نمبر پر فون کریں تو آپ کی ہر طرح سے مدد کی جائے گی‘‘...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی اور آخر میں فون نمبر بتادیا گیا۔

”آپ کا بے حد شکریہ مس لورین۔ مجھے یقین ہے کہ مجھے کسی ایسی صورتحال کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا جس میں آپ کو تکلیف دی جائے“...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”فادر کرے ایسا ہی ہو۔ وش یو گڈ لک“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”ایسا لگتا ہے کہ میں چھوٹی سی بچی ہوں جس کا میلے میں گم ہونے کا خطرہ ہو اس لئے ہر طرف سے میری نگہداشت کی جا رہی ہے۔“ جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کافی پی کر وہ اٹھی۔ اس نے غسل کیا اور لباس تبدیل کر کے وہ پرس اٹھائے کمرے سے باہر آ گئی۔

”یہاں کا سب سے معروف کلب کونسا ہے“...... جولیا نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کن معنوں میں معروف مس۔“ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جہاں میں نہ صرف تفریح کر سکوں بلکہ وہاں کا ماحول بھی اچھا ہو“...... جولیا نے کہا۔

”بارسن نائٹ کلب آپ کے لئے بہترین رہے گا“...... لڑکی نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی مڑی اور پھر ہوٹل سے باہر آ کر اس نے ایک ٹیکسی ہائر کی اور اسے بارسن کلب چلنے کا کہہ کر وہ عقبی نشست پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ بارسن کلب پہنچ گئی۔ کلب واقعی بے حد شاندار تھا اور وہاں کا ماحول بھی شریفانہ تھ۔ گو وہاں کئی نوجوانوں نے جولیا کو اپنے ساتھ ڈانس کی دعوت دی لیکن جولیا نے ہر بار سوری کہہ دیا اور وہ ایک سائیڈ پر موجود ٹیبل پر اکیلی بیٹھ گئی۔ یہاں اس کے ساتھ بیٹھنے کے لئے کئی نوجوانوں نے کہا لیکن جولیا نے کسی کو بھی ساتھ بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ ویٹرس نے بغیر آرڈر کے اس کے سامنے شیمپین کا بھرا ہوا جام لا کر رکھ دیا۔

”مس۔ یہ کلب کی طرف سے ہے“...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ مجھے ڈاکٹر نے شراب پینے سے منع کیا ہوا ہے۔ آپ میرے لئے ایپل جوس لے آئیں“...... جولیا نے کہا تو ویٹرس نے جولیا کو ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اسے اس کی حالت پر انتہائی رحم آ رہا ہو۔

”یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ میں تو اس معاشرے میں اجنبی بن چکی ہوں“...... جولیا نے دل ہی دل میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایپل جوس کا گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا گیا۔

”میں تو یہاں تفریح کر ہی نہیں سکتی۔ میرا انداز بالکل بدل چکا ہے“...... جولیا نے جوس سپ کرتے ہوئے خود کلامی کے انداز میں کہا اور جوس پی کر وہ اٹھی اور ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس ہوٹل میں اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔ وہ واقعی انتہائی بوریت محسوس کر رہی تھی اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اس پوری دنیا میں نہ صرف اکیلی ہو بلکہ وہ اس سارے ماحول کے لئے بھی مکمل طور پر اجنبی ہو۔ اس کا تو خیال تھا کہ وہ اکیلی خوب گھومے پھرے گی، سیر و تفریح کرے گی لیکن یہاں پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد ہی اسے اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ اس کا ذہن، اس کا دل اور اس کے خیالات سب مکمل طور پر تبدیل ہو چکے ہیں۔ وہ بیڈ پر لیٹی یہی بات سوچ رہی تھی کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو وہ بیڈ سے اٹھی اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔
"مس جولیا میں کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ ڈسٹرب کرنے کے لئے معذرت چاہتی ہوں۔ یہاں ایک صاحب گاسگر موجود ہیں اور وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے انتہائی مترنم لہجے میں کہا گیا۔
"گاسگر۔ وہ کون ہے۔ سوری میں تو کسی گاسگر کو نہیں جانتی" جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔
"گاسگر نجانے کون ہے"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس بار لیٹنے کی بجائے کرسی پر ہی وہ نیم دراز ہوگئی۔
وہ اب واقعی پوری طرح بور ہو چکی تھی۔
"مجھے واپس جانا ہوگا۔ میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ یہاں کیا سوائے پاکیشیا کے اب میں کہیں بھی نہیں رہ سکتی۔ چاہے میں سیکرٹ سروس کو چھوڑوں یا نہ چھوڑوں۔ بہرحال اب مجھے رہنا وہیں ہوگا"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔
"یہ کیا مصیبت ہے۔ کون ہے یہ گاسگر"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا لیا۔
"یس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے تیز اور غصیلے لہجے میں کہا۔
میں گاسگر بول رہا ہوں مس جولیانا۔ آپ نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا تھا اس لئے مجبوراً مجھے پبلک فون بوتھ سے کال کرنا پڑی ہے۔ میرے پاس آپ کے لئے ایک پیغام ہے مسٹر مارگن کی طرف سے" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔
"مارگن۔ وہ کون ہے۔ آپ کسی غلط فہمی میں مبتلا ہیں مسٹر گاسگر۔ نہ تو میں آپ کو جانتی ہوں اور نہ ہی کسی مارگن کو جانتی ہوں۔ آپ پلیز مجھے ڈسٹرب مت کریں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔
"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں اور کیوں ایسا کر رہے ہیں" جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ایک بار تو اسے خیال آیا تھا کہ وہ مس لورین کو فون کر کے بتا دے کہ اسے غلط طور پر تنگ کیا جا رہا ہے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور کرسی سے اٹھ کر وہ بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن ابھی وہ بیڈ پر بیٹھی ہی تھی کہ اچانک اس کی ناک سے نامانوس سی بو ٹکرائی اور وہ چونک کر اٹھی ہی تھی کہ یکلخت اس کا ذہن تاریک ہوتا چلا گیا اور پھر جب اس کے ذہن میں روشنی ہوئی تو اس نے اپنے طور پر بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھ کرسی کے بازوؤں پر رکھ کر انہیں رسی سے باندھا گیا تھا اور اسی طرح اس کے دونوں پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ رسی سے باندھا گیا تھا جبکہ سامنے کرسی پر ایک بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا اسے بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس کا چہرہ بڑا اور سوجا ہوا سا لگ رہا تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ عادی شراب نوش ہو۔ کرسی کے ساتھ ایک دیوہیکل آدمی کھڑا تھا اور اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔
"تمہیں ہوش آ گیا مس جولیانا"...... کرسی پر بیٹھے ہوئے آدمی نے بھاری لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ بھی سپاٹ تھا۔
"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم اور میں کہاں ہوں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا نام مارگن ہے اور یہ میرا ماتحت گاسگر۔ ہمارا تعلق کانڈا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق رکھنے والی مس جولیانا فٹزواٹر بطور سیاح یہاں آئی ہے تو میں نے گاسگر کو تمہارے پاس بھیجا تا کہ یہ معلوم ہو سکے کہ تمہاری یہاں آمد کی اصل وجہ کیا ہے۔ لیکن تم نے گاسگر سے ملنے سے ہی انکار کر دیا جس پر ہمیں کارروائی کر کے مجبوراً تمہیں یہاں لانا پڑا''...... مارگن نے اسی طرح سپاٹ اور سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے کیسے جانتے ہو۔'' جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمارے پاس تمہاری تصویر موجود ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے فری لانسر ایجنٹ عمران کی دوست ہو اور عمران گو خود فری لانسر ہے لیکن اس نے تمہیں غیر ملکی ہونے کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس میں شامل کرا دیا ہے اور تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہر اس مشن میں جسے عمران لیڈ کرتا ہے لازماً شامل رہتی ہو۔ تم جیسے ہی مڈویز کے ائیر پورٹ پر اتری ہمارے آدمیوں نے تمہیں پہچان لیا اور اس کے بعد تم سے رابطہ کرنے اور وضاحت طلب کرنے کے لئے گاسگر کو حکم دیا گیا لیکن تمہارے انکار کی وجہ سے اب تم یہاں موجود ہو''...... مارگن نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اگر کوئی مشن ہوتا تو لامحالہ پوری ٹیم آتی۔ میں اکیلی تو مشن مکمل کرنے نہیں آسکتی۔ میں واقعی وہاں یکسانیت سے اکتا کر صرف تفریح کرنے یہاں آئی ہوں''...... جولیا نے کہا۔

''مس جولیا۔ آپ بے حد منجھی ہوئی اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اور آپ کی جو ہسٹری ہمیں معلوم ہے اس کے مطابق آپ اگر یکسانیت سے اکتا کر تفریح کرنے جاتیں تو لازماً آپ اپنے سابقہ وطن سوئٹزرلینڈ کا رخ کرتیں۔ آپ کے کانڈا آنے کی کوئی معقول وجہ سامنے نہیں آئی اس لئے آپ جو سچ ہے وہ بتا دیں ورنہ آپ خود جانتی ہیں کہ جو کچھ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں وہ بہرحال معلوم کر ہی لیتے ہیں''...... مارگن کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

''اگر تمہیں میری بات پر یقین نہیں آرہا تو پھر تم واقعی احمق ہو۔ اگر تمہیں مجھ سے کوئی خدشہ تھا یا کوئی خطرہ تھا تو تمہیں چاہئے تھا کہ میرا نگرانی کراتے تو تمہیں خود بخود سب کچھ معلوم ہو جاتا۔ میرا کیا خیال ہے کہ اگر میں کسی مشن پر آئی ہوں تو اتنے احمقانہ انداز میں تمہارے ہاتھ آجاتی''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''گاسگر اس کی ایک آنکھ نکال دو۔ اب یہ مجبوری ہے''۔ مارگن نے اسی طرح سرد لہجے میں پاس کھڑے ہوئے گاسگر سے کہا۔

''یس سر''...... گاسگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے خنجر نکالا اور جولیا کی طرف بڑھنے لگا۔

''ایک کی بجائے دونوں آنکھیں نکال دو لیکن سوائے اس کے کہ میں ہمیشہ کے لئے اندھی ہو جاؤں گی اور تمہیں کچھ حاصل نہ ہو گا۔ یہ واقعی میری حماقت تھی کہ میں ایسے ہی منہ اٹھائے عام فرد کی طرح تفریح کرنے یہاں آگئی۔ یہ صرف اس لئے کہ کانڈا بچپن سے مجھے پسند تھا اور جب میں سوئٹزرلینڈ میں رہتی تھی تو ہر سال کانڈا سیاحت کے لئے آتی تھی''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جبکہ گاسگر اس دوران خنجر ہاتھ میں لئے

اس کے قریب آ کر رک گیا تھا۔ اس نے ایک ہاتھ سے جولیا کا سر پکڑ لیا۔ اس کے دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا لیکن جولیا نے صرف ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر خوف کا کوئی تاثر موجود نہ تھا۔

''مس جولیا۔ آخری بار کہہ رہا ہوں جو سچ ہے وہ بتا دو۔'' مارگن نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''سوری۔ جو سچ ہے وہ میں نے بتا دیا ہے۔ تم سے جو ہو سکتا ہے وہ کرلو'' ...... جولیا نے بھی انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''گاسگر۔ پیچھے ہٹ جاؤ'' ...... مارگن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو گاسگر جولیا کو چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔

''آئی ایم سوری مس جولیانا۔ آپ کو تکلیف ہوئی۔ اگر آپ گاسگر سے بات کرلیتیں تو آپ کو اتنی تکلیف بھی نہ ہوتی۔ بہرحال اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ آپ صرف تفریح کرنے آئی ہیں۔ گاسگر انہیں واپس ان کے ہوٹل پہنچا دو'' ...... مارگن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ جولیا کچھ کہتی تو یکلخت گاسگر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں اچانک کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ یہ احساس بھی صرف ایک لمحے کے ہزارویں حصے کے لئے ہوا پھر اس کا ذہن مکمل تاریکی میں ڈوب گیا اور پھر اس کے ذہن میں ایک بار پھر روشنی نمودار ہونا شروع ہو گئی اور اس کیساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن پکے ہوئے پھوڑے کی طرح درد کر رہا ہو۔ پوری طرح ہوش میں آتے ہی وہ چونک کر اٹھی اور یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ وہ ہوٹل کے اپنے کمرے میں بیڈ پر موجود تھی۔ کمرے کا دروازہ بند تھا اور کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی نہ تھا۔ اس کا سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ وہ بیڈ سے اتری اور سیدھی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ پھر کافی دیر تک وہ اپنے سر پر ٹھنڈا پانی ڈالتی رہی۔ آہستہ آہستہ اس کے سر میں ہونے والا درد مدھم پڑتا چلا گیا۔ جب یہ درد کافی حد تک قابل برداشت ہو گیا تو اس نے بال سیٹ کئے اور پھر باتھ روم سے باہر آ کر وہ ابھی کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ کال بیل بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

''کون ہے'' ...... جولیا نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور جولیا اندر آتے ہوئے جوزف کو دیکھ کر چونک پڑی۔

''تم۔ تم اور یہاں'' ...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مس جولیانا۔ مجھے اس وقت آپ کے اغوا کی خبر ملی جب کچھ دیر ہو گئی تھی جس میں نے سیکرٹ سروس کے اڈے پر ریڈ کیا اور میں اس کمرے کے روشندان میں مشین پسٹل سمیت موجود تھا جہاں آپ کرسی پر جکڑی ہوئی تھیں اور وہ آپ کی آنکھیں نکالنا چاہتے تھے۔ اگر وہ مزید معمولی سی حرکت بھی کرتے تو میں گاسگر اور مارگن دونوں کو گولیوں سے اڑا دیتا لیکن انہوں نے آپ کو بے ہوش کر کے اپنی گاڑی میں یہاں پہنچانے کی بات کی تو میں خاموشی سے واپس آ گیا۔ میں آپ کو صرف یہ کہنے آیا ہوں کہ ہم آپ کے حکم پر آپ کی نگرانی نہیں کر رہے ورنہ تو اس حد تک نوبت ہی نہ آتی۔ لیکن مارگن اور اس کی ٹیم یقیناً آپ کی نگرانی کرے گی اور ہم ان کی نگرانی کرتے رہیں گے اس لئے کوئی بھی پوزیشن ہو آپ اپنے آپ کو ہرگز اکیلی نہ سمجھا کریں گڈ بائی'' ...... جوزف نے کھڑے کھڑے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اب تم پیچھے نہیں ہٹ سکتیں۔اب تمہارا جینا مرنا پاکیشیا اور سیکرٹ سروس کے ساتھ ہی ہے۔نہ ہی پاکیشیا کے علاوہ تم کہیں اور ایڈجسٹ ہوسکتی ہو اور نہ ہی تم سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہوسکتی ہو۔عمران جیسا بھی ہے بہر حال اب تمہیں اس کے ساتھ ہی رہنا ہوگا۔اب یہ تمہاری مجبوری ہے جولیا''...... جولیا نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور اٹھایا تا کہ وہ ہوٹل والوں سے کہہ سکے کہ وہ اس کی واپسی کے لئے فلائٹ کا فوری انتظام کردیں۔

☆☆☆

کتاب گھر کا پیغام

ادارہ کتاب گھر اردو زبان کی ترقی وترویج، اردو مصنفین کی موثر پہچان، اور اردو قارئین کے لیے بہترین اور دلچسپ کتب فراہم کرنے کے لیے کام کررہا ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کررہے ہیں تو اس میں حصہ لیجئے۔ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔کتاب گھر کو مدد دینے کے لیے آپ:

۱۔ http://kitaabghar.com کا نام اپنے دوست احباب تک پہنچائیے۔

۲۔ اگر آپ کے پاس کسی اچھے ناول/کتاب کی کمپوزنگ (ان پیج فائل) موجود ہے تو اسے دوسروں سے شیئر کرنے کے لیے کتاب گھر کو دیجئے۔

۳۔ کتاب گھر پر لگائے گئے اشتہارات کے ذریعے ہمارے سپانسرز کو وزٹ کریں۔ایک دن میں آپ کی صرف ایک وزٹ ہماری مدد کے لیے کافی ہے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یہ آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے عمران صاحب کہ جولیا کو اس طرح اکیلے کانڈا جانے کی اجازت دے دی''...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''تو کیا وہ واقعی چلی گئی ہے''...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے یقین ہو کہ جولیا نہیں جا سکتی۔

''ہاں وہ تو اب وہاں پہنچنے والی بھی ہو گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''چلو اچھا ہے کچھ دن تفریح ہی کر لے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر بجائے مسکراہٹ کے غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

''عمران صاحب آپ کو بہرحال اس قدر سنگ دل نہیں ہونا چاہئے۔ جولیا ہماری ساتھی ہے۔ اس کے لئے آپ اس طرح نہ سوچا کریں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ صرف اتنا کہا ہے کہ جولیا تفریح کر لے گی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ اس کے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات واضح تھے۔ عمران نے جس لہجے میں یہ بات کی وہ لہجہ اسے پسند نہیں آیا تھا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جوزف بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔ لہجہ یورپی تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔''عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ عمران صاحب۔ کوئی نیا حکم''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

''پہلے حکم پر عمل ہو گیا ہے جو تم نیا حکم پوچھ رہے ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے حکم کی تعمیل کا وقت قریب ہے۔ میں ایئر پورٹ جانے کے لئے تیار بیٹھا ہوں۔ پندرہ منٹ بعد روانہ ہو جاؤں گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ڈرامہ سٹیج ہو گیا ہے یا نہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''بالکل۔ مکمل طور پر سٹیج ہو گیا ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ مس جولیا کو یہاں پہنچنے تو دیں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''انتہائی احتیاط سے کام کرنا۔ جولیا بے حد ذہین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ڈرامہ اپنے تمام کرداروں سمیت فلاپ ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ میں سمجھتا ہوں۔''دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''یہ جوزف تو کانڈا میں فارن ایجنٹ ہے۔اسی سے بات کر رہے تھے ناں آپ''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں''......عمران نے جواب دیا۔

''یہ ڈرامے کی کیا بات ہو رہی تھی۔کیسا ڈرامہ''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''تمہارے اس غصے سے بچنے کے لئے مجھے وہاں باقاعدہ ڈرامہ سٹیج کرنا پڑا ہے۔جیسے ہی جولیا کانڈا کے دارالحکومت مڈویز پہنچے گی ڈرامہ شروع ہو جائے گا اور پھر جب ڈرامے کا ڈراپ سین ہوگا تو جولیا واپس پاکیشیا ائیر پورٹ پر اترتی اور تم سے معافی مانگتی نظر آئے گی''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔اوہ۔کیا کیا ہے آپ نے۔مجھے تو بتائیں''...... بلیک زیرو نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

''ڈرامہ تو مکمل ہونے دو پھر سن لینا''......عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔پلیز مجھے بتائیں ورنہ میں ابھی جوزف کو فون کر کے اس ڈرامے کو روک دوں گا''...... بلیک زیرو نے بچوں کے سے انداز میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں جولیا کی ذہنی کیفیت کا تو بخوبی علم ہے''......عمران نے کہا۔

''ہاں۔بالکل ہے۔جولیا اب اس سطح تک پہنچ چکی ہے کہ اس کے بعد کچھ بھی ہو سکتا ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اس سطح پر پہنچ جانے کے بعد دو صورتیں ہوتی ہیں۔ایک تو یہ کہ جو کچھ جولیا چاہتی ہے وہ وقوع پذیر ہو جائے۔میرا مطلب ہے کہ جولیا کی شادی ہو جائے۔دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جولیا کسی بھی لمحے ڈپریشن کی انتہا پر پہنچ کر خودکشی کر لے لیکن چونکہ وہ مسلمان ہے اور مسلمان کسی قسم کے بھی حالات میں بہرحال حرام موت مرنا پسند نہیں کرتا اس لئے مجھے یقین ہے کہ ان حالات میں جولیا کا ذہن ایک تیسری صورت کی طرف جائے گا اور وہ صورت یہ ہے کہ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں نکل جائے اور پھر سب معاملات سے ہٹ کر فیصلہ کرے کہ ان حالات میں اسے کیا کرنا چاہئے۔چنانچہ وہی ہوا جولیا نے اس تیسری صورت کو اختیار کیا اور چونکہ اس نے میری یہاں موجودگی میں فون کیا تھا اس لئے میں نے اسے جانے کی اجازت دے دی۔اس نے سوئٹزرلینڈ کی بجائے کانڈا جانے کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ بتا رہا تھا کہ وہ ہر طرح کے معاملات سے ہٹ کر سوچنا چاہتی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جولیا جس انداز میں یہاں کے ماحول میں رچ بس گئی ہے اب کانڈا جیسے آزاد خیال ملک میں وہ اکیلی کسی صورت بھی اپنے آپ کو ایڈجسٹ نہ کر سکے گی اور لامحالہ وہ یہی سوچے گی کہ وہ اگر اب زندہ رہ سکتی ہے تو صرف پاکیشیا میں ورنہ نہیں۔لیکن ایک مسئلہ دوسرا بھی تھا کہ وہ پاکیشیا میں رہتے ہوئے سیکرٹ سروس کو چھوڑنے کی ضد کرتی اور تمہیں معلوم ہے کہ اس صورت میں ٹیم پر کیا اثرات مرتب ہوتے اس لئے اسے سیکرٹ سروس کے ساتھ منسلک رکھنے کے لئے ایک ڈرامہ سٹیج کرنا ضروری تھا اور وہی ڈرامہ میں نے جوزف کے ذریعے سٹیج کیا ہے اب اس ڈرامے کے بعد نہ صرف جولیا فوراً واپس آ جائے گی بلکہ وہ یہ بھی فیصلہ کر چکی ہوگی کہ اسے بہرحال پاکیشیا میں ہی رہنا ہے اور سیکرٹ سروس کے ساتھ ہی رہنا ہے۔اس فیصلے پر پہنچنے کے بعد وہ کچھ مزید عرصہ نارمل رہ جائے گی''......عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''وہ ڈرامہ کیا ہے۔ وہ تو بتائیں'' ...... بلیک زیرو نے اسی طرح تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ چار ایکٹ کا ڈرامہ ہے۔ بڑا سیدھا سادہ'' ...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''عمران صاحب پلیز'' ...... بلیک زیرو نے بچوں کے سے انداز میں منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو بتا دیتا ہوں ورنہ مجھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے لئے بازار جا کر چوسنی خریدنی پڑے گی'' ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ تو واقعی سمجھدار انسان کو بھی پاگل کر دینے کا گر جانتے ہیں۔'' بلیک زیرو نے کہا۔

''مس جولیا کو پاگل پن سے نکالنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ تم الٹا مجھ پر دوسروں کو پاگل کر دینے کا الزام لگا رہے ہو'' ...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز بتا دیں'' ...... بلیک زیرو باقاعدہ منتوں پر اتر آیا تھا۔

''بڑا سادہ سا ڈرامہ ہے۔ جوزف جولیا کو ائیر پورٹ پر ملے گا اور وہ اسے بتائے گا کہ وہ کانڈا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ہے اور چیف نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ جولیا کی رہائش کے تمام انتظامات کرے۔ وہ اسے بتائے گا کہ اس نے اعلیٰ ترین ہوٹل میں اس کے لئے کمرہ بک کرا دیا ہے اور پرائیویٹ رہائش گاہ کا بھی انتظام ہے تاکہ جولیا جہاں چاہے رہے۔ ظاہر ہے جولیا اسے کہے گی کہ وہ صرف تفریح کرنے یہاں آئی ہے اس لئے اسے اکیلا چھوڑ دے اور جوزف اس کی بات مان لے گا۔ یہاں پہلے ایکٹ کا پردہ گر جائے گا اور پھر ڈرامے کا دوسرا ایکٹ شروع ہو گا'' ...... عمران نے کہا۔

''دوسرا ایکٹ کیا ہے'' ...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''ارے۔ بغیر کچھ کھلائے پلائے سارا ڈرامہ پوچھ رہے ہو۔ مجھ جیسے ڈرامہ نگار کو اسے سٹیج کرنے کے لئے نجانے کتنی جاگ کر سحر کرنا پڑی ہیں۔ کتنی جگر سوزی کرنا پڑی ہے اور تم بس سوکھے منہ سے پوچھے جا رہے ہو'' ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلو وعدہ رہا آپ پورا ڈرامہ سنا دیں میں آپ کو چائے پلواؤں گا'' ...... بلیک زیرو نے کہا۔

''واہ۔ اسے کہتے ہیں سخاوت۔ واہ'' ...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب پلیز بتا دیں کہ دوسرا ایکٹ کیا ہے'' ...... بلیک زیرو نے کہا۔

''دوسرے ایکٹ میں کچھ لوگ مس جولیا سے ملنے کی کوشش کریں گے لیکن ظاہر ہے جولیا وہاں کی معاشرت میں اپنے آپ کو اجنبی محسوس کرتے ہوئے ذہنی طور پر بے حد بور ہو چکی ہو گی۔ چونکہ وہ کسی مشن پر بھی نہیں ہے۔ اس لئے وہ ملنے سے انکار کر دے گی۔ اس کے بعد جولیا کو اغواء کر لیا جائے گا اور پھر جو لوگ سامنے آئیں گے وہ اسے بتائیں گے کہ ان کا تعلق کانڈا سیکرٹ سروس سے ہے اور وہ جولیا کو جانتے ہیں۔ وہ اس سے پوچھ گچھ کریں گے کہ جولیا کس مشن پر کانڈا آئی ہے۔ لیکن ظاہر ہے جولیا تو کسی مشن پر نہیں گئی اور اس لئے وہ تو یہی جواب دے گی کہ وہ سیر و تفریح کرنے آئی ہے لیکن وہ لوگ نہ مانیں گے اور جولیا کو خوفناک تشدد کی دھمکیاں دیں گے اور آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے کہ جولیا کو آزاد کر دیا

جائے اور پھر اس کی نگرانی کی جائے۔ چنانچہ جولیا کو دوبارہ بے ہوش کر کے واپس اس کی رہائش گاہ یا ہوٹل میں پہنچا دیا جائے گا اور دوسرا ایکٹ ختم ہو جائے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ تو کہہ رہے تھے کہ چار ایکٹ کا ڈرامہ ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تیسرا اور اس کے بعد آخری ایکٹ بھی ہے''...... عمران نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب چائے کے ساتھ ساتھ سنیکس بھی ملیں گے آپ کو''...... بلیک زیرو نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اچھا تو پھر سنو۔ جب جولیا کو واپس اس کی رہائش گاہ یا ہوٹل کے کمرے میں پہنچا دیا جائے گا تو جوزف اس کے پاس جائے گا اور اسے بتائے گا کہ جب اس پر تشدد کرنے کی دھمکی دی جا رہی تھی وہ وہیں موجود تھا۔ اگر وہ لوگ تشدد کرتے تو وہ انہیں مار گراتا اور ساتھ ہی وہ یہ بھی بتائے گا کہ چونکہ چیف کا حکم ہے کہ جولیا کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو اس لئے وہ جولیا کے منع کرنے کے باوجود اس کا خیال رکھیں گے لیکن وہ اس کے کسی کام میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ ہی جوزف واپس چلا جائے گا اور تیسرے ایکٹ کا پردہ گر جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''اور چوتھا ایکٹ''...... بلیک زیرو نے انتہائی تحسین بھرے لہجے میں کہا۔

''چوتھے ایکٹ کا ڈراپ سین یہاں پاکیشیا میں ہوگا۔ جولیا لامحالہ اس بے ضرر سے ڈرامے کی وجہ سے اس فیصلے پر پہنچ چکی ہوگی کہ جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح جولیا اب پاکیشیا اور سیکرٹ سروس کے بغیر نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ وہ فوراً واپس آ جائے گی اور پھر کافی عرصے تک نارمل رہے گی''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''آپ کی ذہانت کی واقعی کوئی مثال نہیں ہے۔ جو کچھ آپ سوچتے ہیں اور جس انداز میں سوچتے ہیں اس انداز میں کوئی دوسرا سوچ ہی نہیں سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ اس ڈرامے کے بعد جولیا یقیناً طویل عرصے تک نارمل رہے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''چلو مجھ جیسے ڈرامہ نگار کو کوئی ایک تو داد دینے والا ملا ورنہ اگر میں یہ ڈرامہ آغا سلیمان پاشا کو سنا دیتا تو وہ میرے سر پر سوار ہو جاتا کہ اس ڈرامہ نگاری پر مجھے کتنی رائلٹی ملی ہے اور وہ کہاں ہے حالانکہ تم بھی جانتے ہو اور میں بھی پاکیشیا میں بچارے تخلیق کاروں کو کیا ملتا ہے اور کیسے ملتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ہنستا ہوا کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے''...... سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''ترازو کے دوسرے پلڑے میں''...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ ترازو کے دوسرے پلڑے میں۔ کیا مطلب''...... سر سلطان نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ انہیں

یقیناً عمران کے اس فقرے کی سمجھ نہ آئی تھی۔

''سلطان اور عمران ہم وزن ہیں اس لئے اگر سلطان ایک پلڑے میں ہوگا تو لامحالہ عمران دوسرے پلڑے میں ہوگا''...... عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم فوراً ترازو سے اترو اور بطور ایکسٹو فوراً پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جاؤ۔ ایک گھنٹے بعد صدر صاحب نے ایک انتہائی اہم اور خصوصی میٹنگ کال کی ہے اور اس میں ایکسٹو کا شامل ہونا ضروری ہے''...... سر سلطان نے تیز لہجے میں کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ میں ہی وہاں آؤں۔ بلیک زیرو پہنچ جائے گا بے چارہ کرسی پر بیٹھے بیٹھے تھک جاتا ہے اس لئے چلو کچھ چل پھر آئے گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ معاملہ ایسا ہے کہ تمہارا خود وہاں ہونا ضروری ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''کیا معاملہ ہے''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''یہاں وہاں پہنچو گے تو بتایا جائے گا۔ مجھے خود بھی نہیں معلوم۔ صدر صاحب نے مجھے فون کر کے حکم دیا ہے کہ میں ایکسٹو کو اس میٹنگ میں نہ صرف آنے کا کہہ دوں بلکہ ان کی آمد کو بھی یقینی بناؤں۔ کوئی انتہائی اہم ترین معاملہ ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ نے پوچھا نہیں کہ کیا معاملہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''صدر صاحب سے پروٹوکول کے مطابق سوال نہیں کیا جا سکتا۔ وہ خود بتانا چاہتے تو بتا دیتے۔ لیکن ان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ بے حد پریشان ہیں''...... سر سلطان نے کہا۔

''اگر آپ اجازت دیں تو میں چیف کو کہتا ہوں کہ ان سے بات کرے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو عمران۔ خود بھی اچھی طرح سمجھ لو اور اپنے چیف کو بھی سمجھا دو کہ ڈسپلن کا خیال کریں''...... سر سلطان نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے سات ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے سر سلطان کو ناراض کر دیا ہے''...... بلیک زیرو نے جو اس دوران چائے کی پیالی اور سنیکس کی دو پلیٹیں عمران کے سامنے رکھ کر ایک پیالی ہاتھ میں پکڑ کر اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈسپلن ان کی کمزوری ہے۔ البتہ یہ ڈسپلن ایک شخصیت کے سامنے نہیں چلتا ورنہ سر سلطان کا بس چلے تو پوری دنیا کو ڈسپلن کا پابند کر دیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کون سی شخصیت ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

''آنٹی''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔ آپ جائیں گے یا میں جاؤں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''اب تو مجبوری ہے۔ مجھے ہی جانا ہو گا کیونکہ معاملہ کا علم نہیں ہے اور ایکسٹو کو بہر حال وہاں معاملے کو سنبھالنا پڑے گا'' عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے چائے ختم کر کے پیالی میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''صفدر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''پریذیڈنٹ ہاؤس میں ایک خصوصی میٹنگ ہے جس میں میری شمولیت بھی ہونی ہے اور تم اور کیپٹن شکیل نے بطور باڈی گارڈ میرے ساتھ چلنا ہے۔ تم سیاہ لباس پہن کر دانش منزل پہنچ جاؤ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... صفدر نے جواب دیا۔

''کیپٹن شکیل کو بھی بتا دو۔ تم نے وہاں بے حد چوکنا رہنا ہے۔ کسی بھی لمحے تمہیں ایکشن میں لایا جا سکتا ہے'' عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کوئی خاص بات۔ آپ تو باقاعدہ باڈی گارڈ ساتھ لے جا رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بڑے عرصے بعد مجھ جیسے ڈی ایکسٹو صاحب کو رعب جمانے کا موقع مل رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ پوری آن بان شان طمطراق کے ساتھ جاؤں''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

☆☆☆

ریشمی خطرہ

مسعود جاوید کے باصلاحیت قلم کی تحریر۔ جرم و سزا اور جاسوسی و سراغرسانی پر ایک منفرد تحریر۔ ایک ذہین قابل اور خوبصورت خاتون (پرائیوٹ) سراغرساں کا دلچسپ قصہ، ایک مجرم اس پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ ان کی ممکنہ شادی کی شرط بھی عجیب و غریب تھی۔ ایک نہایت دلچسپ سنسنی خیز ناول۔ سراغرساں کے نام کی مناسبت سے ایک خاص ترتیب سے کون قتل کر رہا تھا؟ جاننے کے لیے پڑھیے...... **ریشمی خطرہ**...... جو کتاب گھر کے **جاسوسی ناول** سیکشن میں دستیاب ہے۔

وسیع وعریض کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن آفس ٹیبل کمرے کے ایک کونے میں رکھی گئی تھی جبکہ دوسرے کونے کو میٹنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں ایک بڑی مستطیل شکل کی میز تھی جس کے گرد اونچی پشت کی کئی کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے کرسی پر ایک لمبے قد اور دوہرے جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بھی خاصا بڑا اور سوجا ہوا سا لگ رہا تھا۔ اس نے آنکھوں پر گولڈن وائر کا بنا ہوا نظر کا چشمہ پہنا ہوا تھا۔ اس کی کنپٹیوں کے بال سفید تھے جبکہ میز کی دوسری طرف ایک خوبصورت نوجوان لڑکی مؤدبانہ انداز میں کاپی پکڑے کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی سامنے رکھی ہوئی فائل کو دیکھتے ہوئے اسے ڈکٹیشن دے رہا تھا جبکہ نوجوان لڑکی تیزی سے کاپی پر لکھ رہی تھی۔

''جاؤ اور اسے ٹائپ کر کے لے آؤ''......ادھیڑ عمر نے بھاری لہجے میں کہا۔

''یس سر''......لڑکی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ اسی لمحے میز کی ایک سائیڈ میں رکھے ہوئے دو فونز میں سے ایک کی گھنٹی بج اٹھی تو اس ادھیر عمر نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''......ادھیڑ عمر نے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''کرس رسل کی کال ہے سر''......دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''یس''......ادھیڑ عمر نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''ہیلو سر۔ میں کرس رسل بول رہا ہوں کاک ہام سے''۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس کیا رپورٹ ہے''......ادھیڑ عمر نے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

''سر۔ پاکیشیا کے صدر کو حکومت ایکریمیا کی طرف سے باقاعدہ دھمکی دے دی گئی ہے کہ اگر پاکیشیا نے فوری طور پر جراثیمی بم بنانے والی فیکٹری کو ختم نہیں کیا اور تیار کردہ جراثیمی بموں کو اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کے سامنے ضائع نہیں کیا تو تو پاکیشیا کے ساتھ تمام معاہدے نہ صرف منسوخ کر دیئے جائیں گے بلکہ اس پر کئی طرح کی پابندیاں بھی عائد کر دی جائیں گی اور پھر نہ صرف ان کی اس فیکٹری کو تباہ کر دیا جائے گا بلکہ پاکیشیا کی دیگر اہم تنصیبات بھی ختم کر دی جائیں گی۔ پہلے تو صدر پاکیشیا نے ایسی فیکٹری کے وجود اور ایسے بم بنائے جانے سے ہی صاف انکار کر دیا تھا لیکن انہیں بتایا گیا کہ ایکریمیا کے خصوصی سیٹلائٹ نے اس فیکٹری اور ان تیار شدہ بموں کی پوری رپورٹ حاصل کر لی ہے اور پاکیشیا کے صدر کو چوبیس گھنٹے کی مہلت دی گئی ہے''......کرس رسل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''پھر مزید کیا ہوا ہے''......ادھیڑ عمر نے تیز لہجے میں کہا۔

''توقع کے عین مطابق پاکیشیا کے صدر نے خفیہ ہنگامی میٹنگ کال کر لی ہے اور اس میں خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بھی بلایا گیا ہے''......کرس رسل نے جواب دیا۔

''اس میٹنگ میں ہونے والی گفتگو کو ٹیپ کرنے کے لئے کیا اقدامات کیے گئے ہیں''......ادھیڑ عمر نے کہا۔

''پریذیڈنٹ سپیشل میٹنگ روم میں انتہائی ایڈوانس حفاظتی اقدامات ہیں اس لئے باہر سے وہاں ہونے والی گفتگو کسی بھی صورت نہ سنی جا

سکتی ہے اور نہ ہی ٹیپ کی جا سکتی ہے"...... کرس رسل نے جواب دیا۔

"کیا سپیشل سیٹلائٹ سے بھی اسے ٹیپ نہیں کیا جا سکتا"۔ ادھیڑ عمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ سپیشل اینٹی سیٹلائٹ آلات بھی وہاں نصب ہیں"...... کرس رسل نے جواب دیا۔

"ایسی صورت میں اس ساری کارروائی کا کیا فائدہ ہوا۔ تمہیں اس بارے میں پہلے اطلاع دینی چاہئے تھے"...... ادھیڑ عمر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ہمیں پہلے سے ہی اس بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تھا اس لئے ہم نے اندر کی ٹیپ حاصل کرنے کے لئے ہی باقاعدہ پلان تیار کر لیا تھا۔ ہمیں معلوم تھا کہ حکومت ایکریمیا کی اس دھمکی کے بعد صدر پاکیشیا لازماً خفیہ میٹنگ کال کریں گے اس لئے ہم نے اس کا انتظام پہلے ہی کر لیا تھا۔ ہمارا ایک خاص آدمی اس میٹنگ میں شریک ہوگا۔ اس کے پاس ایسے خفیہ آلات ہیں جنہیں کسی صورت میں بھی چیک نہیں کیا جا سکتا اس لئے اندر جو بھی بات چیت ہو گی میٹنگ کے بعد اس کی مکمل ٹیپ ہمیں مل جائے گی اور لازماً اس میں فیکٹری کے بارے میں تفصیلات شامل ہوں گی"...... کرس رسل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جیسے ہی یہ ٹیپ ملے تم نے فوراً اسے کیپٹل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پہنچانا ہے"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ادھیڑ عمر آدمی نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ اس نے فائل کھول کر اسے ادھیڑ عمر کے آگے رکھا اور خود مؤدبانہ انداز میں ایک طرف کھڑی ہو گئی۔ ادھیڑ عمر نے ٹائپ شدہ کاغذات کو پڑھا اور پھر ان پر دستخط کر دیئے۔ سیکرٹری نے فائل اٹھا کر بند کی اور خاموشی سے واپس چلی گئی تو ادھیڑ عمر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جان کلے سے بات کراؤ۔ جہاں بھی وہ ہو"...... ادھیڑ عمر نے سرد اور سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے وقفے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ادھیڑ عمر نے فائل سے سر اٹھا کر فون کی طرف دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جان کلے لائن پر ہے سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"جان کلے بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"تم کہاں موجود ہو اس وقت"...... ادھیڑ عمر نے سرد لہجے میں کہا۔

"جزیرہ سیاما پر جناب۔ فارغ ہونے کی وجہ سے یہاں آ گیا تھا حکم فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پاکیشیا میں ایک مشن پر ابتدائی کام ہو رہا ہے۔ جلد ہی ابتدائی کام مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد وہاں مشن مکمل ہونا ہے اور میں نے اس بار اس مشن کے لئے تمہارا اور سوزین کا انتخاب کیا ہے کیونکہ پاکیشیا کا نام سامنے آتے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سامنے آ جاتا ہے اس لئے ان کی ٹکر کا ایجنٹ ہی وہاں مشن مکمل کر سکتا ہے اور میری نظر میں تم دونوں ان کی ٹکر کے ایجنٹ ہو اور تمہیں یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ کیپٹل ایجنسی کا اصول ہے کہ جو ایجنٹ کسی بھی مشن میں ناکام ہوتا ہے اسے دوسرا سانس لینے کی بھی مہلت نہیں دی جاتی''...... ادھیڑ عمر نے سرد لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں چیف۔ میں اور سوزین آپ کی توقعات پر ہر صورت میں پورا اتریں گے''...... جان کلے نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تم بے شک وہیں رہو لیکن ہر لمحے مشن کے لئے تیار رہنا''...... ادھیڑ عمر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

☆☆☆

پریذیڈنٹ ہاؤس کے وسیع و عریض سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت قبرستان جیسی خاموشی طاری تھی۔ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے ساتھ وہاں سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن، سیکرٹری دفاع اپنے اسسٹنٹ سیکرٹری کے ساتھ موجود تھے۔ اس کے علاوہ قومی سلامتی کے مشیر، ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز اور دو بوڑھے سائنس دان بھی وہاں موجود تھے لیکن وہ سب اپنی اپنی کرسیوں پر خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور پاکیشیا کے صدر اپنے ملٹری سیکرٹری کے ہمراہ اندر داخل ہوئے تو ہال میں موجود سب لوگ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ سول شرکاء نے صدر کو سلام کیا جبکہ فوجی شرکاء نے باقاعدہ سیلوٹ کئے۔

''تشریف رکھیں''...... ادھیڑ عمر صدر نے باوقار لہجے میں کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد باقی لوگ بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ملٹری سیکرٹری صدر کے عقب میں مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

''سر سلطان۔ چیف ایکسٹو ابھی تشریف نہیں لائے''...... صدر نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر کہا۔

''وہ تشریف لا چکے ہیں سر لیکن ان کا کہنا ہے کہ پہلے میٹنگ روم کی سیکورٹی چیک کر کے کلوز کروا دی جائے پھر وہ تشریف لائیں گے اور جناب کی تشریف آوری سے پہلے سیکورٹی کلوز نہیں کی جا سکتی تھی''...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آپ سیکورٹی کو اچھی طرح چیک کر کے کلوز کرائیں۔ یہ میٹنگ ملک کے لئے انتہائی اہمیت رکھتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمیں کوئی ناخوشگوار فیصلے ملکی مفاد میں کرنے پڑیں''...... صدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سر عبدالرحمٰن۔ آپ سیکورٹی چیک کر کے اسے کلوز کر دیں''...... سر سلطان نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے سر عبدالرحمٰن سے کہا۔

''یس سر''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس پر زرد رنگ کا بلب جل اٹھا۔ صدر سمیت سب کی نظریں اس آلے پر جمی ہوئی تھیں۔

''سیکورٹی او کے ہے سر''...... سر عبدالرحمٰن نے کہا۔

''او کے۔ اب اسے کلوز کر دیں''...... صدر نے کہا تو سر عبدالرحمٰن نے دوبارہ بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد زرد رنگ کے بلب کی جگہ سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی سب نے اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب سیکورٹی کلوز ہو چکی تھی۔ اب اس ہال میں ہونے والی بات چیت کسی بھی صورت اس ہال سے باہر چیک نہ کی جا سکتی تھی۔ اس زرد بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ اندر موجود شرکاء میں سے کسی کے پاس کوئی ایسی ڈیوائس موجود نہ تھی جس کی مدد سے بات چیت کو ٹیپ یا کسی بھی صورت میں محفوظ کیا جا سکے۔ جب سرخ رنگ کا بلب جل گیا تو سر عبدالرحمٰن نے آلہ واپس جیب میں ڈال دیا۔

''آپ چیف ایکسٹو کو اطلاع دیں تا کہ کارروائی شروع کی جا سکے''...... صدر نے سر سلطان سے کہا۔

''یس سر''...... سر سلطان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر سائیڈ گیلری کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے گیلری کا دروازہ کھول دیا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔ اب صدر سمیت سب کی نظریں اس گیلری کی طرف جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا سیاہ پوش باہر آ گیا۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا اور اس نے اپنے چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب چڑھا رکھا تھا۔ صرف آنکھیں نقاب سے باہر تھیں لیکن ان پر بھی سیاہ رنگ کا چشمہ لگا ہوا تھا۔ آنے والے نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد چیف ایکسٹو باوقار انداز میں چلتا ہوا گیلری سے باہر آ گیا۔ اس نے بھی سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر سنہری رنگ کا نقاب تھا اور سینے پر ایکسٹو کی چمکدار چھوٹی سی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ آنکھوں پر سیاہ رنگ کے شیشوں والا چشمہ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی صدر سمیت وہاں موجود تمام شرکاء احتراماً کھڑے ہو گئے۔ فوجی شرکاء نے جس طرح صدر کو سیلوٹ کیا تھا اسی طرح چیف ایکسٹو کو بھی سیلوٹ کیا اور سلام کا جواب دیا۔ جب وہ کرسی پر بیٹھ گیا تو صدر صاحب بھی کرسی پر بیٹھ گئے اور ان کے بعد باقی شرکاء بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ایک اور سیاہ پوش جو ایکسٹو کے عقب میں تھا کرسی کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا جبکہ پہلا نقاب پوش بھی کرسی کی دوسری سائیڈ میں مؤدبانہ کھڑا ہو گیا۔ یہ پاکیشیا کا قانون تھا کہ اگر ملک کا صدر پہلے سے موجود ہو اور ایکسٹو اس محفل میں آئے تو صدر کی ڈیوٹی میں شامل ہے کہ وہ اٹھ کر اس کا استقبال کرے اور اگر ایکسٹو پہلے سے موجود ہو اور ملک کا صدر بعد میں آئے تو چیف آف سیکرٹ سروس اٹھ کر صدر کا استقبال نہیں کرے گا۔ یہی وجہ تھی کہ جب ایکسٹو اندر داخل ہوا تو سب کے ساتھ ساتھ ملک کے صدر نے بھی کھڑے ہو کر اس کا استقبال کیا۔

''سر سلطان آپ ابتدائی باتیں شرکاء کو بتا دیں''...... صدر نے سر سلطان سے کہا تو سر سلطان اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

''آج کی اس خصوصی میٹنگ کی وجہ اسک انتہائی اہم معاملہ ہے۔ پاکیشیا کے سائنس دانوں نے ایک ایسا دفاعی فارمولا تیار کیا ہے جس سے مخصوص رینج میں ایسی ریز نکل کر پھیل جاتی ہیں جو اس رینج میں موجود ایٹمی، بارودی اور شعاعی ہر قسم کے ہتھیاروں کو ایک مخصوص مدت تک بیکار

کر دیتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس مخصوص رینج میں موجود تمام جانداروں کو مخصوص مدت کے لئے بے ہوش کر دیتی ہیں۔ یہ مخصوص مدت اس آلہ کی طاقت پر منحصر ہے۔ زیادہ طاقت کا آلہ زیادہ وقت تک اثر رکھتا ہے جبکہ کم طاقت کا آلہ کم وقت کے لئے اثر پذیر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ آلہ پاکیشیا کے دفاع کے لئے بنیادی حیثیت کا حامل بن جاتا ہے"...... سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ میری گزارش ہے کہ آپ اپنی بات کھل کر اور مثالوں سے واضح کریں"...... اچانک اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع رؤف خالد صاحب نے اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تشریف رکھیں"...... سر سلطان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا تو اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع خاموشی سے واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے اس میں کوئی ابہام نہیں ہے لیکن اس کے باوجود میں ایک مثال دے دیتا ہوں۔ فرض کیا ہم اس آلے کو کافرستان کے کسی محدود علاقے پر فائر کرتے ہیں تو ایک مخصوص رینج میں جو دس کلومیٹر بھی ہو سکتی ہے اور ایک کلومیٹر بھی۔ اس آلے سے ایسی ریز نکلیں گی جو اس رینج میں موجود ہر قسم کے ایٹمی، بارودی اور شعاعی ہتھیاروں کو بے کار کر دیں گی۔ یہ ہتھیار ضائع نہیں ہوں گے بلکہ ایک خاص مدت تک بے کار رہیں گے۔ اگر ان ہتھیاروں کو اس مدت کے دوران اس رینج سے باہر لے جایا جائے تو یہ دوبارہ کارآمد ہو جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مخصوص رینج میں جو جاندار بھی موجود ہوں گے۔ وہ بے ہوش ہو جائیں گے لیکن ان بے ہوش افراد کو مخصوص مدت گزرنے سے پہلے ہوش نہ آسکے گا کیونکہ تجربات کے مطابق یہ ریز جانداروں کے جسم میں موجود ریڈ سیلز کو بے حرکت کر دیتی ہیں اور اس مخصوص مدت کے گزرنے کے بعد انہیں ہوش تو آئے گا لیکن پوری طرح ان کی صحت کی بحالی کچھ اور عرصہ نہ ہو سکے گی۔ اس آلے کا نام ہمارے سائنس دانوں نے فائر وال تجویز کیا ہے کیونکہ اس آلے سے نکلنے والی ریز ایک لحاظ سے اس اسلحے اور جانداروں کے گرد ایسی دیوار قائم کر دے گی جس کی وجہ سے اس اسلحے کو فائر نہ کیا جا سکے گا اور فائر وال کے تجربات مکمل طور پر کامیاب رہے ہیں اور ان کی تیاری کے لئے انتہائی زر کثیر خرچ کر کے ایک فیکٹری بھی تیار کر لی گئی ہے جس میں کام بھی شروع کر دیا گیا ہے اور ابتدائی طور پر اس فیکٹری میں کم طاقت اور کم رینج کے فائر والز تیار ہو رہے ہیں جسے وقت کے ساتھ ساتھ طاقت اور رینج میں بڑھایا جائے گا"...... سر سلطان نے اس بار مثال دے کر تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ سانس لینے کے لئے رک گئے جبکہ میٹنگ کے شرکاء کے چہروں پر حیرت اور تحسین کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ ویسے مثال کی وجہ سے سر سلطان کی بات زیادہ واضح طور پر سمجھ میں آگئی تھی۔

"اب مزید تفصیل صدر صاحب بتائیں گے"...... سر سلطان نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئے۔

"مجھے ایکریمیا کے صدر نے ہاٹ لائن پر واضح طور پر دھمکی دی ہے کہ یہ فائر وال جراثیمی بم ہے جس کی وجہ سے انسانیت کو زبردست خطرے کا سامنا ہے کیونکہ بے ہوش افراد ان کے مطابق اول تو دوبارہ ہوش میں نہیں آسکتے اور اگر آ بھی جائیں تو وہ دوبارہ کسی صورت صحت مند نہیں ہو سکتے۔ میں نے ان پر واضح کیا کہ ان تک جو اطلاعات پہنچی ہیں وہ غلط ہیں۔ یہ ریز آلہ ہے۔ جراثیمی بم نہیں ہے لیکن وہ اپنی بات پر اڑے رہے اور انہوں نے دھمکی دی ہے کہ یا تو ہم اقوام متحدہ کے خصوصی انسپکٹروں جن کے ساتھ ایکریمیا کے سائنس دان بھی موجود ہوں گے اس فیکٹری کے آلات کا تفصیلی معائنہ کرائیں یا دوسری صورت میں اسے فوری طور پر بند کر دیں ورنہ پاکیشیا پر بین الاقوامی پابندیاں لگا دی جائیں گی اور تمام معاہدے

منسوخ کر دیئے جائیں گے۔ ہوسکتا ہے کہ پاکیشیا پر حملہ بھی کر دیا جائے۔ انہوں نے مجھے چوبیس گھنٹوں کا وقت دیا ہے اور کہا کہ چوبیس گھنٹوں کے اندر میں انہیں اپنا جواب دے دوں ورنہ چوبیس گھنٹے گزرنے کے بعد وہ اس معاملے کو اقوام متحدہ میں لے جائیں گے اور پھر پوری دنیا کو اس جراثیمی آلے کے بارے میں بتا دیا جائے گا اس لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے تاکہ اس بارے میں حتمی فیصلہ کیا جا سکے'' ...... صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

'' جناب۔ کس قسم کی پابندیوں کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا'' ۔ میٹنگ میں شریک ایک بوڑھے سائنس دان نے پوچھا۔

'' یہ انتہائی المناک صورتحال ہوگی۔ پاکیشیا کی تمام درآمد برآمد ختم ہو جائے گی۔ تمام بیرونی کمپنیاں پاکیشیا کا بائیکاٹ کر دیں گی اور پاکیشیا ہوائی کمپنی کا کوئی طیارہ کسی دوسرے ملک کے ائیر پورٹ پر نہ اتر سکے گا۔ تمام امدادی غذائی پروگرام منسوخ کر دیئے جائیں گے اور اس طرح پاکیشیا قطعاً بے دست و پا ہو کر رہ جائے گا'' ...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

'' جناب۔ جب فائر وال جراثیمی بم نہیں ہے تو کیوں نہ اقوام متحدہ کے انسپکٹروں کو اس کے معائنے کی اجازت دے دی جائے'' ۔ ایک اور آدمی نے کہا۔

'' اس صورت حال میں ہمیں ان انسپکٹروں کو اس فیکٹری میں لے جانا ہوگا اور پھر وہ خفیہ نہیں رہے گی۔ دوسری بات یہ کہ اس کا فارمولا پوری دنیا میں اوپن ہو جائے گا اور ایسا ہم نہیں چاہتے'' ...... صدر نے کہا۔

'' جناب۔ یہ انتہائی ترین معاملہ ہے اگر پاکیشیا پر پابندیاں لگ جائیں اور تمام منسوخ ہو جائیں تو پاکیشیا مکمل طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا اس لئے میری تجویز ہے کہ اس فیکٹری کو بند کر دیا جائے اور اس آلے کی تیاری کو روک دیا جائے۔ اس سے ملک کو اتنا نقصان نہیں پہنچے گا جتنا پابندیوں اور معاہدوں کی منسوخی سے پہنچے گا'' ...... قومی سلامتی کے مشیر نے کہا۔ پھر باری باری تقریباً سب نے ہی اس تجویز کی تائید کر دی لیکن ایکسٹو خاموش بیٹھا ہوا تھا اس نے ابھی تک ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا تھا۔

'' جناب ایکسٹو۔ آپ نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا'' ...... صدر نے ایکسٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

'' ابھی تجاویز سامنے آ رہی ہیں۔ جب بات فیصلے پر پہنچے گی تو میں اپنی بات کروں گا۔ ویسے ایک بات تمام شرکاء کو بتا دوں کہ صرف ہمارے کہنے سے کہ ہم نے فیکٹری بند کر دی ہے اور فائر وال آلات بنانے بند کر دیئے ہیں کوئی یقین نہیں کرے گا اور وہ اس بات پر اصرار کریں گے کہ انسپکٹروں اور سائنس دانوں کے سامنے لیبارٹری کو تباہ کیا جائے اور ان تیار شدہ آلات کو بھی'' ...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

'' تو اس سے کیا فرق پڑے گا'' ...... سیکرٹری دفاع نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

'' اس سے بہت فرق پڑے گا۔ فائر وال کا فارمولا ایکریمیا اور اس کے ذریعے اسرائیل اور کافرستان تک پہنچ جائے گا اور وہ لوگ خفیہ طور پر اسے تیار کر لیں گے۔ اس کے بعد یہ آلہ پاکیشیا اور دیگر اسلامی ممالک کے خلاف استعمال ہوگا'' ...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

'' جناب ایکسٹو کی بات درست ہے۔ ہمیں اس پہلو پر بھی سوچنا چاہئے'' ...... سر سلطان نے کہا۔

''جناب ۔ یہ فیکٹری کہاں بنائی گئی ہے''......اچانک اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع نے کہا۔

''جہاں بھی ہو یہ بتانا ضروری نہیں ہے''......صدر کے جواب دینے سے پہلے ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا۔

''کیا ہم غدار ہیں جو ہمیں نہیں بتایا جا رہا''......اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو ایکسٹو نے اپنے ساتھ دائیں ہاتھ پر کھڑے سیاہ پوش کو سر سے اشارہ کیا تو وہ سیاہ پوش بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ میٹنگ کے شرکاء کچھ سمجھتے اچانک سیاہ پوش نے اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ ہوا میں قلابازی کھا کر چیختا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا تو سیاہ پوش نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ اس کے سر پر اور دوسرا کاندھے پر رکھ کر اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو گیا۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کیا مطلب''......صدر کے علاوہ باقی سب نے یکلخت اٹھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

''اس کی گھڑی اتارو''......ایکسٹو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو سیاہ پوش نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی کلائی پر موجود گھڑی اتار دی اور سیدھا ہو کر اس نے گھڑی ایکسٹو کی طرف بڑھا دی۔

''جناب صدر اس گھڑی کو سیکورٹی ماہرین سے چیک کرائیں۔ اس میں ٹیپ ریکارڈر موجود ہے''......ایکسٹو نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

''یہ غلط ہے۔ میں نے خود انتہائی حساس آلات سے اندر آنے والوں کو چیک کیا ہے''......سر عبدالرحمن نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے اس گھڑی کو اندرونی طور پر چیک کیا ہے''......ایکسٹو نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بالکل کیا ہے اور یہ ہر لحاظ سے او کے ہے''......سر عبدالرحمن نے بھی غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ نے اس کی چیکنگ ایگزا ماتھری ہنڈر سے کرائی ہو گی''......ایکسٹو نے کہا۔

''ہاں اور یہ اس وقت دنیا کا حساس ترین اور طاقتور ترین چیکر ہے''......سر عبدالرحمن نے کہا۔

''جناب صدر۔ آپ اس گھڑی کو ساوزان ون تھاؤزنڈ پر چیک کرائیں۔ یہ آلہ ابھی حال ہی میں پریذیڈنٹ ہاؤس کے لئے منگوایا گیا ہے''......ایکسٹو نے اس بار براہ راست صدر سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو آپ کو یقین ہے کہ اس میں ٹیپ ریکارڈ موجود ہے''۔ صدر نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن سیکورٹی چیکنگ ضروری ہے''......ایکسٹو نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی گھڑی انہوں نے ساتھ کھڑے ہوئے دوسرے سیاہ پوش کو دے دی جس نے گھڑی لے کر صدر صاحب کے قریب جا کر انہیں دے دی۔ صدر نے اپنے پیچھے بت کی طرح ساکت کھڑے ملٹری سیکرٹری کی طرف بڑھا دی۔

''جیسے چیف ایکسٹو نے کہا ہے جیسے اسے چیک کرا کر لے آؤ۔ رپورٹ بھی ساتھ لانا''......صدر نے کہا۔

''یس سر''...... ملٹری سیکرٹری نے کہا اور گھڑی لے کر وہ تیزی سے مڑا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کا لاک کھولا اور باہر چلا گیا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع ویسے ہی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ ایکسٹو کا باڈی گارڈ سیاہ پوش اس کے قریب چوکنے انداز میں کھڑا تھا۔

''یہ سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا کہ اتنا بڑا عہدیدار بھی غداری کر سکتا ہے''...... صدر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن کسی نے ان کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ سب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ سر عبدالرحمٰن کے ہونٹ سب سے زیادہ سختی سے بھینچے ہوئے تھے اور ان کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے انہیں شدید غصہ آ رہا ہو لیکن انہوں نے اسے بڑی مشکل سے کنٹرول کر رکھا ہو۔ ہال میں گھمبیر خاموشی طاری تھی۔ دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ملٹری سیکرٹری اندر داخل ہوا۔ اس کے ایک ہاتھ میں گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں ایک سفید رنگ کا بند لفافہ تھا۔ انہوں نے دونوں چیزیں صدر کی طرف بڑھا دیں۔ صدر صاحب نے لفافہ کھولا اور اس میں موجود کاغذ نکال کر پڑھنا شروع کر دیا۔ سب کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔

''جناب ایکسٹو کی بات درست ثابت ہوئی ہے۔ اس گھڑی میں ٹیپ ریکارڈر موجود ہے اور اس میں اب تک ہونے والی تمام بات چیت ٹیپ بھی ہو چکی ہے''...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سر عبدالرحمٰن کا سر یکلخت جھک سا گیا۔

''سر عبدالرحمٰن کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کے پاس واقعی انتہائی طاقتور ترین چیکر ہے لیکن چونکہ سب کو معلوم ہو گا کہ یہاں کون سا چیکر استعمال ہوتا ہے اس لئے انہوں نے ایسی گھڑی اندر بھجوائی جسے یہ چیکر بھی چیک نہ کر سکے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''لیکن یہ انتہائی خوفناک بات ہے کہ اس میٹنگ میں ایسی حرکت ہو''...... سر سلطان نے کہا۔

''یہ ہم خود معلوم کر لیں گے کہ یہ صاحب دراصل کون ہیں اور کس کے نمائندے ہیں۔ البتہ صدر صاحب ان کو اسی بے ہوشی کی حالت میں ساتھ والے کمرے میں رکھنے کا حکم دے دیں تاکہ میٹنگ کی کارروائی جاری رکھی جا سکے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''نہیں۔ پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب کیا ہے اور یہ کون ہے اور اس نے کیوں اور کس کے لئے یہ غداری کی ہے''۔ صدر نے کہا۔

''جناب صدر۔ یہ شخص میک اپ میں ہے اس لئے لامحالہ یہ کسی دوسرے ملک کا ایجنٹ ہو گا اس لئے اس سے پوچھ گچھ پر کافی وقت لگے گا''...... ایکسٹو نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ملٹری سیکرٹری کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور پھر بے ہوش پڑے ہوئے اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے ہتھکڑی ڈال دی گئی اور پھر اسے کاندھے پر اٹھائے ایک سیاہ پوش ملٹری سیکرٹری کے پیچھے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''اس گھڑی میں اب بھی ریکارڈنگ ہو رہی ہو گی اور اب ہم مزید جو بات چیت کریں گے وہ بھی ٹیپ ہو جائے گی''...... صدر نے کہا۔

''نہیں جناب۔ اب یہ گھڑی چیکنگ کے بعد ناکارہ ہو چکی ہے۔ البتہ آپ اسے مجھے دے دیں میں اس بارے میں مزید انکوائری کروں گا''...... ایکسٹو نے کہا تو ایکسٹو کے قریب کھڑے اس کے دوسرے باڈی گارڈ نے آگے بڑھ کر صدر سے گھڑی لے لی اور پھر واپس آ کر اور ایکسٹو کو

گھڑی دے کر ایک بار پھر اپنے چیف کے قریب چوکس انداز میں کھڑا ہو گیا جبکہ ایکسٹو نے گھڑی جیب میں ڈال لی تھی۔

''اب تو مجھے اپنے آپ پر بھی اعتماد نہیں رہا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک بار پھر چیکنگ کر لینی چاہئے''...... صدر نے کہا۔

''نہیں صدر صاحب۔ ایک ہی ایجنٹ بھیجا جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ یہاں سب صاحبان اصل چہروں میں ہیں۔ اگر کوئی میک اپ میں ہوتا تو میں اسے فوراً پہچان لیتا اس لئے اب یہاں کھل کر بات ہو سکتی ہے''...... ایکسٹو نے کہا۔

''اس فیکٹری کے معائنے میں ایک رکاوٹ اور بھی ہے کہ یہ فیکٹری ہماری سب سے خفیہ نیشنل لیبارٹری کے احاطے کے اندر بنائی گئی ہے اور فیکٹری کے معائنے کا مطلب ہے کہ نیشنل لیبارٹری بھی کھل کر ساری دنیا کے سامنے آ جائے''...... صدر نے کہا۔

''جناب۔ اب اس کے سوا دوسری کوئی صورت ہی نہیں ہے ورنہ پاکیشیا کو ایسا ناقابل تلافی نقصان ہو گا جس کی کسی صورت بھی تلافی نہ ہو سکے گی''...... قومی سلامتی کے مشیر نے ایک بار پھر کہا اور ایک بار پھر باری باری سب نے ہی ان کی بات کی تائید کر دی۔

''ٹھیک ہے۔ اب جبکہ سبھی کی یہی رائے ہے تو ٹھیک ہے۔ ایکریمیا کے صدر کی بات تسلیم کر لی جائے گی''...... صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جناب صدر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ قوموں کی زندگی میں ایسے حالات آ جاتے ہیں جب نازک فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ ہم یہ آلہ اپنے دفاع کے لئے بنا رہے ہیں اور جب ایکریمیا بین الاقوامی قوانین کی بات کر رہا ہے تو پھر ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ میری رائے ہے کہ آپ ایکریمیا کے صدر پر واضح کر دیں کہ یہ آلہ کسی طرح بھی جراثیمی ہتھیار نہیں ہے اور نہ اسے روکا جائے گا۔ ان سے جو ہو سکتا ہے وہ کر لیں۔ ہم اس کے نتائج کو فیس کرنے کے لئے تیار ہیں''...... ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ یہ قومی خودکشی کے مترادف ہو گا''...... قومی سلامتی کے مشیر نے انتہائی لہجے میں کہا اور پھر ہال میں موجود شرکاء دو حصوں میں بٹ گئے۔ چند ایکسٹو کی تائید کر رہے تھے جن میں سر سلطان اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شہباز تھے جبکہ باقی افراد قومی سلامتی کے مشیر کی رائے کے حق میں تھے۔

''جناب ایکسٹو۔ آپ کا فیصلہ جذباتی ہے۔ ہمارا ملک واقعی اس قابل نہیں ہے کہ بین الاقوامی پابندیوں کا سامنا کر سکے۔ خاموش بیٹھے ہوئے صدر نے آخرکار کہا۔

''میں خود ایکریمیا کے صدر سے بات کرتا ہوں''...... ایکسٹو نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''آپ۔ آپ کس حیثیت سے بات کریں گے''...... صدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سر سلطان بھی حیرت بھری نظروں سے ایکسٹو کو دیکھ رہے تھے۔ ان کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں یقین نہ آ رہا ہو کہ ایکسٹو یہ بات بھی کر سکتا ہے۔

''میں چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی حیثیت سے بات کروں گا اور وہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ فون مجھے دو''...... ایکسٹو نے کہا اور آخری الفاظ اس نے ساتھ کھڑے ہوئے اپنے باڈی گارڈ سے کہے تو اس نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چھوٹا سا سنگل فون پیس نکال کر

ایکسٹو کی طرف بڑھا دیا۔ ایکسٹو نے فون پیس لے کر اس پر موجود بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... ایک مردانہ آواز کمرے میں گونج اٹھی۔

''ایکریمین پریذیڈنٹ سے میری بات کراؤ''...... ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور فون آف کر دیا۔ صدر صاحب اور دوسرے لوگ اس طرح ایکسٹو کو دیکھ رہے تھے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کی طرف دیکھتے ہیں کہ نجانے اب وہ کون سا شعبدہ دکھائے گا۔ اسی لمحے اندرونی دروازہ کھلا اور سیاہ پوش اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے صدر کے ملٹری سیکرٹری تھے۔ یہ سیاہ پوش آ کر ایکسٹو کی کرسی کے پیچھے دوسری سائیڈ پر کھڑا ہو گیا جبکہ ملٹری سیکرٹری صدر کی کرسی کے عقب میں کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے ایکسٹو کے ہاتھ میں موجود فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو ایکسٹو نے فون کا بٹن پریس کر دیا۔

''ایکسٹو''...... ایکسٹو نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا کے صدر لائن پر موجود ہیں جناب''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے ہال میں گونج رہی تھی۔

''چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکسٹو بول رہا ہوں''۔ ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

''یس چیف فرمایئے۔ آپ نے براہ راست کیوں کال کی ہے''۔ دوسری طرف سے ایکریمیا جیسی سپر پاور کے صدر نے نرم لہجے میں کہا۔

''جناب صدر۔ آپ نے پاکیشیا کے محترم صدر صاحب کو ہاٹ لائن پر جو دھمکی دی ہے اس کا نوٹس لیا گیا ہے اور میں نے بحیثیت چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کو سرکاری طور پر بتا دوں کہ جس دفاعی آلے کو آپ نے جراثیمی ہتھیار قرار دے کر محترم صدر اور پاکیشیا کو جو دھمکیاں دی ہیں وہ جراثیمی نہیں ہے۔ آپ کو ہماری بات پر اعتماد کرنا ہو گا اور یہ بات بھی بتا دوں کہ اگر آپ نے ہم پر اعتماد نہ کیا اور پاکیشیا کے خلاف کوئی بھی کارروائی کی تو اس کا نتیجہ ایکریمیا کے خلاف بھی نکل سکتا ہے۔ آپ کی ماؤنٹ ناڈ لیبارٹری میں تیار ہونے والا دنیا کا خوفناک جراثیمی ہتھیار فیلڈ ٹرامپل کو دنیا کے سامنے لایا جا سکتا ہے''...... ایکسٹو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سپر پاور کے صدر سے بات کرنے کی بجائے کسی عام سے آدمی سے بات کر رہا ہو۔ صدر اور میٹنگ کے دیگر شرکاء کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں اور ان کے چہروں پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہے ہوں۔

''جناب ایکسٹو۔ ہمیں آپ کی بات پر مکمل اعتماد ہے۔ آپ کے محترم صدر صاحب بھی یہ بات کہہ دیتے تو ہمیں ان پر بھی اعتماد تھا۔ ایکریمیا اور پاکیشیا کے آپس میں انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے آپ اس بات کو اب بند سمجھیں۔ ہمیں جو اطلاعات ملی تھیں وہ یقیناً غلط تھیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر اور دیگر شرکاء یکلخت اچھل پڑے۔

''میں آپ کا ممنون ہوں جناب صدر کہ آپ نے پاکیشیا پر اعتماد کیا ہے''...... چیف ایکسٹو نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ آپ اس سلسلے میں مزید کوئی کارروائی نہیں کریں گے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے جناب صدر۔ ہم تو ویسے بھی کسی کے معاملات میں اس وقت تک مداخلت کرنے کے قائل نہیں ہیں جب تک پاکیشیا کے

مفادات کو کوئی خطرہ لاحق نہ ہو جائے'' ...... ایکسٹو نے کہا۔

''اوکے تھینک یو۔ گڈ بائی'' ...... دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ایکسٹو نے فون آف کر کے اپنے باڈی گارڈ کی طرف بڑھا دیا۔

''حیرت انگیز جناب چیف ایکسٹو۔ مجھے حقیقتاً انتہائی حیرت محسوس ہو رہی ہے۔ ایکریمیا کے صدر کا لہجہ مجھ سے ہاٹ لائن پر بات کرتے ہوئے اس قدر سخت اور دھمکی آمیز تھا کہ میں نے اسے صرف پاکیشیا کے مفادات کی خاطر برداشت کیا تھا اور اب ایکریمیا جیسی سپر پاور کا وہی صدر آپ سے دب کر بات کر رہا تھا'' ...... صدر نے کھلے الفاظ میں کہا۔

''جناب صدر۔ انہیں معلوم ہے کہ ایکسٹو جو کہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کر بھی گزرتا ہے اور انہیں معلوم ہے کہ جو ہتھیار وہ بنا رہے ہیں اگر ان کی تفصیلات دنیا کے سامنے آ گئیں تو پوری دنیا میں زلزلہ آ جائے گا اور پوری دنیا ایکریمیا کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی'' ...... ایکسٹو نے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کو اس بارے میں کیسے معلومات ملی ہیں'' ...... صدر نے بچوں کے سے انداز میں کہا۔

''جناب صدر۔ جس سیٹ پر میں موجود ہوں اس سیٹ پر آنکھیں اور کان کھلے رکھنے پڑتے ہیں تاکہ پاکیشیا کی سلامتی اور اس میں بسنے والے کروڑوں افراد سر اٹھا کر زندہ رہ سکیں'' ...... ایکسٹو نے جواب دیا۔

''اوکے۔ بہرحال ہمیں آپ پر فخر ہے جناب ایکسٹو'' ...... صدر نے کہا۔

''ہمیں بھی آپ پر فخر ہے جناب ایکسٹو'' ...... سر سلطان نے کہا تو پھر باری باری سب نے یہی بات دوہرا دی حتیٰ کہ سر عبدالرحمٰن نے بھی کھڑے ہو کر ایکسٹو کے حق میں پوری تقریر کر ڈالی۔

''میں سر عبدالرحمٰن کا انتہائی مشکور ہوں اور ہمیں ملک کے لئے ان کی خدمات پر فخر ہے'' ...... ایکسٹو نے کہا تو سر عبدالرحمٰن کا چہرہ بہار کے پھول کی طرح کھل اٹھا اور پھر یہ میٹنگ برخاست کر دی گئی۔

☆☆☆

اک دیا جلائے رکھنا

جو چلے تو جاں سے گزر گئے جیسے خوبصورت ناول کی مصنفہ ماہا ملک کی ایک اور خوبصورت تخلیق۔ شہرۂ آفاق ناول ایک دیا جلائے رکھنا بہت جلد کتاب گھر پر پیش کیا جائے گا، جسے **رومانی معاشرتی ناول** سیکشن میں پڑھا جا سکے گا۔

عمران جیسے ہی دانش منزل کے آپریشن روم کے اندرونی دروازے سے داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔

''لطف آ گیا عمران صاحب۔آپ نے واقعی جس طرح ایکریمیا کے صدر کو بھیڑ بننے پر مجبور کیا ہے بس کچھ نہ پوچھیں۔میں یہاں بیٹھے سب کچھ سنتے ہوئے ایسے محسوس کر رہا تھا جیسے میری روح کو بالیدگی حاصل ہو رہی ہو''......سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے۔تم تو اس طرح خوش ہو رہے ہو جیسے میں نے کوئی خلاف معمول بات کر دی ہو۔تم میری جگہ ہوتے تو تو کیا تم کم کرتے''......عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''میں یہ بات کیسے کر سکتا تھا۔مجھے تو اس جراثیمی ہتھیار کا علم ہی نہیں جس کی دھمکی سے اصل میں ایکریمیا کا صدر بھیڑ بنا ہے''۔بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں مجھ جیسے فری لانسر پر رعب جمانے سے فرصت ملے تو تم ان رپورٹس کا مطالعہ کرو جو سپیشل فارن ایجنٹس کی طرف سے زیرو فون پر موصول ہوتی رہتی ہیں''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔وہ رپورٹس۔وہ تو میں باقاعدگی سے پڑھتا ہوں''۔بلیک زیرو نے کہا۔

''پچھلے ماہ کی رپورٹ میں اس بارے میں اشارے موجود تھے''۔عمران نے کہا۔

''اوہ۔اوہ۔ہاں واقعی۔اس ماہ میں نے وہ رپورٹ نہیں پڑھی۔مجھے بس خیال ہی نہیں رہا تھا''......بلیک زیرو نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''تم جس سیٹ پر ہو اس پر واقعی آنکھیں کھلی رکھنی چاہئیں اس لئے خیال رکھا کرو''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''صفدر اور کیپٹن شکیل اس آدمی کو پہنچا گئے تھے''......عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔وہ روم نمبر ون میں اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا ہے''۔بلیک زیرو نے کہا۔

''او کے۔میں اسے چیک کر لوں پھر مزید بات ہو گی''۔عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران بطور ایکسٹو اپنی خصوصی کار میں پریذیڈنٹ ہاؤس کے خفیہ راستے سے نکل کر دانش منزل کے عقبی خفیہ راستے سے اندر داخل ہوا تھا جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل اس آدمی کو اپنی کار میں دانش منزل کے بڑے پھاٹک کے راستے اندر پہنچا گئے تھے اور عمران نے انہیں خصوصی طور پر حکم دیا تھا کہ وہ راستہ بدل کر دانش منزل پہنچیں تا کہ اس آدمی کے ساتھی ان پر اٹیک نہ کر سکیں۔عمران نے یہ حکم اس لئے دیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ دوسرا راستہ بے حد طویل ہے اس لئے صفدر اور کیپٹن شکیل کو کافی وقت لگ جائے گا اور اگر وہ عام راستے سے فوراً دانش منزل پہنچ گئے تو پھر اندر سے بلیک زیرو کی آواز بطور ایکسٹو سن

کر وہ ذہنی طور پر الجھ جائیں گے اور وہ ان دونوں کی ذہانت سے بھی واقف تھا۔ جس وقت صفدر اور کیپٹن شکیل اس آدمی کو چھوڑنے آئے تھے عمران اس وقت ڈریسنگ روم میں تھا اور پھر لباس تبدیل کر کے جب وہ اندرونی دروازے سے آپریشن روم میں داخل ہوا تو اس وقت صفدر اور کیپٹن شکیل اس آدمی کو روم نمبر ون میں چھوڑ کر واپس جا چکے تھے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے نکل کر برآمدے میں دائیں طرف آگے بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے کے آخر میں روم نمبر ون تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا تو سامنے فرش پر اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع بدستور بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ گو اس کی بے ہوشی کا وقفہ کافی طویل ہو گیا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ گردن میں بل آ جانے کی وجہ سے بے ہوش ہوا تھا اور اب جب تک یہ بل نکالا نہ جائے گا اسے ہوش نہیں آ سکتا اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اسے اپنے آپ کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آ سکتا۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر پہلے اس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبوں میں سوائے پرس کے اور گاڑی کی چابی کے اور کوئی چیز نہیں تھی۔ عمران نے پرس کھول کر چیک کرنا شروع کیا۔ پرس میں چند عام بازاری چیزیں اور کرنسی موجود تھی لیکن پھر پرس کے ایک بند خانے میں سے اچانک عمران نے ایک چھوٹا سا کارڈ نکالا تو وہ یہ کارڈ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ کارڈ سفید رنگ کا تھا۔ اس کے ایک کونے میں سرخ رنگ میں دو حرف سی اور اے چھپے ہوئے تھے جبکہ دوسرے کونے میں اٹھارہ کا ہندسہ تھا جس کے گرد دائرہ لگا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ باقی کارڈ خالی تھا۔ عمران نے کارڈ کو پلٹ کر بھی دیکھا لیکن عقبی طرف سے بھی کارڈ صاف تھا۔ عمران کچھ دیر تک اس کارڈ کو دیکھتا رہا۔ حروف سی اے کے نیچے کارڈ کی جگہ اسے کچھ ابھری ابھری سی محسوس ہوئی۔ اس نے اس پر انگلی پھیری تو دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب وہاں سفید رنگ کی ہی ابھرے ہوئے نقوش نظر آنے لگ گئے تھے۔ عمران نے غور سے انہیں دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار طویل سانس لیا کیونکہ یہ نقوش ایکریمیا کے پرچم کے تھے۔ اس نے دوبارہ اس پر انگلی پھیری تو یہ نقوش ایک بار پھر غائب ہو گئے۔ عمران نے کارڈ کو اپنی جیب میں ڈالا اور پرس کو اس نے دوبارہ اسسٹنٹ سیکرٹری کی جیب میں ڈال دیا۔ پھر اس نے دروازے کے قریب دیوار میں موجود سوئچ بورڈ کا ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی ایک کرسی دیوار سے باہر آ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر بے ہوش پڑے ہوئے اس اسسٹنٹ سیکرٹری کے سر اور کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا۔ اس طرح اس کی گردن میں آ جانے والا مخصوص بل نکل گیا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش تھا۔ اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ دیوار سے باہر آنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے کرسی کے بازو پر موجود مختلف رنگوں کے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کیا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی اس کے اور اس اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کے درمیان شفاف شیشے کی ایک دیوار فرش سے چھت تک نمودار ہو گئی۔ اسی لمحے اسسٹنٹ سیکرٹری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک وہ بے حس و حرکت پڑا رہا لیکن پھر ایک زوردار جھٹکے سے وہ اٹھ کر بیٹھ گیا اور انتہائی حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے کچھ سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں تھا اور کہاں پہنچ گیا ہے۔

”تمہارا اصل نام کیا ہے“...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا تو اس آدمی کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''تم۔تم کون ہو اور یہ۔یہ میں کہاں ہوں۔کیا مطلب۔یہ سب کیا ہے''......اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم پاکیشیا کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی میٹنگ روم میں اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کے میک اپ میں تھے۔تمہارے ہاتھ میں جو ریسٹ واچ تھی اس میں انتہائی جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر فٹ تھا۔تم میک اپ میں تھے اس لئے تمہیں اور تمہاری خصوصی گھڑی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے چیک کر لیا اور تمہیں فوری طور پر بے ہوش کر کے تمہارے ہاتھ سے وہ گھڑی اتار لی گئی اور اسے چیک کیا گیا۔اب تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہو''......عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا میٹنگ مکمل ہو گئی ہے''......اس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''ہاں۔کیوں''......عمران نے پوچھا۔

''کیا اس میٹنگ میں اس فیکٹری کے بارے میں بتایا گیا تھا جہاں وہ خصوصی آلہ تیار ہو رہا ہے''......اس نے ایک بار پھر پوچھا۔

''ہاں''......عمران نے جواب دیا تو اس آدمی نے ایک طویل سانس لیا۔اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''سنو میرا نام آسکر ہے اور میں نے اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کا روپ دس روز پہلے دھار لیا تھا جبکہ اصل اسسٹنٹ سیکرٹری کی لاش کے ٹکڑے کر کے میں نے انہیں گٹر میں بہا دیا تھا۔ میرا تعلق حکومت ایکریمیا سے ہے۔ہم نے صرف اب فیکٹری کا سراغ لگانا تھا اور یہ بھی سن لو کہ میرا ایک دوسرا ساتھی بھی وہاں موجود تھا۔تمہارے چیف نے مجھے تو چیک کر لیا لیکن اسے تم لوگ کسی صورت بھی چیک نہیں کر سکتے تھے۔اس کے پاس بھی ایسی ہی گھڑی تھی اس لئے اب میٹنگ کا ٹیپ جہاں پہنچنا ہو گا پہنچ چکا ہو گا اور اب تمہاری وہ فیکٹری، سائنس دان اور آلات سب کچھ تباہ کر دیئے جائیں گے۔اور سنو۔میں اپنی قربانی دے رہا ہوں''......اس آدمی نے تیز تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے اپنے دانت ایک دوسرے پر جمائے۔دوسرے لمحے اس کا رنگ یکلخت زرد پڑ گیا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔یہ واقعی اس سے حماقت ہوئی تھی کہ اس نے اس کے دانتوں میں موجود زہریلے کیپسول کو پہلے چیک نہ کیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ اب ایسا کرنے کا وقت نہیں رہا کیونکہ شیشے کی دیوار ہٹنے میں بہر حال کچھ وقت لگ جاتا اور اس دوران وہ ہلاک بھی ہو چکا ہو گا اس لئے عمران خاموش بیٹھا رہا۔اس کا ذہن مسلسل گھوم رہا تھا۔اسے اب خیال آ رہا تھا کہ ایکریمیا کا صدر اس کی صرف دھمکی سے پیچھے نہیں ہٹا بلکہ اس نے مصلحتاً یہ بات کی ہے۔ان کا مقصد صرف اس فیکٹری کے بارے میں معلوم کرنا تھا وہ انہوں نے کر لیا۔اس کے ساتھ ساتھ عمران سوچ رہا تھا کہ دوسرا شخص کون ہو سکتا ہے۔لیکن کوئی آدمی اس کے ذہن میں ایسا نہ آ رہا تھا جس پر شک کیا جا سکے۔کبھی تو اس کو قومی سلامتی کے مشیر پر شک پڑتا اور کبھی سیکرٹری وزارت دفاع سر راشد پر کیونکہ ان کے علاوہ اور کوئی آدمی ایسا نہیں لگتا تھا۔سر سلطان اور سر عبدالرحمٰن کے ساتھ ساتھ دونوں بوڑھے سائنس دان جو یقیناً اس آلے پر کام کر رہے ہوں گے اور ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کرنل شہباز یہ سب اس کے نقطہ نظر سے مشکوک نہ ہو سکتے تھے۔آخر کار کافی دیر سوچنے کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ قومی سلامتی کا مشیر ہی وہ مشکوک آدمی ہو سکتا ہے جس کا ذکر اس آسکر نے کیا ہے۔پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے درمیان میں

موجود شیشے کی دیوار ہٹائی اور پھر کرسی کو واپس دیوار میں دھکیل کر وہ دروازہ کھول کر باہر آ گیا تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ چکا تھا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... بلیک زیرو نے پوچھا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ یہ تو انتہائی تشویشناک بات ہے۔ کون ہو سکتا ہے دوسرا آدمی''...... بلیک زیرو نے پریشان لہجے میں کہا۔

''میں نے اس معاملہ پر خوب سوچا ہے۔ اس کے مطابق تو ایک ہی آدمی ہو سکتا ہے اور وہ ہے قومی سلامتی کا مشیر۔ اس کے علاوہ دوسرا کوئی آدمی نہیں ہو سکتا''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ بھی میک اپ میں تھا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو میں اسے فوراً پہچان لیتا۔ جیسے میں نے آسکر کو پہچان لیا تھا اور پھر میں نے اس کی مخصوص گھڑی کو بھی پہچان لیا جبکہ قومی سلامتی کے مشیر کے ہاتھ میں عام سی گھڑی تھی''۔ عمران نے جواب دیا اور اس کیساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ کیا سیکرٹری وزارت خارجہ سے بات ہو سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ عمران صاحب آپ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیوں نہیں ہو سکتی بات''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''سلطان بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''حقیر فقیر بے تقصیر۔ ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی اس سی (آکسن) بزبان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں''۔ عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''تمہارے چیف نے آج کمال کر دیا ہے عمران بیٹے۔ سر عبدالرحمٰن بھی ان پر انتہائی حیرت اور فخر کا اظہار کرتے رہے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکریمیا جیسی سپر پاور کے صدر کو اس انداز میں دھمکی دے سکتا ہے۔ وہ مجھ سے بار بار یہی پوچھتے رہے کہ یہ چیف آخر ہے کون۔ جب میں نے بتایا کہ میں بھی ان کی طرح اصل شخصیت سے واقف نہیں ہوں تو وہ اس پر حیران رہ گئے''۔ سر سلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر ان کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سر سلطان ایکسٹو کی شخصیت سے بخوبی واقف ہیں لیکن اس قدر جذباتی ہونے کے باوجود انہوں نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔

''یہی تو اصل مسئلہ ہے جناب کہ آپ جیسی بڑی بڑی شخصیتوں نے چیف کی بے جا تعریفیں کر کر کے اسے سر پر چڑھا رکھا ہے کہ وہ کسی کو گھاس تک نہیں ڈالتا''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''تمہیں تو گھاس ڈالتا ہے۔ تم اپنی بات کرو''...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہی تو رونا ہے کہ اپنی بد دماغی کی وجہ سے وہ مجھ جیسی اعلیٰ ترین شخصیت کو بھی گھاس نہیں ڈالتا حالانکہ میری ڈگریاں سن کر اچھے اچھے

گھاس تو ایک طرف سویٹ چارہ ڈالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں“...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

”جتنی تمہاری اعلیٰ شخصیت ہے وہ تمہارے ڈیڈی بخوبی جانتے ہیں بہر حال بتاؤ کیسے فون کیا ہے“...... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”قومی سلامتی کے مشیر صاحب جو میٹنگ میں شامل تھے ان کا نام کیا ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات۔“ سر سلطان نے چونک کر کہا۔

”وہ شاید نئے تھے اس لئے پوچھ رہا ہوں“...... عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا۔

”ہاں۔ وہ پچھلے سال ہی اس عہدے پر فائز ہوئے ہیں۔ ان کا نام کرامت حسین ہے۔ پہلے وہ ایک ایجنسی کے ڈائریکٹر جنرل تھے“۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

”ان کی رہائش کہاں ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”مجھے تو معلوم نہیں ہے۔ کیوں آخر ہوا کیا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی۔“ سر سلطان نے کہا۔

”آپ ان کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم کریں اور پھر انہیں کہیں کہ وہ جہاں بھی ہوں اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں اور پھر آپ بھی میرے ساتھ ان کی رہائش گاہ پر چلنے کے لئے تیار رہیں۔ تفصیل وہیں جا کر بتاؤں گا کیونکہ ابھی معاملہ صرف ذہنی خدشے تک محدود ہے کوئی ثبوت ملے گا تو پھر بات کروں گا“...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا اس میٹنگ کے سلسلے میں کوئی مسئلہ ہے اور ہاں اس اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کا کیا ہوا۔ صدر صاحب بھی پوچھ رہے تھے“...... سر سلطان نے کہا۔

”وہ ایکریمین ایجنٹ تھا جس کا نام آسکر تھا۔ وہ کئی روز پہلے اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے چکا تھا۔ اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کی لاش اس نے ٹکڑے کر کے گٹر میں بہا دی تھی۔ اب اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے“...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خطرناک صورتحال ہے کہ اتنے بڑے عہدے دار کی جگہ دوسرا آدمی کام کرتا رہا اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہو سکا جبکہ معاملہ بھی وزارت دفاع جیسی حساس وزارت کا ہو ویری بیڈ“...... سر سلطان نے کہا۔

”آپ اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل تیار کرائیں تاکہ آئندہ کسی نہ کسی انداز میں بڑے افسران کا میک اپ بھی چیک ہوتا رہے“۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اب ایسا کرنا ہی پڑے گا۔ ٹھیک ہے میں معلوم کر کے تمہیں بتاتا ہوں“...... سر سلطان نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ کارڈ نکالا تو آسکر کے پرس سے برآمد ہوا تھا۔

”یہ کیا ہے عمران صاحب“...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا تو عمران نے کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا اور جو کچھ اس نے معلوم کیا تھا وہ بھی

اس نے بتا دیا۔
"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آسکر درست کہہ رہا تھا۔ وہ حکومت ایکریمیا کا آدمی تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔
"یہ سی اے حکومت کی کوئی ایجنسی ہے اور ایجنسی بھی ایسی کہ جس کے کارکن خودکشی کر لیتے ہیں۔ ایسی ایجنسی عام ایجنسی نہیں ہو سکتی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے کارڈ کو میز پر رکھا اور دراز کھول کر اس نے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"سر سلطان بول رہا ہوں عمران سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے سر سلطان کا قدرے متوحش سا لہجہ سن کر عمران چونک پڑا۔
"علی عمران بول رہا ہوں۔ آپ کا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا۔
"ہاں۔ قومی سلامتی کے مشیر کو آفیسر کلب سے نکلتے ہوئے گولی مار دی گئی ہے اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے ہیں"...... سر سلطان نے کہا۔
"اوہ۔ قاتل کا کچھ پتہ چلا"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ کسی نے قاتل کو نہیں دیکھا۔ بس گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور کرامت حسین گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے"...... سر سلطان نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے۔ اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"تم نے خدشات کا ذکر کیا تھا۔ اس قتل سے تو لگتا ہے کہ تمہارے خدشات درست تھے"...... سر سلطان نے کہا۔
"مجھے اطلاع ملی تھی کہ اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کو میٹنگ سے پہلے کرامت حسین سے ملتے دیکھا گیا تھا اس لئے میں ان سے تفصیلی بات کرنا چاہتا تھا"...... عمران نے جان بوجھ کر انہیں ٹالتے ہوئے کہا۔
"او کے۔ اللہ حافظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اس نے اپنی طرف کھینچا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اسے آن کر دیا۔
"ہیلو۔ ہیلو۔ علی عمران کالنگ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔
"یس باس۔ ٹائیگر اٹینڈنگ یو۔ اوور"...... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔
"کہاں ہو تم اس وقت۔ اوور"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔
"راڈش کلب میں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"آفیسر کلب سے باہر آتے ہوئے قومی سلامتی کے مشیر کرامت حسین کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے تم نے اس کے قاتل کو تلاش کرنا ہے

کیونکہ ایک انتہائی اہم معاملہ میں یہ قتل کیا گیا ہے۔اوور''......عمران نے کہا۔

''یس باس۔میں ابھی وہاں جاتا ہوں۔اوور''......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔اس کے بعد اس نے ڈائری اٹھائی اور اس کی ورق گردانی شروع کر دی۔تھوڑی دیر بعد ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں۔اس نے ڈائری کو بند کر کے واپس میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رچرڈ روگر ایس سی ایف''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔لہجہ ایکریمین تھا۔

''پال ہونوفا سے بات کرائیں۔میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ہولڈ کریں''......دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ہونوفا بول رہا ہوں''......چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں پاکیشیا سے''......عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔اوہ۔آپ۔بڑے طویل عرصے بعد آپ نے فون کیا ہے عمران صاحب۔اگر آپ اپنے مخصوص انداز میں ڈگریاں نہ دوہراتے تو میں پہچان ہی نہ سکتا تھا۔فرمائیے کیسے یاد کیا ہے آج آپ نے ہمیں''......دوسری طرف سے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''لیکن مجھے تو آج بھی یاد ہے کہ تم نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارے تعلقات حکومت ایکریمیا کے اندر بہت دور تک ہیں''......عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران اسے آہستہ آہستہ اپنی راہ پر لا رہا ہے۔

''میں نے غلط بات نہیں کی تھی۔آپ جانتے ہیں کہ یہاں ایکریمیا میں دولت کمانے کے لئے نجانے کیا کیا کچھ کرنا پڑتا ہے۔''دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایک کارڈ مجھے ملا ہے۔اس کارڈ کے ایک کونے میں سرخ حروف میں سی اور اے لکھا ہوا ہے۔ایک سائیڈ پر اٹھارہ کا ہندسہ ہے اور اس کے گرد دائرہ لگا ہوا ہے۔سی اے کے حروف کے نیچے ابھری ہوئی جگہ ہے جس پر انگلی پھیری جائے تو ایکریمیا کا پرچم نظر آنے لگتا ہے۔دوبارہ انگلی پھیری جائے تو نشان غائب ہو جاتا ہے۔کیا تم اس بارے میں کچھ بتا سکتے ہو''......عمران نے کہا۔

''مجھے کیا ملے گا عمران صاحب''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''جو تم کہو''......عمران نے کہا۔

''آپ صرف دس ہزار ڈالر دے دیں ورنہ میرا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ میں یہ کارڈ ہی آپ سے مانگ لوں لیکن یہ معاملہ چونکہ انتہائی خطرناک ہے اس لئے میں اس چکر میں نہیں پڑتا''......ہونوفا نے کہا۔

''ٹھیک ہے مل جائیں گے دس ہزار ڈالر۔بولو''......عمران نے کہا۔

عمران صاحب۔یہ کارڈ ایکریمیا کی ایک انتہائی سیکرٹ ایجنسی کا ہے۔اس کا پورا نام کیپٹل ایجنسی ہے۔اس کا مخفف سی اے ہے اور یہ

کارڈ اس ایجنسی کی طرف سے رقم دلانے کا ہے۔ دائرے کا مطلب ہے ایک لاکھ ڈالر۔ اس طرح اٹھارہ کے گرد دائرے کا مطلب ہوا اٹھارہ لاکھ ڈالر“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”یہ رقم ملتی کیسے ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”کسی بھی اے ٹی ایم مشین سے یہ رقم وصول کی جا سکتی ہے“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”کسی خاص بینک کی اے ٹی ایم مشین یا ہر بینک کی اے ٹی ایم مشین سے یہ رقم نکلوائی جا سکتی ہے“...... عمران نے پوچھا۔

”ایکریمیا میں اب یہ تفریق ختم ہو گئی ہے۔ کسی بھی اے ٹی ایم مشین سے کسی بھی بینک سے رقم نکلوائی جا سکتی ہے“...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کیپٹل ایجنسی کے بارے میں مزید تفصیل کیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ صرف اس کا نام سامنے آیا ہے اور بس“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”او کے۔ تم اپنے اکاؤنٹ اور بینک کے بارے میں بتا دو“۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتا دی گئی اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

”یہ رقم بھجوا دینا“...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

”بھجوا دوں گا لیکن اس کارڈ سے آپ چاہتے کیا ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”آسکر نے جو کچھ بتایا ہے وہ قومی سلامتی کے مشیر کے قتل سے درست ثابت ہو رہا ہے۔ کرامت حسین نے لامحالہ کیپٹل ایجنسی کو سب کچھ بتا دیا ہو گا اور اب اس کے ایجنٹ اس فیکٹری پر ریڈ کریں گے“...... عمران نے کہا۔

”تو پھر اب ہمیں کیا کرنا چاہئے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”یہ فیکٹری نیشنل لیبارٹری کے ایریئے میں ہے اور نیشنل لیبارٹری سپر ٹاپ سیکرٹ ہے اور وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی ناقابل تسخیر ہیں اور میٹنگ میں صرف نیشنل لیبارٹری اور فیکٹری کے نام لئے گئے تھے۔ اس بارے میں مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی گئی اس لئے یہ لوگ کچھ نہیں کر سکیں گے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب جو اسسٹنٹ سیکرٹری دفاع کی جگہ لے سکتے ہیں اور انداز میں کہ کسی کو آخری لمحے تک معلوم ہی نہ ہو سکے اور قومی سلامتی کے مشیر کا عہدہ پاکیشیا کا بہت بڑا اور انتہائی اہم ترین عہدہ ہے۔ اگر ایسے عہدیدار کو یہ لوگ آسانی سے خرید سکتے ہیں تو یہ لوگ سب کچھ کر سکتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ہم کب تک پہرہ دے سکتے ہیں۔ البتہ اب مجھے سر سلطان سے کہہ کر چیکنگ نظام مزید سخت کرانا ہوگا“...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب جولیا واپس آ گئی ہے۔ آپ اس سے ملے ہیں''...... بلیک زیرو نے کچھ دیر بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ابھی تک تو ملاقات نہیں ہو سکی۔ کیوں''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''اس نے مجھے فون کیا تھا یہ بتانے کے لئے کہ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرے گی لیکن کسی بھی بیرونی مشن پر وہ آپ کے ساتھ نہیں جائے گی''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو پھر تم نے کیا جواب دیا''...... عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

''میں نے اسے یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ جب کوئی مشن سامنے آئے گا تو پھر اس بات پر غور کیا جائے گا''...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

''مناسب جواب دیا ہے تم''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی سی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کالنگ۔ اوور''...... ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ علی عمران اٹینڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''۔ عمران نے کہا۔

''باس۔ میں نے قاتل کو تلاش کر لیا ہے۔ اس کا نام ٹونی ہے اور اس کا تعلق مارجوانا کلب کے مالک اور جنرل مینجر راسکن سے ہے۔ راسکن نے باقاعدہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ بنایا ہوا ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تو پھر اس راسکن سے معلوم کرو کہ اس نے قومی سلامتی کے مشیر کو کس کے کہنے پر قتل کرایا ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''میں وہیں سے بول رہا ہوں باس۔ اس نے بتایا ہے کہ اسے یہ کام ایکریمیا کے ایک گروپ ریڈ سکائی سے ملا ہے۔ ریڈ سکائی ایکریمیا کا ایک بڑا معروف گروپ ہے جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ اس کا چیف کرس رسل ہے۔ ایکریمیا کے دارالحکومت ولنگٹن میں ریڈ سکائی ہوٹل اور کلب اس گروپ کا مین اڈا ہے۔ اوور''۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیسے بتایا ہے اس نے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے اس کی رہائش گاہ پر اسے گھیر لیا تھا کیونکہ وہ دوپہر کو رہائش گاہ پر جا کر آرام کرتا ہے۔ اس پر انتہائی سخت تشدد کرنا پڑا تو اس نے زبان کھولی۔ اس کی حالت اس وقت بے حد خراب ہے اور مجھے لامحالہ اسے گولی مارنی پڑے گی۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں دیکھ لوں گا۔ اوور اینڈ آل''...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ جوزف بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''چیف فرام پاکیشیا''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا کیونکہ جوزف ولنگٹن میں فارن ایجنٹ تھا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ولنگٹن میں ریڈ سکائی ہوٹل اور کلب ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس بارے میں''...... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ یہ تو ایکریمیا کا انتہائی بدنام ترین کلب ہے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''اس کا مالک اور جنرل مینجر ہے کرس رسل۔ اس نے پاکیشیا کے ایک گروپ سے پاکیشیا کے قومی سلامتی کے مشیر کو ہلاک کرایا ہے۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ کرس رسل کو یہ کام کس نے دیا ہے''۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور اب یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کی ایک ایجنسی جس کا نام کیپٹل ایجنسی ہے۔ کیا اس بارے میں تمہیں کچھ معلوم ہے''...... عمران نے کہا۔

''نو سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ ایکریمیا کی سپر ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے۔ تم اس بارے میں بھی کھوج لگاؤ لیکن خیال رکھنا کہ تم ان کی نظروں میں نہ آ جانا''۔ عمران نے کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''اب چونکہ صرف انتظار باقی رہ گیا ہے وہ تم کرتے رہو''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''اور ہاں روم نمبر ون میں آسکر کی لاش پڑی ہے۔ اسے بھی اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دینا''...... عمران نے دروازے میں رک کر مڑتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔

☆☆☆

دیوانہ ابلیس

عشق کا قاف اور **پکار** جیسے خوبصورت ناول لکھنے والے مصنف سرفراز احمد راہی کے قلم سے حیرت انگیز اور پراسرار واقعات سے بھرپور، سفلی علم کی سیاہ کاریوں اور نورانی علم کی ضوفشانیوں سے مزین، ایک دلچسپ ناول۔ جو قارئین کو اپنی گرفت میں لے کر ایک ان دیکھی دُنیا کی سیر کروائے گا۔ سرفراز احمد راہی نے ایک دلچسپ کہانی بیان کرتے ہوئے ہمیں ایک بھولی کہانی بھی یاد دلا دی ہے کہ گمراہی اور اَن دیکھی قباحتوں میں گھرے انسان کے لئے واحد سہارا خدا کی ذات اور اس کی یاد ہے۔ **کتاب گھر پر جلد آرہا ہے۔**

پاکیشیا کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے ڈبل بیڈ روم میں اس وقت لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا مالک نوجوان مرد اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھے ہوئے تھے۔ مرد کا نام جان کلے تھا جبکہ لڑکی اس کی بیوی سوزین تھی۔ دونوں ایکریمیا کی سپر ٹاپ ایجنسی کیپٹل ایجنسی کے سپر ایجنٹ تھے۔ وہ اب سے دو گھنٹے پہلے سیاحت کے لئے ولنگٹن سے پاکیشیا پہنچے تھے۔ یہاں اس ہوٹل میں چونکہ ان کے نام سے ڈبل بیڈ روم پہلے سے بک تھا۔ اس لئے اس ہوٹل کی کار ائیر پورٹ پر انہیں پک کرنے کے لئے موجود تھی۔ انہیں یہاں کے لئے روانہ ہونے سے پہلے چیف کی طرف سے جو فائل بھجوائی گئی تھی اس وقت وہ فائل ان دونوں کے سامنے کھلی ہوئی تھی اور وہ دونوں اس پر جھکے ہوئے تھے۔ فائل میں ایک نقشہ تھا اور ساتھ ہی چھ سات صفحات اور وہ ان سب صفحات کو نجانے کتنی بار پڑھ چکے تھے۔

''اس فائل کے لحاظ سے تو یہ مشن انتہائی آسان ہے''۔ سوزین نے کہا۔

''ہاں۔ ہماری ایجنسی کا بھی تو خاصہ ہے کہ وہ پکا پکایا مشن ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ اب تم دیکھو اس فیکٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کتنے اونچے پیمانے پر کام کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایکریمیا کے صدر کو براہ راست پاکیشیا کے صدر کو دھمکی دینی پڑی اور پھر اس فیکٹری کے سامنے آنے پر معلوم ہوا کہ یہ فیکٹری پاکیشیا کی انتہائی اہم ترین اور انتہائی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری کے اندر ہے۔ چنانچہ انتہائی کثیر دولت خرچ کر کے اس کا محل وقوع معلوم کیا گیا پھر اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل معلوم کی گئی۔ اس کے بعد ان سب کا توڑ ماہرین نے تلاش کیا اور اب ہمارا کام انتہائی آسان ہے کہ ہم اس لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے اس فیکٹری میں تیار ہونے والے خصوصی آلے کو حاصل کریں اور واپس آ جائیں اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو سکے''...... جان کلے نے کہا۔

''ہاں۔ بشرطیکہ یہاں کی سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے''۔ سوزین نے کہا تو جان کلے بے اختیار ہنس پڑا۔

''چیف نے جس انداز میں ان کی تعریف کی ہے اس سے تو میرا دل چاہتا ہے کہ مشن مکمل کرنے سے پہلے ان سے دو دو ہاتھ کر لئے جائیں''...... جان کلے نے کہا تو سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

''چیف کے حکم کی خلاف ورزی کا نتیجہ بھی تو تم جانتے ہو''۔ سوزین نے کہا۔

''ہاں بس اتنا ہو گا کہ تم بیوہ ہو جاؤ گی اور کیا ہو گا''...... جان کلے نے ہنستے ہوئے کہا تو سوزین نے اس بار بجائے ہنسنے کے اس پر آنکھیں نکالیں۔

''فضول باتیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ سمجھے''...... سوزین نے مصنوعی طور پر غصیلے لہجے میں کہا تو جان کلے بے اختیار ہنس پڑا۔

''غصے میں تم اور زیادہ خوبصورت لگتی ہو۔ نجانے بیوہ ہونے پر کیسی لگو گی''...... جان کلے اسے چھیڑنے پر تلا ہوا تھا۔

''تمہارا واقعی دماغ خراب ہو گیا ہے۔ بیوہ ہوں میرے دشمن''۔ اس بار سوزین نے حقیقی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو دونوں چونک پڑے۔ جان کلے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جان کلے بول رہا ہوں''...... جان کلے نے کہا۔ وہ دونوں چونکہ پہلی بار پاکیشیا آئے تھے اس لئے وہ اپنے اصل چہروں اور اصل

ناموں پر مبنی کاغذات پر آئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہاں انہیں کوئی نہیں جانتا۔

''پراگ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ کیا رپورٹ ہے''...... جان کلے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمام معاملات طے ہو گئے ہیں۔ اب صرف مال کی منتقلی ہونا باقی ہے اور اس کے لئے رات گیارہ بجے کا وقت مقرر کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''کوئی مسئلہ۔ کوئی پرابلم۔ کوئی ایسی بات جو بظاہر کتنی ہی غیر اہم ہو۔ بتاؤ''...... جان کلے نے کہا۔

''نہیں جناب۔ سب اوکے ہے۔ ہم نے مال کی قیمت ہی اتنی لگا دی ہے کہ کوئی انکار کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ مال وہ لوگ خود یہاں پہنچا دیں۔'' جان کلے نے کہا تو ساتھ بیٹھی ہوئی سوزین بے اختیار اچھل پڑی۔

''نہیں جناب۔ جب تک بیرونی معاملات کو کور نہیں کیا جائے گا اس وقت تک مال منتقل نہیں ہو سکتا''...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے ہمیں کہاں پہنچنا ہو گا''...... جان کلے نے کہا۔

''آپ یہیں رہیں گے۔ میرا آدمی رابرٹ آپ کو ساتھ لے جائے گا وہ ٹھیک ساڑھے دس بجے آپ کے پاس پہنچ جائے گا''...... پراگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے ہم اس کا انتظام کریں گے اور سنو۔ تم نے واپسی کا پیشگی بندوبست کر لیا ہے یا نہیں''...... جان کلے نے کہا۔

''بالکل کر لیا ہے۔ آپ دونوں مال سمیت وہاں سے سیدھے ائیر پورٹ پہنچیں گے۔ وہاں ایک چارٹرڈ طیارہ آپ کا منتظر ہو گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''گڈ''...... جان کلے نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ ہاتھ ہلانے پڑیں گے نہ پیر اور کام مکمل ہو جائے گا''...... سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جان کلے بے اختیار ہنس پڑا۔

''ہم ہاتھ پیر ہلانے کے لئے چیف سے اجازت لے کر دوبارہ بھی آ سکتے ہیں۔ لیکن یہ انتہائی اہم ترین معاملہ ہے۔ اسے مکمل ہونے دو''۔ جان کلے نے کہا۔

''مجھے تو اس عمران سے شدید خواہش تھی جس کی تعریفیں سن سن کر میرے کان پک گئے ہیں''...... سوزین نے کہا۔

''اچھا ہوا کہ تمہاری اس سے ملاقات نہیں ہوئی ورنہ کہا تو یہی گیا ہے کہ جو عورت اس سے ایک بار مل لے پھر ساری عمر اسے بھول نہیں

سکتی"...... جان کلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم الٹا میرے اشتیاق کو ہوا دے رہے ہو۔ پھر ایسا کہ تم جا کر کام مکمل کرو میں اس کے فلیٹ پر جا کر اس سے ملاقات کرتی ہوں اور پھر وہیں سے ایئر پورٹ پہنچ جاؤں گی"...... سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ بس اتنے بھی جوش میں آنے کی ضرورت نہیں یہ مشن مکمل ہو جائے پھر دیکھا جائے گا۔ مشن مکمل ہونے تک ہمارا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے"...... جان کلے نے کہا۔

"خاک قیمتی ہے تمام کام پراگ اور اس کے آدمیوں نے کر دیا ہے۔ ہم تو بس جائیں گے اور تمام مشینری زیرو کر کے وہاں بے ہوشی کی گیس پھیلا دیں گے اور پھر وہ آلہ لے کا خاموشی سے واپس آ جائیں گے۔ یہ مشن ہے"...... سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس قدر بور ہو رہی ہو کیونکہ اس سے پہلے ہم نے کبھی اس ٹائپ کا مشن مکمل نہیں کیا۔ ہر مشن میں اچھی خاصی ورزش ہو جاتی تھی۔ دس بارہ آدمی ہلاک ہو جاتے تھے لیکن یہاں صرف گپ شپ میں ہی مشن مکمل ہو رہا ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو۔ ہو سکتا ہے کہ بظاہر یہ آسان مشن ہی ہمارے لئے بڑا مشن بن جائے"...... جان کلے نے سوزین کو اس انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا جیسے بڑے کسی بچے کو سمجھاتے ہیں اور سوزین اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"خاک بڑا مشن ثابت ہونا ہے۔ کسی کو معلوم تک نہیں ہوگا کہ کیا ہوا ہے۔ ایک آلہ وہاں سے لینا ہے۔ وہاں کے کمپیوٹر میں معمولی سی تبدیلی کر کے ان آلات کی تعداد ایک کم دکھا دینی ہے۔ پھر جیسے ہی بے ہوشی کی گیس کے اثرات ختم ہوں گے تمام مشینری کو زیرو کر دینے والی ریز کے اثرات بھی ختم ہو جائیں گے پھر کسی کو کیا خواب آ جائے گا کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں"...... سوزین نے کہا۔

"سنا تو یہی ہے کہ یہاں سیکرٹ سروس انتہائی ذہین اور خطرناک ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سچ ثابت ہو اور وہ لوگ اس مشن کا سراغ لگا کر ہمارے پیچھے ایکریمیا پہنچ جائیں۔ پھر حقیقتاً لطف آئے گا اس مشن میں"...... جان کلے نے کہا۔

"کاش تمہاری زبان مبارک ہو"...... سوزین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جان کلے ایک بار پھر ہنس پڑا۔

☆☆☆

جزیرے پر دھماکہ

ابن صفی کے دوست اور شاگرد ایچ اقبال کے تخلیق کردہ کردار میجر پرمود کا جاسوسی کارنامہ۔ ایک سنسان جزیرے پر ملک دشمن عناصر کی قائم کردہ، اسلحہ فیکٹری کو تباہ کرنے کا مشن۔ یہ ناول کتاب گھر پر دستیاب۔ جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

عمران نے کار رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں روکی جہاں صفدر کا فلیٹ تھا اور پھر وہاں سیکرٹ سروس کے تقریباً تمام ممبران کی کاریں دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ اپنے فلیٹ میں تھا کہ صفدر نے اسے کال کر کے اپنے فلیٹ پر آنے کی دعوت دی کیونکہ جولیا واپس آ گئی تھی اور صفدر نے اس کے اعزاز میں اپنے فلیٹ پر سارے ممبران کی دعوت کی تھی اور بقول صفدر عمران کی موجودگی کے بغیر اس کی دعوت نامکمل تھی۔ گو عمران نے اپنی عادت کے مطابق الٹی پلٹی باتیں کیں لیکن صفدر نے اپنا اصرار جاری رکھا اور آخر کار عمران کو حامی بھرنی پڑی۔ چنانچہ اس وقت وہ اس سلسلے میں اس رہائشی پلازہ کی پارکنگ میں موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فلیٹ کے دروازے پر پہنچ گیا اور اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... اندر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''وہی جسے انتہائی اصرار کے ساتھ بلایا گیا ہے''...... عمران نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے صفدر کے ہنسنے کی آواز سنائی دی اور پھر کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی ڈور فون بند ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو سامنے صفدر موجود تھا۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ یا میزبان دعوت خاص و عام''۔ عمران نے بڑے مہذبانہ لہجے میں کہا تو صفدر سلام کا جواب دے کر ہنستے ہوئے ایک طرف ہٹ گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔

''یہ دعوت خاص و عام کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب''۔ صفدر نے دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

''خاص جو میرے جیسے خاص ہوں اور عام میں نجانے کون کون سے لوگ آئے ہوئے ہوں گے''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ ہال میں اس وقت جولیا سمیت سیکرٹ سروس کے سب ہی ممبران موجود تھے۔

''اب آپ ہی بتائیں ان میں عام کون ہیں''...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب ہوا اس کا''...... صدیقی نے چونک کر کہا تو صفدر نے دعوت خاص و عام کی بات بتا دی جسے سن کر سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''سوائے تنویر اور جولیا کے باقی سب عام میں شامل ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''وہ کیوں عمران صاحب۔ تنویر اور جولیا کیوں خاص میں شامل ہو گئے''...... صالحہ نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

''کیونکہ اللہ تعالٰی کے بعد اماں بی اور اماں بی کے بعد میں صرف تنویر اور جولیا سے ڈرتا ہوں اس لئے مجبوری ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''مجھ سے کیوں ڈرتے ہو تم''...... تنویر نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''جاہلوں کی جہالت سے ڈرنا ہی پڑتا ہے۔ نجانے کب بات کرتے کرتے لٹھ مار دیں''...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو کمرے میں اس قدر زوردار قہقہے گونجے جیسے چھت ابھی ٹوٹ کر نیچے آ گرے گی۔

''تو ہم جاہل ہیں۔ کیوں''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں نے تو اپنی بات کی ہے جیسے تم جس طرح چھٹیاں منانے گئی تھیں اور جس طرح فوراً واپس آ گئی ہو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ عقل نام کی کوئی چیز تمہارے قریب سے بھی نہیں گزر سکی'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ میری مرضی میں جب چاہوں جاؤں اور جب چاہوں واپس آ جاؤں'' ...... جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ چھٹی معہ اخراجات جسے مل جائے اور پھر بھی وہ غلام کرنے واپس آ جائے تو اس سے بڑا عقلمند اور کون ہو سکتا ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''میں نے محسوس کیا کہ میں اب پاکیشیا سے باہر ایڈجسٹ ہی نہیں ہو سکتی اس لئے میں واپس آ گئی'' ...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں مس جولیا نے پوری تفصیل بتائی ہے۔ ایک تو یہ کہ وہاں کی معاشرت اب مس جولیا کے لئے اجنبی بن چکی ہے اور دوسرا وہاں انہیں پہچان لیا گیا اور کوئی اس بات پر یقین کرنے کیلئے ہی تیار نہ تھا کہ مس جولیا وہاں بغیر کسی مقصد کے آئی ہیں''۔ صفدر نے کہا۔

''اور یہ بھی سن لو کہ جولیا نے چیف واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ وہ تمہارے ساتھ کسی بھی مشن پر نہیں جائے گی'' ...... تنویر نے کہا۔

''اچھا۔ کیا واقعی۔ نہیں مجھے یقین نہیں آ رہا'' ...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی اسے تنویر کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

''ہاں۔ تنویر درست کہہ رہا ہے'' ...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا چیف نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیونکہ چیف نے کہا کہ جب بیرونی مشن ہو گا تو پھر سوچ لیں گے'' ...... تنویر نے کہا۔

''لیکن اس کی وجہ۔ کیا بھائی کی موجودگی میں بہن کو خطرہ پیش آ سکتا ہے'' ...... عمران نے کہا۔

''بکواس مت کرو۔ تمہیں خواہ مخواہ صفدر نے بلا لیا ہے۔ سارا موڈ چوپٹ کر کے رکھ دیتے ہو'' ...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

''وجہ یہی ہے عمران کہ میں نے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کیا ہے کہ اب میرا اور تمہارا تعلق صرف سیکرٹ سروس کی حد تک ہو گا۔ کے علاوہ نہیں اور چونکہ بیرونی مشن میں مجھے مسلسل تمہارے ساتھ ساتھ رہنا پڑتا ہے اس لئے اس صورتحال سے بچنے کے لئے میں نے چیف کو کہہ دیا ہے اور میں اس بات پر قائم ہوں۔'' جولیا نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر مجھے کوئی اور دھندہ سوچنا ہو گا'' ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیسا دھندہ'' ...... جولیا نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''چونکہ تم ڈپٹی چیف ہو اس لئے تمہاری بیرونی مشن میں موجودگی ضروری ہوتی ہے اور اگر تم میرے ساتھ جانے سے انکار کر دو گی تو لامحالہ چیف مجھے ڈراپ کر دے گا اور جب وہ مجھ سے کام لینے کے بعد چیک دینے میں کنجوسی کرتا ہے تو پھر بغیر مشن کے وہ مجھے کیا دے گا۔ ظاہر ہے پھر مجھے یہ سیکرٹ ایجنسی چھوڑ کر کوئی اور دھندہ اختیار کرنا پڑے گا۔ وہ کیا کہتے ہیں روٹی تو کسی طور کما کھائے مچھندر'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ مچھندر کسے کہتے ہیں'' ...... کسی کے بولنے سے پہلے صفدر بول پڑا۔

''پہلے تنویر کو کہتے تھے اب میں بن جاؤں گا'' ...... عمران نے کہا۔

''میں۔ میں کیوں ہونے لگا پھندر'' ...... تنویر نے یکلخت چمک کر کہا۔

''پھندر بڑی بڑی مونچھوں والے کو کہتے ہیں اور کسی زمانے میں بڑی مونچھیں مرد کا زیور ہوتی تھیں'' ...... عمران نے پھندر کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''تو آپ بڑی مونچھیں رکھ لیں گے'' ...... صفدر نے کہا۔ وہ چونکہ میزبان تھا اس لئے ظاہر ہے وہ نہیں چاہتا تھا کہ ماحول سنجیدہ یا تلخ ہو جائے۔

''آج کل مونچھیں صرف ٹرک کھینچنے کے لئے رکھی جاتی ہیں'' ۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیا واقعی چیف تمہیں ڈراپ کر دے گا'' ...... جولیا نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''میرا تو یہی خیال ہے۔ چلو کوئی بات نہیں۔ میں کافرستان کی شہریت اختیار کر لوں گا۔ آخر میرا مرشد کرنل فریدی بھی تو کافرستان کا شہری تھا'' ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ سمجھے۔ خبردار اگر تم نے آئندہ ایسے الفاظ منہ سے نکالے'' ...... جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

''ارے۔ پھر تم بتاؤ میں کیا کروں۔ مجھے تو کوئی ہنر بھی نہیں آتا ڈگریاں اتنی بڑی ہیں کہ ان کو سن کر ہی لوگ سر پر پیر رکھ کر بھاگ اٹھتے ہیں'' ...... عمران نے مسمسے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

''میرا خیال ہے کہ کھانا آ گیا ہے'' ...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اس نے کسی ہوٹل کو کھانے کا آرڈر دے رکھا ہوگا۔

''تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آتا۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم سے دور چلی جاؤں لیکن ایسا بھی ممکن نہیں رہا۔ پھر میں نے کوشش کی کہ تمہارے قریب نہ رہوں لیکن اب تم نے یہ بات کر کے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ اگر میری وجہ سے چیف نے تمہیں ڈراپ کر دیا تو یہ پورے پاکیشیا کے ساتھ زیادتی ہوگی۔ اب تم بتاؤ کہ میں کیا کروں۔ کہاں جاؤں'' ۔ جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے انتہائی بے بسی کے عالم میں کہا تو ماحول یکلخت انتہائی سنجیدہ ہو گیا۔

''تم نے میری بات مانی نہیں ورنہ میرے پاس تمہاری اس الجھن کا حل موجود ہے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا حل ہے۔ بتاؤ۔ میں ضرور مان لوں گی۔ مجھے اس عذاب سے نکالو'' ...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''کھانا لگ جائے پھر بتاتا ہوں'' ...... عمران نے کہا کیونکہ اس لمحے ہوٹل کے آدمی کھانا اٹھائے اندر داخل ہو رہے تھے اس لئے جولیا بھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی۔ پھر ان سب کے سامنے کھانا چن دیا گیا اور ویٹر واپس چلے گئے۔

''اب بتاؤ''...... جولیا نے کہا۔

''سیانے کہتے ہیں اول طعام پھر کلام''...... عمران نے کہا تو جولیا نے ایک بار پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ تھوڑی دیر بعد جب کھانا کھالیا گیا اور صالحہ اور جولیا دونوں نے مل کر برتن اٹھا کر ایک طرف رکھ دیئے تو جولیا کے چہرے پر ایک بار پھر انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

''ہاں اب بتاؤ ورنہ۔ ورنہ مجھے واقعی خودکشی کرنا پڑے گی''۔ جولیا نے کہا۔

''ارے کیا ہوا۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مس جولیا'' صفدر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ چونکہ کھانا لینے باہر گیا تھا اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں کیا باتیں ہوئی ہیں اس لئے اس نے حیران ہو کر پوچھا تو صدیقی نے اسے تفصیل بتادی۔

عمران صاحب۔ آپ کی وجہ سے معاملات واقعی بے حد گھمبیر ہو گئے ہیں اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ ہی کوئی ایسا قدم اٹھائیں جس سے یہ معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو سکے''...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''چائے پلواؤ گے تو بات آگے بڑھے گی''...... عمران نے کہا۔

''ابھی آرہی ہے چائے آپ بات کریں''...... صفدر نے کہا۔

''میری تجویز یہ ہے کہ چیف کو مجبور کیا جائے کہ وہ شادی کر لے''...... عمران نے رک رک کر کہا تو سب اس طرح اچھلے جیسے اچانک ان سب کے پیروں میں بم پھٹ پڑا ہو۔

یہ...... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ میں تو کچھ اور سمجھا تھا''۔ صفدر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس سارے مسئلے کا حل یہی ہے۔ جب تک اس نقاب پوش کی شادی نہیں ہوگی اس نے سیکرٹ سروس میں سے کسی کو شادی نہیں کرنے دینی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ چیف اپنی شادی کے بعد سیکرٹ سروس کے ممبران کو بھی شادی کی اجازت دے گا''...... اس بار نعمانی نے کہا۔

''نہیں دے گا تو ہم چیف کی بیگم کو یہ بات بتادیں گے اور مجھے یقین ہے کہ تمام شوہر نئی نویلی بیگم کے سامنے بھیڑ بن جاتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ اجازت مل جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن اگر اجازت مل بھی گئی تب کیا ہوگا''...... تنویر نے کہا تو سب چونک کر تنویر کی طرف دیکھنے لگے۔

''تمہارے فلیٹ کے سامنے ڈھول بجیں گے۔ سیکرٹ سروس کے تمام ساتھی ناچیں گے اور کیا ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور تمہارا کیا ہوگا''...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''پلاؤ کھلائیں گے احباب اور فاتحہ ہوگی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''میں جا رہی ہوں صفدر اور سنو آج کے بعد تنویر اور عمران دونوں کا داخلہ میرے فلیٹ میں بند ہے''...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

''بیٹھو'' ...... یکلخت عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا اور جولیا اس طرح جھٹکے سے واپس بیٹھ گئی جیسے عمران کا لہجہ اس کے لئے ریموٹ کنٹرول کی حیثیت رکھتا ہو۔ اس کے چہرے پر البتہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ باقی ساتھی بھی عمران کا بدلا ہوا لہجہ سن کر چونک پڑے تھے۔

''مجھے تمہیں کوئی بات سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم سمجھ دار بھی ہو اور عقل مند بھی۔ ہم سب کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ میرا تعلق تو بہر حال ہنگامی اور عارضی نوعیت کا ہے لیکن تمہارا اس سے تعلق پوری زندگی کا ہے۔ پھر تم سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم خاتون ہو اور خواتین کی فطرت میں مردوں کی نسبت قدرتی طور پر جذبات کی فراوانی ہوتی ہے لیکن عقل مند لوگ ہمیشہ اپنے مقصد پر نظر رکھتے ہیں۔ جو لوگ نظریاتی ہوتے ہیں جن کی اپنے نظریئے سے کمٹمنٹ ہوتی ہے وہ اس سے ہٹ کر دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ ہماری تاریخ میں تمہیں ایسی لاکھوں مثالیں مل جائیں گی جنہوں نے ساری عمر صرف کمٹمنٹ میں گزاری۔ آج دنیا ان کے نام کی مالا جپتی ہے۔ ہم نے پاکیشیا کے عوام کی سلامتی اور وطن اور ملک کی سالمیت کے ساتھ ساتھ پورے عالم اسلام کی حفاظت اور سربلندی کے نظریئے کے ساتھ کمٹمنٹ کی ہوئی ہے۔ ہماری پوری زندگیاں اس کے لئے وقف رہیں گی اور ہم اپنی کمٹمنٹ کے لئے پوری زندگی کاربند رہیں گے۔ تم سب لوگ اپنے قریبی عزیزوں، رشتہ داروں سے اس کمٹمنٹ کی وجہ سے منہ موڑ چکے ہو۔ تم بحیثیت مرد اور بحیثیت عورت تمام دنیاوی آسائشوں سے بالاتر ہو کر اپنے کام سے کام رکھتے ہو۔ ہزاروں نہیں لاکھوں بار یقینی موت تمہیں چھو کر گزر چکی ہے اس کے باوجود ہر بار تم نے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی کمٹمنٹ پوری کی ہے اور یہی اعلیٰ اور ارفع جدوجہد ہے جس کی وجہ سے آج پوری دنیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام سن کر سہم جاتی ہے اس لئے اگر تم مزید اس سروس میں رہنا چاہتی ہو تو پھر اپنے اندر حوصلہ پیدا کرو۔ تمام جذبات کو کھرچ کر پھینک دو۔ اپنے آپ کو صرف ایک دوسرے کا ساتھی سمجھو۔ صرف مقصد پر نگاہ رکھو اور آگے بڑھتے چلے جاؤ جب تک موت نہیں آ لیتی۔ جو لوگ چھوٹے چھوٹے جذباتی مسائل میں گھر جاتے ہیں وہ اعلیٰ اور ارفع مقصد سے دور ہٹ جاتے ہیں اور جو اپنے مقاصد سے دور ہٹتے ہیں وہ روندے اور کچلے جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں وہ صرف سنجیدگی اور گھمبیر پن کے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے کرتے ہیں ورنہ ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ ہیں۔ ایک دوسرے سے بڑھ کر ملک وقوم کے لئے جانیں دے سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کے تحفظ کے لئے اپنی جان کی ہنستے ہوئے قربانی دے سکتے ہیں۔ اور آج میں تم سب کے سامنے کھل کر کہتا ہوں کہ میں نے اپنی زندگی عالم اسلام اور اپنے ملک وقوم کے لئے وقف کی ہوئی ہے اور ایسا ہمیشہ رہے گا اور یہی کچھ میں تم سے بھی چاہتا ہوں اور اب میں جا رہا ہوں۔ میری باتوں پر غور کرنا'' ...... عمران نے مسلسل اور انتہائی جذباتی انداز میں بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سارے ساتھی بتوں کی طرح ساکت بیٹھے ہوئے تھے۔

''ٹھہرو'' ...... یکلخت کمرے میں جولیا کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی اس کا لہجہ بھی عمران کے لہجے کی طرح انتہائی سرد تھا جب عمران نے جولیا کو بیٹھنے کا حکم دیا تھا تو عمران جو دروازے تک پہنچ چکا تھا یکلخت مڑا۔

''ادھر آ کر بیٹھو'' ...... جولیا نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران خاموشی سے واپس آ کر اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر پہلے بیٹھا ہوا تھا۔

''صرف تم نے ہی ملک وقوم اور عالم اسلام کے لئے زندگی وقف نہیں کی ہوئی۔ ہم سب نے بھی ایسا ہی کیا ہوا ہے اور تمہاری یہ بات درست ہے کہ ہمیں ہر قسم کے جذبات سے بالاتر ہو کر ملک وقوم کے لئے کام کرنا چاہئے۔ میں جولیا عہد کرتی ہوں کہ آج کے بعد میرے منہ سے کوئی جذباتی بات نہیں نکلے گی اور تم بھی صرف ہمارے ساتھی ہو اور بس''...... جولیا نے حلف کے انداز میں ہاتھ اٹھا کر عہد کرتے ہوئے کہا۔

''مم۔مم۔آج کے بعد کا مطلب ہے کہ آج تم جذباتی باتیں کر سکتی ہو''...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''اور تم بھی سن لو اور باقی ساتھی بھی سن لیں۔ آج کے بعد اگر تم نے کوئی جذباتی بات کی تو تمہیں گولی بھی ماری جا سکتی ہے''۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا۔ آپ کی یہ بات غلط ہے۔ اس طرح ہم روبوٹوں کی طرح نہ زندگی گزار سکتے ہیں اور نہ کام کر سکتے ہیں۔ عمران صاحب کی بات درست ہے کہ ہمیں ماحول کی سنگینی کو کم کرنے کے لئے ہلکی پھلکی گفتگو کرنے کا حق حاصل ہے۔ البتہ ان باتوں کو صرف باتیں ہی سمجھا جائے۔ انہیں سیریس نہ لیا جائے''...... صفدر نے کہا یکلخت اونچی آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن یہ پابندی عمران پر ہو گی کہ وہ میرے بارے میں کوئی بات نہ کرے۔ دوسروں کے بارے میں جو چاہے کہتا رہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا۔ ہم سب پتھروں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ رہ کر کام نہیں کر سکتے۔ آپ عمران صاحب کی باتوں پر جذباتی نہ ہوا کریں''...... صالحہ نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ میں ایک ہفتے تک جولیا کے ساتھ ایسی کوئی بات نہیں کروں گا جس پر جولیا کو اعتراض ہو۔ یہ میرا وعدہ رہا''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''یہ ایک ہفتے کی شرط آپ نے کیوں لگائی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اس لئے کہ مجھے معلوم ہے کہ جولیا ایک ہفتہ بھی سنجیدگی کی تاب نہ لا سکے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہاری یہ بات بھی درست ہے۔ تم جب سنجیدہ ہو جاتے تو پھر نجانے کیا بات ہے کہ تم عمران لگتے ہی نہیں بلکہ انجان بن جاتے ہو مکمل طور پر اجنبی''...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ آپ کی تقریر بے اثر رہی''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے کوئی تقریر نہیں کی۔ میں نے صرف تم سب کو یہ بتایا ہے کہ ہم لوگوں کی طرح زندگی نہیں گزار رہے اور نہ ہی عام لوگوں کی طرح زندگیاں گزار سکتے ہیں۔ ہمارے مقاصد اور ہیں اور ہماری زندگیاں آندھیوں کے دوش پر رکھے ہوئے چراغوں کی مانند ہیں اس لئے جو لمحہ بھی ہمیں ملے اس لمحے کو غنیمت سمجھنا چاہئے''...... عمران نے ایک بار پھر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب تمہیں مجھ سے آئندہ شکایت نہ ہو گی۔ یہ میرا وعدہ ہے''...... جولیا

نے کہا۔

''تو پھر کیا خیال ہے بیرونی مشن پر میرے ساتھ جاؤ گی یا نہیں''.....عمران نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''ہاں ضرور جاؤں گی''.....جولیا نے ہنستے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہوٹل سے چائے آ گئی تھی اور پھر سب نے خوشگوار ماحول میں چائے پینی شروع کر دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''صفدر بول رہا ہوں''.....صفدر نے کہا۔

''ایکسٹو۔ عمران یہاں موجود ہے''.....دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

''یس سر''.....صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

''نیشنل لیبارٹری سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کام کرنے والے تمام چند گھنٹوں کے لئے بے ہوش ہو گئے ہیں لیکن جب انہیں ہوش آیا تو وہاں ہر چیز او کے تھے۔ تمام حفاظتی انتظامات بھی کام کر رہے تھے اور نہ یہ کوئی اندر داخل ہوا اور نہ ہی کسی چیز کو چھیڑا گیا تم فوراً وہاں پہنچو اور انکوائری کر کے مجھے رپورٹ دو''.....دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''کیا ہوا ہے عمران صاحب''.....صفدر نے پوچھا۔

''نیشنل لیبارٹری پر اٹیک ہوا ہے لیکن وہاں سے کچھ حاصل نہیں کیا گیا۔ اب مجھے وہاں جا کر چیکنگ کرنا پڑے گی کہ یہ سب کیوں ہوا ہے''.....عمران نے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

دل پھولوں کی بستی

خواتین کی مقبول مصنفہ **نگہت عبداللہ** کا انتہائی خوبصورت اور طویل ناول، **دل پھولوں کی بستی**، جس نے مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کیے، جلد کتاب گھر پر آ رہا ہے۔ اسے کتاب گھر پر **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

کیپٹل ایجنسی کا چیف اپنے آفس میں موجود تھا کہ سامنے میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''سر۔ جان کلے اور سوزین آپ کو مشن کی فائنل رپورٹ دینا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''بھیج دو انہیں''...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور پھر پہلے سوزین اور اس کے پیچھے جان کلے اندر داخل ہوا۔ دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں چیف کو سلام کیا۔

''بیٹھو''...... چیف نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تمہاری رپورٹ مجھے مل گئی ہے اور پراگ نے بھی تفصیلی رپورٹ دے دی ہے۔ پھر فائنل رپورٹ کیا ہوتی ہے''...... چیف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کرنے کی اجازت لینا چاہتے ہیں''...... جان کلے نے کہا تو چیف بے اختیار چونک پڑا۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے کیا انہوں نے تمہارا سراغ لگا لیا ہے''۔ چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ نہیں چیف۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے۔ ہم تو وہاں سوائے کمرے کے ویٹر کے اور کسی سے ملے تک نہیں اور نہ ہی وہاں ہمارے بارے میں کوئی جانتا ہے''...... جان کلے نے کہا۔ سوزین خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

''تو پھر اس اجازت کی وجہ''...... چیف نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ اس مشن میں ہمیں دراصل کام کرنے کا موقع ہی نہیں ملا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر کے ایکریمیا کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس سے نجات دلا دیں''...... جان کلے نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ جسے انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے تم خود اسے اوپن کر دو''...... چیف نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف وہ مشن تو ختم ہو گیا۔ اب اس کا کوئی تعلق ہمارے ساتھ نہیں رہا۔ ہم تو علیحدہ مشن کی بات کر رہے ہیں''...... جان کلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ جو آلہ تم لے آئے ہو اس آلے کو ایکریمیا کی ایک لیبارٹری میں بھجوا دیا گیا ہے اور اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے اور ابھی تمہارے آنے سے پہلے یہ رپورٹ ملی ہے کہ گو یہ آلہ ابتدائی شکل میں تھا لیکن ہمارے ماہر سائنسدانوں نے اس کا فارمولا ٹریس کر لیا ہے اور اب اس لیبارٹری میں ہی اس آلے کو تیار کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے کیونکہ یہ آلہ ہر لحاظ سے انتہائی شاندار ایجاد ہے اس لئے اب حکومت یہ نہیں چاہتی کہ پاکیشیا کو کسی بھی طرح اس بات کا علم ہو سکے کہ یہ آلہ ایکریمیا پہنچ چکا ہے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک لمحے کا توقف کئے بغیر اس لیبارٹری پر چڑھ دوڑے گی اور یہ لیبارٹری ایکریمیا کے لئے اس قدر اہم ہے کہ وہ اسے کسی صورت بھی نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اس لئے فی الحال تم یہ سب باتیں بھول جاؤ ہمیں

بالکل خاموش رہنا ہے تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی صورت بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے چرایا ہے اور اب وہ کہاں ہے جبکہ تم وہاں جا کر ان کے خلاف کام شروع کر دیا تو وہ لامحالہ تمہارے ذریعہ اصل معاملہ تک پہنچ جائیں گے۔ اس طرح حکومت ایکریمیا کے لئے بہت مشکل ہو جائے گی''...... چیف نے کہا۔

''آپ درست کہہ رہے ہیں چیف''...... جان کلے نے جواب دیا۔

''سنو۔ میں تم دونوں کی بے چینی کو سمجھتا ہوں اور میرا وعدہ ہے کہ اس بار پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بھی مشن پر ایکریمیا میں آئی تو یہ کیس تمہیں ہی دیا جائے گا''...... چیف نے کہا تو جان کلے اور سوزین دونوں کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... چیف نے کہا۔

''سٹار کارپوریشن سے ہارڈی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سٹار کارپوریشن۔ ٹھیک ہے کراؤ بات''...... چیف نے چونک کر کہا۔

''ہیلو سر۔ میں ہارڈی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''لیں۔ کیوں کال کیا ہے''...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

''سر۔ پاکیشیا کے سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران نے سٹار کارپوریشن سے کیپٹل ایجنسی کے سپر ایجنٹ جان کلے اور سوزین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے لیکن چونکہ آپ کے حکم پر سٹار کارپوریشن سے سی اے اور اس کے بارے میں تمام معلومات آف کر دی گئی ہیں اس لئے اسے یہ جواب دیا گیا ہے کہ اس نام کی کوئی ایجنسی ایکریمیا میں نہیں ہے اور نہ ہی جان کلے اور سوزین کے نام ہماری کسی لسٹ میں شامل ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کیا اس نے جان کلے اور سوزین کے نام خود لئے تھے''۔ چیف نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے جان کلے اور سوزین دونوں چونک پڑے۔ اسی لمحے چیف نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''لیں سر۔ اس نے نہ صرف نام لئے تھے بلکہ ان دونوں کے حلئے بھی تفصیل سے بتائے تھے''...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور تو کسی ایجنسی کے پاس ہماری تفصیلات نہیں ہیں''۔ چیف نے کہا۔

''نہیں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے''...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کس نے ہمارے نام اور حلیئے بتائے ہیں سر''...... جان کلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی سیکرٹ ایجنٹ علی عمران نے''...... چیف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو ہم سے ٹکرایا تک نہیں اور ہم نے کوئی ایسا کام بھی نہیں کیا جس سے وہ کوئی بات سمجھ سکتا''۔ جان کلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اسی سے تم اس کی ذہانت اور کارکردگی کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ اسے نہ صرف تمہارے بارے میں سب کچھ معلوم ہے بلکہ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا تعلق کیپٹل ایجنسی سے ہے حالانکہ کیپٹل ایجنسی کے بارے میں سوائے چند افراد کے اور کوئی نہیں جانتا۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بہر حال اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ ہم نے ان کا ایک آلہ اڑا لیا ہے''...... چیف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے چیف۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہو سکتا ہے''۔ جان کلے نے کہا۔

''جو کچھ بھی ہے اب وہ لامحالہ اس آلے کے پیچھے ایکریمیا آئیں گے''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ وہ اس آلے کے پیچھے کیا کرنے آئیں گے انہیں بھی معلوم ہوگا کہ اس آلے کی مدد سے فارمولا حاصل کر لیا گیا ہوگا اور اس فارمولے کی سینکڑوں کاپیاں بھی ہو سکتی ہیں''...... سوزین نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ پھر وہ کیوں تمہارے بارے میں معلومات حاصل کر رہے ہیں''...... چیف نے کہا۔

''وہ یقیناً انتقام لینے کے ارادے سے یہ سب کچھ کر رہے ہوں گے لیکن چیف انہیں یہاں آنے دیں۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ وہ کس طرح یہاں سے بچ کر نکل سکتے ہیں''...... سوزین نے کہا۔

''نہیں تمہارا خیال غلط ہے جس حد تک میں جانتا ہوں یہ لوگ انتقامی کارروائیوں کے قائل نہیں ہیں۔ البتہ اب یہ بات طے ہے کہ یہ لوگ اس لیبارٹری کے خلاف کام کرنے یہاں آئیں گے''۔ چیف نے کہا۔

''تو پھر ہمیں اجازت دیں چیف۔ ہم ان کا خاتمہ یہیں کر سکتے ہیں''...... جان کلے نے بڑے بے چین لہجے میں کہا۔

''یہ لوگ براہ راست اپنے ٹارگٹ پر کام کرتے ہیں اور ہمیں تو خود معلوم نہیں ہے کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے۔ لیکن یہ لوگ لازماً معلوم کر لیں گے اور پھر براہ راست وہاں پہنچیں گے اور اگر یہ یہاں آئے تو ان کا خاتمہ ضروری ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ان کے خاتمے کا مشن تمہیں دیتا ہوں لیکن یہ سن لو کہ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں اور معمولی سا موقع ملتے ہی ہر قسم کی سچویشن کو تبدیل کرنے کے ماہر ہیں اس لئے تم نے اپنے سیکشن کو بھی ہدایات دینی ہیں اور خود بھی تم اچھی طرح سن لو کہ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہیں ملنی چاہئے''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی ہوگا۔ آپ بے فکر رہیں۔ ان کا خاتمہ اب ان کا مقدر ہو چکا ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''ٹھہرو۔ میں معلوم کر کے بتاتا ہوں کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے''۔ چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر دیئے۔

''یس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز جان کلے اور سوزین کو بھی سنائی دے رہی تھی۔

''ڈیفنس سیکرٹری سے میری بات کراؤ''...... چیف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

''ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کریں سر''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ چیف آف کیپٹل ایجنسی نارمن دوڈ بول رہا ہوں''۔ چیف نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا بات ہے مسٹر وڈ۔ کیوں کال کیا ہے''...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

''جناب۔ پاکیشیا سے جو آلہ ہماری ایجنسی نے حاصل کیا تھا اس کی حفاظت کے لئے میں نے اپنے ایک سپر سیکشن کی ڈیوٹی لگائی تھی کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس آلے کے بارے میں علم ہو گیا تو وہ لازماً اسے واپس حاصل کرنے کے لئے ایکریمیا کا رخ کرے گی اور چونکہ یہ سروس صرف اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھتی ہے اور وہ لامحالہ وہیں پہنچے گی جہاں یہ آلہ آپ نے بھجوایا ہوگا جبکہ ہمیں اس کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے آپ کو کال کی ہے کہ آپ ہمیں اس لیبارٹری کے بارے میں بتا دیں تاکہ ہمارا سپر سیکشن وہاں پہنچ کر نگرانی کرے اور جیسے ہی یہ سروس وہاں پہنچے اس کا خاتمہ کر دے''...... چیف نے کہا۔

''انہیں کیسے معلوم ہوگا جبکہ پہلے آپ نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق تو فیکٹری والوں کو بھی علم نہ ہو سکے گا کہ کوئی آلہ وہاں سے حاصل کیا گیا ہے یا نہیں''...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

''جناب۔ ہمیں ہر امکان پر نظر رکھنی پڑتی ہے اس لئے اس امکان کے بارے میں پہلے سے انتظامات کرنے ضروری ہیں''...... چیف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بتا دیتا ہوں۔ لیکن یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ یہ لیبارٹری ایکریمیا کی ریاست مشی گن میں ہے۔ جھیل مشی گن کے کنارے پر ریاست مشن گن کے سب سے بڑے شہر لانسنگ کے شمالی پہاڑی حصے میں ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہاں کا انچارج کون ہے اور وہاں کا سیکورٹی انچارج کون ہے تاکہ میں ان سے رابطہ کر سکوں''...... چیف نے کہا۔

''لیبارٹری انچارج ڈاکٹر وسکان اور سیکورٹی انچارج کرنل جیکسن ہیں۔ لیکن آپ نے لیبارٹری کے معاملات میں قطعی کوئی مداخلت نہیں کرنی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیس سر۔ ہم باہر ہی سے نگرانی کریں گے جناب''...... چیف نے کہا۔

''او کے۔ میں رابطہ کی حد تک ڈاکٹر دسکان اور کرنل جیکسن کو آپ کے بارے میں اطلاع دے دیتا ہوں۔ آپ رابطے کے لئے فون نمبر نوٹ کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

''تھینک یو سر''...... چیف نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم کر دیا گیا اور چیف نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''تم نے سن لی تفصیل۔ اب تم نے لانسنگ میں ڈیرے ڈالنے ہیں۔ اس بار میں ہر قیمت پر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ چاہتا ہوں''...... چیف نے کہا۔

''چیف۔ آپ ہم پر کوئی پابندی نہ لگائیں۔ ہم پورے ایکریمیا میں ان کو ٹریپ کریں گے اور ہم ان کی لاشیں آپ کے سامنے رکھ دیں گے''...... جان کلے نے کہا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوگا کہ وہ کب آئے اور کہاں پہنچے ہیں''۔ چیف نے کہا۔

''میں پاکیشیا میں ان کی نگرانی کراؤں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ پہلے تو آپ نے ہم پر پابندی لگا دی تھی ورنہ ہم مشن مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ وہاں ان کا بھی خاتمہ کر کے ہی واپس آتے''...... جان کلے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے ان کی لاشیں چاہئیں۔ باقی تمہاری مرضی جو چاہے کرتے رہو''...... چیف نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ بے فکر رہیں اور ہمیں اجازت دیں''۔ جان کلے نے اٹھتے ہوئے کہا تو چیف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی سوزین بھی اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور پھر وہ دونوں سلام کر کے مڑے اور آفس سے باہر نکل گئے۔

☆☆☆

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی جبکہ میز کی دوسری طرف کرسی پر بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''عمران صاحب۔ کیا یہ بات یقینی ہے کہ یہ آلہ چرایا گیا ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''ہاں۔ میں نے وہاں تفصیلی تحقیق کی ہے۔ پہلے نیشنل لیبارٹری کی تمام دفاعی مشینری کو باقاعدہ زیرو کیا گیا ہے اور پھر وہاں وسیع رینج میں پھیل کر کام کرنے والی بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی گئی ہے اور پھر یہ آلہ چرایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر میں ان کی تعداد کو کم کر دیا گیا تاکہ چیک نہ ہو سکے۔ لیکن انہیں یہ خیال نہیں رہا کہ اس کمپیوٹر میں جنرل سٹاک کے اعداد و شمار بھی موجود تھے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ایک آلہ چرایا گیا ہے۔ وہاں باقاعدہ ایک کار اور اسٹیشن ویگن کے ٹائروں کے نشان بھی چیک کیے گئے ہیں۔ کار کے ٹائروں کے نشان بتا رہے ہیں کہ یہ جیگوار کار ہے اس لئے میں نے پوری ٹیم کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ شہر میں موجود جیگوار کاروں کو چیک کریں کیونکہ یہ کاریں ابھی حال ہی میں آئی ہیں اور خاصی مہنگی ہونے کی وجہ سے ان کی تعداد بھی خاصی کم ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف۔ صدیقی نے اطلاع دی ہے کہ اس نے اس کار کو ڈھونڈ نکالا ہے جس کے ٹائروں کے نشانات نیشنل لیبارٹری

کے باہر پائے گئے تھے۔صدیقی نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق یہ کار سٹار رینٹ کار کمپنی سے کیش سیکورٹی دے کر حاصل کی گئی تھی اور اسے حاصل کرنے والا ایک ایکریمین سیاح تھا جس کے پاس رابرٹ کے نام سے کاغذات تھے۔کاغذات کی ایک نقل رینٹ کار کمپنی کے پاس موجود ہے جو صدیقی نے حاصل کر لی ہے۔کار واپس کمپنی کے پاس پہنچ چکی ہے اور کمپنی والوں نے بتایا ہے کہ انہیں فون پر اطلاع دی گئی کہ کار ائیر پورٹ پر موجود ہے وہاں سے حاصل کر لیں۔چنانچہ ان کا آدمی ائیر پورٹ گیا اور وہاں سے کار لے آیا۔اس کے بعد صدیقی ائیر پورٹ گیا۔وہاں سے اسے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق کار میں ایک ایکریمین جوڑا سوار تھا۔صدیقی نے ائیر پورٹ سے ان کے کاغذات کی نقل حاصل کی ہے۔ان کاغذات کے مطابق مرد کا نام جان کلے اور عورت کا نام سوزین ہے اور دونوں ولنگٹن کے رہنے والے ہیں''......جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''صدیقی نے اس کار کو کیسے پہچانا''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سر۔اس نے نیشنل لیبارٹری سے دو میل پہلے ایک پٹرول پمپ سے جیگوار کار کے بارے میں پوچھا تو اسے بتایا گیا کہ ایک نئی جیگوار کار کو جس پر سٹار رینٹ کار کمپنی کا مخصوص سٹیکر موجود تھا پہلے نیشنل لیبارٹری والے ایریئے کی طرف جاتے دیکھی گئی اور پھر واپس جاتے ہوئے دیکھی گئی۔پمپ بوائے نے بتایا کہ اس کار میں جاتے ہوئے تین افراد تھے اور تینوں ایکریمین تھے جن میں ایک ڈرائیور تھا جبکہ ایک ایکریمین جوڑا عقبی سیٹ پر موجود تھا جبکہ واپسی کے وقت اس کار میں صرف ایکریمین جوڑا تھا۔مرد کار ڈرائیو کر رہا تھا اور ایکریمین عورت ساتھ بیٹھی ہوئی تھی''......جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔صدیقی نے واقعی کام کیا ہے۔صدیقی نے ائیر پورٹ سے جو کاغذات حاصل کئے ہیں ان کی نقلیں تمام ممبران کو پہنچا دو اور انہیں کہو کہ وہ انہیں ہوٹلوں میں تلاش کرائیں کہ یہ کس ہوٹل میں ٹھہرے رہے ہیں اور کب آئے تھے۔ان کاغذات کی ایک نقل دانش منزل بھجوا دو''......عمران نے کہا۔

''یس چیف''......جولیا نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''تو یہ ساری گیم کیپٹل ایجنسی کی ہے''......عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''فارن ایجنٹ جوزف نے تو بتایا ہے کہ باوجود انتہائی کوشش کے اسے کیپٹل ایجنسی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا پھر آپ نے کیسے اندازہ لگا لیا''......بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ بات تو طے ہے کہ کیپٹل ایجنسی ہے۔یہ ایکریمیا کی سپر ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے اور جس انداز میں یہ کام کیا گیا ہے اس سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس آلے کو چرانے کے لئے انتہائی جدید ترین اور طاقتور مشینری استعمال کی گئی ہے اور یقیناً اس لیبارٹری کا کوئی آدمی مخالفوں کے ہاتھوں فروخت ہوا ہے۔میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شہباز کو کہا ہے کہ وہ لیبارٹری میں کام کرنے والے تمام چھوٹے بڑے افراد کی چیکنگ کرائے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد آپریشن روم میں سیٹی کی مخصوص آواز سنائی دی تو وہ دونوں سمجھ گئے کہ بیرونی باکس سے کوئی چیز اندر بھجوائی گئی ہے۔بلیک زیرو نے جھک کر میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر

دراز بند کی اور پیکٹ عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے پیکٹ کھولا تو اندر کاغذات تھے۔ عمران نے انہیں غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ کاغذات جان کلے اور سوزین کے تھے۔

''وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا''...... عمران نے کاغذات کو میز پر رکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے میز کی دوسری دراز سے سرخ جلد والی ضخیم ڈائری نکالی اور عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے ڈائری اٹھائی اور اسے کھول دیکھنے لگا۔ پھر اس نے ایک صفحے کو غور سے دیکھا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے ڈائری کو الٹا کر میز پر رکھا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''سٹار کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سپیشل لائف ممبر۔ سرکاری ایجنسیوں کے سیکشن سے رابطہ کرائیں''...... عمران نے کہا۔

''لیس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

''ہیلو۔ ہارڈی بول رہا ہوں۔ گورنمنٹ سیکرٹ ایجنسیز سیکشن''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ سپیشل لائف ممبر''۔ عمران نے کہا۔

''لیس سر۔ فرمایئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ایکریمیا کی ایک سپر ٹاپ سیکرٹ ایجنسی ہے کیپٹل ایجنسی جسے عرف عام میں سی اے کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل بتائیں اور اس ایجنسی کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ ہیں۔ ایک مرد جس کا نام جان کلے اور دوسری عورت ہے جس کا نام سوزین ہے ان کے بارے میں بھی تفصیل بتائیں''...... عمران نے کہا۔

''میں چیک کرلوں جناب، اس نام کی ایجنسی میرے ذہن میں نہیں ہے'' دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو سر''...... چند لمحوں بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

''لیس''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں نے مکمل چیکنگ کرلی ہے۔ اس نام کی ایجنسی کا کوئی بائیو ڈیٹا ہمارے پاس نہیں ہے اور جو نام آپ نے بتائے ہیں ان کے بارے میں بھی کوئی بائیو ڈیٹا موجود نہیں ہے۔ آپ کو اگر ان کے حلیئے معلوم ہوں تو وہ بتا دیں۔ شاید ان حلیوں کی مدد سے وہ چیک ہو جائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کاغذات پر موجود ان کی تصویروں کو دیکھتے ہوئے ان کے حلیئے بتا دیئے۔

''میں چیک کرتا ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... تھوڑی دیر بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

''لیس''...... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ ان حلیوں کے افراد ہمارے ریکارڈ میں موجود نہیں ہیں'' ...... ہارڈی نے جواب دیا۔

''او کے'' ...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر ڈائری اٹھائی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے ڈائری کو بند کر کے واپس میز پر رکھا اور ایک بار پھر فون کا رسیو اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لائٹ کلب'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مارک سے بات کراؤ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں'' ...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو مارک بول رہا ہوں'' ...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) فرام پاکیشیا بول رہا ہوں'' ...... عمران نے کہا۔

''اوہ آپ پرنس عمران۔ فرمایئے۔ آپ کی کال میرے لئے انتہائی مسرت کا باعث ہوتی ہے'' ...... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آج کل لائٹ کلب کی معیشت خاصی کمزور جا رہی ہے'' ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے۔ ان دنوں عالمی کساد بازاری کی وجہ سے معاملات خراب ہیں'' ...... مارک نے جواب دیا۔

''پھر تو مجھے فون بند کر دینا چاہئے کیونکہ تم نے تمام نقصان مجھ سے ہی پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے'' ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مارک بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ تو پرنس ہیں۔ آپ کو کیا فرق پڑتا ہے'' ...... مارک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ابھی کنگ صاحب زندہ ہیں اور حساب میں بڑے سخت ہیں۔ بہرحال ایک اہم کام ہے تمہارے لئے۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا لیکن کام میری مرضی کا'' ...... عمران نے کہا۔

''آپ کو معلوم تو ہے عمران صاحب کہ مارک کیا کر سکتا ہے اور کیا نہیں۔ آپ حکم فرمائیں'' ...... مارک نے کہا۔

''ایکریمیا کی ایک ایجنسی ہے سی اے۔ جس کا پورا نام کیپٹل ایجنسی ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو'' ...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح۔ اس کا چیف نارمن وڈ میرا دوست ہے'' ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور اس کے دو ایجنٹ ہیں جان کلے اور سوزین۔ انہیں بھی جانتے ہو'' ...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ ایک گھنٹہ پہلے میرے ہی آفس میں تھے۔ پھر یہاں سے وہ سی اے کے ہیڈ کوارٹر گئے ہیں'' ...... مارک نے جواب دیا۔

''اب اصل کام سن لو۔ سی نے جان کلے اور سوزین کے ذریعے پاکیشیا سے ایک سائنسی دفاعی آلہ چرایا ہے۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ

یہ آلہ کہاں پہنچایا گیا ہے لیکن رپورٹ حتمی چاہئے''۔عمران نے کہا۔

''کیا آپ دس لاکھ ڈالر دے سکتے ہیں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''بشرطیکہ تفصیلی اور حتمی معلومات مل جائیں''......عمران نے کہا۔

''آپ کو اگر مجھ پر اعتماد نہیں ہے تو پھر آپ پلیز فون بند کر دیں آپ کو معلوم ہے کہ پورے ایکریمیا میں میری شہرت کی وجہ یہی ہے کہ میں بغیر تصدیق کئے منہ سے بھاپ تک نہیں نکالتا''......مارک نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔دس لاکھ ڈالر پہنچ جائیں گے۔اکاؤنٹ اور بینک کی تفصیل بتا دو''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے بتا دی گئی اور سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے خود بخود یہ تفصیل نوٹ کر لی تھی۔

''کب تک معلومات مل جائیں گی''......عمران نے پوچھا۔

''آپ دو گھنٹے بعد مجھے فون کر کے پوچھ لیں کہ کب تک یہ معلومات مل سکتی ہیں''......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''فارن ایجنٹ سے کہہ دو کہ وہاں کے اکاؤنٹ سے دس لاکھ ڈالر مارک کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا۔پھر تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر مارک سے رابطہ کیا۔

''مارک بول رہا ہوں''......مارک کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''اوہ عمران آپ کا شکریہ۔آپ کو ارسال کردہ رقم میرے اکاؤنٹ میں پہنچ چکی ہے۔مجھے اس کی باضابطہ اطلاع دے دی گئی اور یقیناً یہ بات آپ کے لئے مسرت کا باعث ہو گی کہ آپ کا کام بھی ہو گیا ہے''......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے ساتھ ساتھ بلیک زیرو بھی بے اختیار چونک پڑا۔

''اتنی جلدی''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ محض اتفاق ہے۔مجھے معلوم ہے کہ سی اے ڈیفنس سیکرٹری کے تحت کام کرتی ہے اور ڈیفنس سیکرٹری کی سپیشل سیکرٹری میری خاص مخبر ہے۔میں نے اسے فون کیا تو اس نے مجھ سے دوگنا رقم مانگی اور کہا کہ وہ ابھی سب کچھ بتا سکتی ہے۔میں نے رقم دینے کی حامی بھری تو اس نے بتایا کہ سی اے چیف وڈ نے ڈیفنس سیکرٹری کو ابھی تھوڑی دیر پہلے فون کیا اور انہیں بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس آلے کی واپسی کے لئے کام کر سکتی ہے اس لئے اس نے اس آلے کی حفاظت کے لئے اپنے سپر سیکشن کی ڈیوٹی لگائی ہے اور اس کے مطابق چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے ٹارگٹ پر کام کرتی ہے اس لئے اسے معلوم ہونا چاہئے کہ یہ آلہ کس لیبارٹری میں ہے۔جس پر ڈیفنس سیکرٹری نے اسے بتایا کہ یہ آلہ ریاست مشی گن میں مشی گن جھیل کے کنارے پر ریاست کے سب سے بڑے شہر لانسنگ کے شمالی پہاڑی علاقے میں واقع لیبارٹری میں موجود ہے اور لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر

وسکان ہے اور اس کا سیکورٹی انچارج کرنل جیکسن ہے۔ چونکہ سپیشل سیکرٹری یہ سب کچھ سنتی رہی تھی اس لئے اسے سب کچھ یاد تھا''...... مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے واقعی کام کی بات کی ہے''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تھینک یو۔ آپ چونکہ معاوضہ میری مرضی کا اور فوری ادا کرتے ہیں اس لئے آپ کو یہ اپنی طرف سے بتا دو کہ سی نے جان کلے اور سوزین اور اس کے سیکشن کو حکم دیا ہے کہ وہ مشی گن پہنچ جائیں۔ ان کا مشن کا خاتمہ ہوگا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہ حکم کیسے دیا جا سکتا ہے۔ ان کے مطابق تو ہمیں مشی گن کے بارے میں کسی طرح بھی معلوم نہیں ہو سکتا''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی مارک کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔

''سی اے کے چیف وڈ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصی طور پر آپ لازماً یہ بات معلوم کر لیں گے اور اس لئے اس نے ڈیفنس سیکرٹری سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھا تھا''۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''تمہیں کیسے معلوم ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا تھا کہ جان کلے اور اس کی بیوی سوزین دونوں میرے کلب میں آئے تھے۔ پھر یہاں سے اٹھ کر وہ سی اے کے ہیڈ کوارٹر گئے تھے اور پھر وہاں سے واپسی پر دوبارہ میرے پاس آئے تھے۔ وہ دونوں میاں بیوی ایک خاص کاک ٹیل شراب بے حد پسند کرتے ہیں اور یہ کاک ٹیل صرف میرے ہی کلب میں تیار کی جاتی ہے۔ وہ اکثر فارغ ہونے پر لازماً میرے کلب آتے ہیں۔ اب بھی وہ واپس میرے پاس اس لئے آئے تھے کہ وہ زیادہ مقدار میں شراب تیار کرا کر ساتھ لے جانا چاہتے تھے۔ میرے پوچھنے پر انہوں نے جو کچھ بتایا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ البتہ جان کلے نے کہا کہ اس نے کہا کہ اس نے چیف سے اجازت لے لی ہے کہ وہ کس خاص ایریئے تک محدود نہیں رہے گا بلکہ پورے ایکریمیا میں آپ کے خلاف کارروائی کرے گا۔ اس نے بتایا کہ اس کا پاکیشیا میں کوئی گروپ ہے جس سے وہ آپ کی نگرانی کرائے گا اور پھر جیسے ہی آپ ایکریمیا کے لئے روانہ ہوں گے وہ ہر لمحہ آپ کی نگرانی کرائے گا اور پھر جیسے ہی آپ ایکریمیا پہنچیں گے تو آپ کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائے گی اور یہ کارروائی اس وقت ختم ہوگی جب تک آپ کا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ نہیں ہو جاتا جبکہ اس کا سیکشن ریاست مشی گن میں رہے گا اور وہاں آنے والے ہر آدمی کو باقاعدہ چیک کیا جائے گا''...... مارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ جان کلے اور سوزین دونوں کہاں رہتے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''ان کا کچھ پتہ نہیں ہے۔ ویسے ان کی رہائش گاہ تو وُلنگٹن میں ہی ہے۔ تھرٹی ون ایونیو کارسٹو وڈ ولنگٹن پر لیکن وہ وہاں کم ہی رہتے ہیں''...... مارک نے جواب دیا۔

''ان کا سیکشن انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''براگ۔ انتہائی ہوشیار اور تیز طرار آدمی ہے''...... مارک نے جواب دیا۔

''اگر جان کلے اور سوزین کو تلاش کرنا ہو تو کیسے کیا جا سکتا ہے''..... عمران نے پوچھا۔

''مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ وہ سپر ایجنٹ ہیں''..... مارک نے جواب دیا۔

''اوکے۔ شکریہ''..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اب آپ اس آلے کو واپس لے بھی آئیں تب بھی ایکریمیا نے اس کا فارمولا تو حاصل کر ہی لیا ہوگا''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''یہ فارمولا ابھی اسی لیبارٹری میں ہی ہوگا اس لئے اس لیبارٹری کو ہی اڑا دیا جائے گا تو فارمولا کور ہو جائے گا''..... عمران نے کہا۔

''لیکن پھر ایکریمیا دوسارہ اس کے پیچھے لگ جائے گا''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اور اس بار وہ ہماری فیکٹری بھی تباہ کر دیں گے''..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر لگا لیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب آخری چارہ کار یہی رہ گیا ہے''..... عمران نے چند لمحوں بعد آنکھیں کھول کر سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

''کیا عمران صاحب''..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ اس آلے کی تیاری کی فیکٹری کو نیشنل لیبارٹری کے ایریئے سے کہیں اور شفٹ کر دیا جائے اور ساتھ ہی یہ بات بھی از خود سامنے لائی جائے کہ اس آلے کی تیاری صدر ایکریمیا کی درخواست پر ہمیشہ کے لئے ختم کر دی گئی ہے''..... عمران نے کہا۔

''اس سے کیا ہوگا۔ ایکریمیا تو یہ آلہ بناتا رہے گا اور ایکریمیا سے آلہ کافرستان بھی پہنچ سکتا ہے''..... بلیک زیرو نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس سرکاری طور پر یہ مشن مکمل نہیں کرے گی کیونکہ ہمارے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ سی اے یہ آلہ یہاں سے اڑا لے گئی ہے البتہ یہ مشن اب ٹائیگر، جوزف اور جوانا مکمل کریں گے''..... عمران نے کہا۔

''اور آپ''..... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ہم بے چارے قلی ہونے میں ہی خوش ہو جاتے ہیں۔''عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''تو آپ ان کے ساتھ بطور قلی ہو جائیں گے''..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مجھے تو جانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن یہ تینوں مجھے اس حیثیت سے قبول نہیں کریں گے۔ خاص طور پر جوزف۔ اس لئے یہ تینوں اس لیبارٹری کا خاتمہ بالخیر کریں گے جبکہ میں اپنی ٹیم کے ساتھ سی اے کا خاتمہ بالخیر کرنے کا پروگرام فائنل کروں گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ کی ٹیم میں کون کون شامل ہوگا''..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''جولیا ویسے ہی میرے ساتھ بیرونی ملک مشن پر جانے سے انکاری ہو گئی ہے اور جولیا کے ساتھ ساتھ تنویر کو بھی شامل سمجھو۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کو اکیلے لے جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس بار فور سٹارز کو سیر کرائی جائے''..... عمران نے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا چاروں بیرونی مشنریز کام کرنے کی وجہ سے بے حد منجھے ہو گئے ہیں اور وہاں آپ کا مقابلہ ا کریمیا کی سب بے ٹاپ ایجنسی سی اے سے ہوگا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تو تمہارا خیال ہے کہ فوراسٹارز اس قابل بھی نہیں رہے کہ وہ سیکرٹ سروس کا کوئی مشن مکمل کر سکیں'' عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے یہ نہیں کہا۔ میں تو صرف تجربے کی بات کر رہا ہوں''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر پوری ٹیم کو لے جاتے ہیں''......عمران نے کہا۔

''آپ ایسا کریں کہ ٹیم میں سے کسی کو ساتھ نہ لے جائیں البتہ خود ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ چلے جائیں۔ اتنا ہی کافی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر تو یہ بات سامنے آجائے گی کہ ا کریمیا کی لیبارٹری کو پاکیشیا سیکرٹ سروس نے تباہ کیا ہے اور میں یہی بات تو نہیں چاہتا''۔ عمران نے کہا۔

''آپ کی بات درست ہے لیکن عمران صاحب آپ کی عدم موجودگی میں جوانا اور جوزف کو سنبھالنا ٹائیگر کے لئے ناممکن ہو جائے گا''......بلیک زیرو نے کہا۔

''تو پھر ٹائیگر کو اکیلا بھیج دیتا ہوں''......عمران نے کہا۔

''آپ مجھے اجازت دے دیں۔ میں اکیلا جا کر اس لیبارٹری کو تباہ کر دوں گا''۔ بلیک زیرو نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''......عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جوزف بول رہا ہوں چیف۔ رانا ہاؤس سے''......دوسری طرف سے فارن ایجنٹ جوزف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''......عمران نے چونک کر کہا کیونکہ جوزف کی اس طرح اچانک کال بتا رہی تھی کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

''چیف۔ عمران صاحب نے لائٹ کلب کے مارک سے جو معلومات خریدی ہیں ان کا علم سی اے کو ہو گیا ہے اور سی نے مارک کو اس کے آفس سے جبراً اغوا کیا اور ابھی تھوڑی دیر پہلے مارک کی مسخ شدہ لاش لائٹ کلب کے سامنے سڑک پر پھینک دی گئی ہے اور اس پر سی اے کا مخصوص کارڈ لگا ہوا ہے۔ میں نے عمران صاحب کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہاں ان کے باورچی نے بتایا کہ وہ موجود نہیں ہیں اس لئے میں آپ کو کال کر رہا ہوں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تمہیں اس کا علم کیسے ہوا ہے''......عمران نے پوچھا۔

''لائٹ کلب کا اسسٹنٹ مینجر جونی مارک کا چھوٹا بھائی ہے اور وہ میرا گہرا دوست ہے۔ میں اکثر لائٹ کلب اس سے ملنے جاتا رہتا ہوں۔ میں روٹین میں وہاں گیا تو جونی بے حد پریشان تھا۔ اس نے میرے سامنے ڈیفنس سیکرٹری کو فون کر کے درخواست کی کہ اس کے بھائی کو رہا

کر دیا جائے لیکن ڈیفنس سیکرٹری نے سی اے کے معاملات میں مداخلت کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ پھر جونی نے سی اے کے چیف کو فون کیا تو اس نے جونی کو بتایا کہ اس کے بھائی نے ایکریمیا کے انتہائی اہم سرکاری راز دس لاکھ ڈالر کے عوض پاکیشیا کے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ عمران کو فروخت کئے ہیں اور اس نے انتہائی تشدد کے بعد اس کا اعتراف بھی کر لیا ہے۔ چنانچہ سزا کے طور پر اسے ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کی لاش بھیجی جا رہی ہے اور ساتھ ہی اس نے جونی کو دھمکی دی کہ اگر آئندہ لائٹ کلب نے ایسا کوئی کام کیا تو پورے کلب کو میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا اور پھر یہ اطلاع ملی کہ مارک کی انتہائی مسخ شدہ لاش کلب کے سامنے سڑک پر پھینک دی گئی ہے اور اس پر سی اے کا مخصوص کارڈ لگا ہوا ہے۔ میرے پوچھنے پر جونی نے وہی کچھ بتایا جو میں پہلے آپ کو بتا چکا ہوں''۔ جوزف نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کس طرح چیکنگ کی گئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سی اے کے چیف بقول کال ٹریس کی گئی ہے''۔ جوزف نے جواب دیا۔

''تم کہاں سے بات کر رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''میں سپیشل فون سے بات کر رہا ہوں''...... جوزف نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ عمران کو آگاہ کر دیا جائے گا''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ سی اے کا بڑا سخت کنٹرول ہے ایکریمیا میں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں اور اب انہیں مارک کی موت کا حساب دینا ہوگا۔ اب میں خود ان کا بھی خاتمہ کروں گا اور لیبارٹری کا بھی''...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران کا لہجہ عام انداز سے زیادہ سخت تھا۔

''یس سر''...... جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایکریمیا میں ایک اہم مشن کے لئے ٹیم عمران کی سربراہی میں بھیجی جا رہی ہے۔ کیا تم اس میں شامل ہونا چاہتی ہو یا نہیں۔ صرف ہاں یا نہ میں جواب دو''...... عمران کا لہجہ مزید سرد ہو گیا تھا۔

''یس سر۔ میں ساتھ جاؤں گی''...... جولیا نے فوراً اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

''یہ انتہائی اہم ترین مشن ہے اور اس میں ایکریمیا کی انتہائی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی سی اے کے خلاف کام کرنا ہوگا اس لئے اب بھی وقت ہے۔ لیکن اگر تم مشن کے دوران پھر جذباتی ہوئیں تو تمہارا انجام عبرتناک بھی ہو سکتا ہے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''میں اب جذباتی نہیں ہوں گی سر۔ آپ بے فکر رہیں''۔ دوسری طرف سے جولیا نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تم صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ سے کہہ دو کہ وہ تیار رہیں۔ مشن کے بارے میں عمران تمہیں بریف کرے گا''۔ عمران نے سرد لہجے

میں کہا اور اس کیساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کوئی بات کرتا عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

''ہیلو۔ہیلو۔علی عمران کالنگ۔اوور''......عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔اوور''......تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

''ٹائیگر۔تم نے ایکریمیا کی ریاست مشی گن میں ایک اہم مشن مکمل کرنا ہے۔تم تیار ہو کر رانا ہاؤس پہنچ جاؤ۔تم نے جوزف اور جوانا کے ساتھ وہاں جانا ہے۔اوور''......عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس۔اوور''......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رانا ہاؤس''......دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں جوزف۔میں نے ٹائیگر کو کال کر کے کہا ہے کہ وہ رانا ہاؤس پہنچ جائے۔تم نے اور جوانا نے ٹائیگر کی سرکردگی میں ایکریمیا میں ایک انتہائی اہم مشن سرانجام دینا ہے۔تم بھی تیار رہو اور جوانا کو بھی کہہ دو۔میں وہاں پہنچ رہا ہوں۔پھر میں خود تم تینوں کو اس مشن کے بارے میں بریف کروں گا''۔عمران نے کہا۔

''یس باس''......دوسری طرف سے جوزف نے کہا۔

''تمہیں ٹائیگر کی سرکردگی میں کام کرنے پر کوئی اعتراض تو نہیں ہے''......عمران نے پوچھا۔

''اعتراض کیسا باس۔آپ کے حکم پر تو میں کلنگا شیطان کے ماتحت بھی کام کر سکتا ہوں۔غلام کو صرف آقا کے حکم سے غرض ہوتی ہے باس''......جوزف نے جواب دیا۔

''جوانا سے پوچھ کر بتاؤ کہ اسے تو کوئی اعتراض نہیں ہے''۔عمران نے کہا۔

''اسے کیسا اعتراض ہو سکتا ہے باس''......جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

''پوچھ کر بتاؤ''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس۔ہولڈ کریں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو ماسٹر۔میں جوانا بول رہا ہوں۔آپ نے کیسے یہ سوچ لیا ماسٹر کہ ہمیں آپ کے حکم پر کوئی اعتراض ہو سکتا ہے۔پھر ٹائیگر کے ساتھ تو ہم پہلے بھی کام کرتے رہے ہیں''......چند لمحوں بعد جوانا کی آواز سنائی دی۔

''اوکے۔میں آ رہا ہوں''......عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

☆☆☆

جان کلے اور سوزین دونوں ایک کمرے میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے۔ یہ ان کی ایک خفیہ رہائش گاہ تھی۔ انہوں نے ونگٹن میں چار رہائش گاہیں بنائی ہوئی تھیں اور وہ ان چاروں رہائش گاہوں سے کسی میں اچانک چلے جاتے تھے کیونکہ ونگٹن میں تقریباً پوری دنیا کے ممالک کے ایجنٹ ہر وقت موجود رہتے تھے اور چونکہ وہ سی اے جیسی ٹاپ ایجنسی کے سپر ایجنٹ تھے اس لئے انہیں ہر وقت محتاط رہنا پڑتا تھا۔

''عمران کو اس مارک کے ذریعے نہ صرف ریاست مشی گن اور اس لیبارٹری کا پتہ چل گیا ہے بلکہ وہاں ہمارے سیکشن کی موجودگی کا بھی اسے علم ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود تم یہاں موجود ہو۔ اس کی وجہ''...... سوزین نے اچانک بولتے ہوئے کہا۔

''وہاں پراگ موجود ہے اور وہ انتہائی آسانی سے ان سے نمٹ سکتا ہے جبکہ ہوسکتا ہے کہ مارک کی موت کی اطلاع ان تک پہنچ جائے اور وہ سی اے کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے پہلے یہاں پہنچ جائے''...... جان کلے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ویسے مجھے حیرت ہے کہ مارک نے اتنی آسانی سے سب کچھ اس عمران کو بتا دیا۔ صرف دس لاکھ ڈالر کے عوض۔ یہ تو اتنی بڑی رقم نہیں ہے کہ مارک جیسا آدمی اس کے لئے ایکریمیا کے مفادات کا سودا کرتا''...... سوزین نے کہا۔

''مارک ہمارا بہترین دوست تھا۔ اس کے باوجود اب تک یہ علم نہ ہوسکا تھا کہ وہ دولت کا اس قدر پجاری ہے کہ معمولی سی رقم کے لئے اتنا بڑا اقدام کر سکتا ہے۔ ویسے یہ سب کچھ ہماری وجہ سے ہوا ہے۔ اگر ہماری وجہ سے چیف ڈیفنس سیکرٹری سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہ کرتا تو اسے کبھی معلوم نہ ہوسکتا تھا۔ بہرحال اسے اپنے جرم کی سزا مل گئی ہے''...... جان کلے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جان کلے نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ اس نے اپنے سب ہیڈ کوارٹر کو یہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی کہ وہ آج کی رات یہیں رہے گا اس لئے اس کے نام جو کال ہو یہاں ٹرانسفر کر دی جائے۔

''جان کلے بول رہا ہوں''...... جان کلے نے فون اٹھاتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سے سندر کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... جان کلے نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''سندر بول رہا ہوں جناب''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے سندر''...... جان کلے نے کہا۔

''جناب۔ عمران اپنے پانچ ساتھیوں سمیت جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس وقت ائیرپورٹ پر موجود ہے۔ انہوں نے ونگٹن جانے والی فلائٹ کے لئے سیٹیں بک کرائی ہیں''...... سندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ اصل روپ میں ہیں''...... جان کلے نے کہا۔

''عمران تو اپنے اصل روپ میں ہے۔ باقی افراد کو ہم نہیں جانتے البتہ ان میں ایک عورت سوئس نژاد ہے۔ باقی ایک عورت اور تین مرد مقامی ہیں''...... سندر نے جواب دیا۔

''فلائٹ کی کیا تفصیل ہے''...... جان کلے نے پوچھا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئی۔

''فلائٹ کی روانگی کا وہاں کیا وقت ہے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''اب سے ایک گھنٹے بعد فلائٹ کی روانگی ہے''...... سندر نے جواب دیا۔

''انہوں نے کن ناموں سے بکنگ کرائی ہے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''عمران نے اپنے اصل نام سے اور سوئس نژاد لڑکی کی بکنگ جولیانا فٹز واٹر کے نام سے اور باقی مقامی نام ہیں''...... سندر نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا معاوضہ تمہیں پہنچ جائے گا''۔ جان کلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا۔

''لیس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے ولنگٹن کے لئے ایک فلائٹ اب سے ایک گھنٹے بعد روانہ ہونی ہے اس کی تفصیل میں بتا دیتا ہوں۔ تم ایئر پورٹ سے معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ فلائٹ کس وقت ولنگٹن پہنچے گی اور راستے میں کہاں کہاں رکے گی۔ پوری تفصیل معلوم کر کے بتاؤ''۔ جان کلے نے کہا اور ساتھ ہی فلائٹ کی تفصیل بتا دی۔

''لیس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے نے رسیور رکھ دیا۔

''تمہارا اندازہ درست نکلا ہے کہ وہ براہ راست مشی گن جانے کی بجائے ولنگٹن آ رہے ہیں ورنہ وہ ولنگٹن کی بجائے ناراک جاتے کیونکہ ناراک سے انہیں مشی گن زیادہ قریب پڑتا''...... سوزین نے کہا۔

''اسی لئے تو وہ اصل شکلوں میں آ رہے ہیں کیونکہ ان کے خیال کے مطابق ہم نے ان کے خلاف جو بھی پکٹنگ کی ہوگی وہ مشی گن میں کی ہوگی اس لئے وہ اطمینان سے یہاں آ رہے ہیں''...... جان کلے نے جواب دیا۔

''اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ کیا ان کی نگرانی کراؤ گے''۔ سوزین نے کہا۔

''نہیں۔ نگرانی کیوں۔ ہم نے ان کا خاتمہ کرنا ہے اور یہی ہمارا مشن ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''یہ کام تو انتہائی آسانی سے آ جائے گا۔ جیسے ہی وہ ایئر پورٹ سے باہر آئیں ان پر فائر کھول دیا جائے۔ وہ چونکہ ہر لحاظ سے مطمئن ہوں گے اس لئے کوئی مزاحمت ہی نہ کر سکیں گے''...... سوزین نے کہا تو جان کلے بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم انہیں انڈر اسٹیمیٹ کر رہی ہو سوزین۔ وہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ مجھے خدشہ ہے کہ انہوں نے اگرچہ وہاں سے یہاں آنے کے لئے بکنگ کرائی ہوگی لیکن وہ راستے میں اچانک ڈراپ ہو جائیں گے اس لئے تو میں نے معلوم کرایا ہے کہ فلائٹ راستے میں کہاں کہاں رکتی ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''اگر ان کے ذہن میں ایسا خدشہ ہوتا تو وہ میک اپ اور جعلی کاغذات پر بھی آ سکتے تھے''...... سوزین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ایسا بھی ہوسکتا تھا لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ایسا انہوں نے چیکنگ کے لئے کیا ہو اور سندر ائیر پورٹ پر ان کے آدمیوں کے ہاتھ لگ جائے''...... جان کلے نے کہا۔

''نہیں۔ یہ تمہارے اپنے خدشات ہیں۔ تم دیکھنا کہ وہ سیدھے پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آ گریں گے''...... سوزین نے کہا تو جان کلے نے مسکرا کر سر ہلایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

''لیں''...... جان کلے نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ فلائٹ چوبیس گھنٹوں میں ولنگٹن ائیر پورٹ پر لینڈ کرے گی اور راستے میں دو جگہ اس کا نصف گھنٹے کا سٹے ہے۔ ایک گریٹ لینڈ اور دوسرا اگرافال میں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے''...... جان کلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کارلوس بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پریسڈ تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سوزین کو بھی بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''جان کلے بول رہا ہوں''...... جان کلے نے کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمایئے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''تمہارے گروپ کے ذمے ایک کام لگانا ہے۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ملے گا لیکن کام میری مرضی کا ہونا چاہئے''...... جان کلے نے کہا۔

''آپ حکم فرمائیں۔ آپ کی صرف سرپرستی ہی ہمارے لئے کافی ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نہیں۔ تمہیں معاوضہ بھی ملے گا اور کام بھی معمولی سا ہے۔ پاکیشیا سے دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل ایک گروپ آئندہ چوبیس گھنٹوں بعد ولنگٹن پہنچنے والی فلائٹ پر آ رہا ہے۔ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے جبکہ ان کے ساتھ ایک سوئس نژاد عورت ہے جس کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے اور ایک عورت اور باقی تین مرد پاکیشیائی ہیں۔ فلائٹ کے یہاں پہنچنے سے بہت پہلے ان کے بارے میں تفصیلات یہاں پہنچ جائیں گی جن میں ان کے کاغذات کی کاپیاں ہوں گی۔ وہاں سے ان کے حلیئے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔ اس پورے گروپ کو ائیر پورٹ سے باہر نکلتے ہی گولیوں سے اڑا دو''...... جان کلے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا کام۔ ویسے بھی یہ تو بڑا معمولی سا کام ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اسے معمولی سمجھ کر نہ کرنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ عام راستے سے باہر آنے کی بجائے کسی خفیہ یا خصوصی راستے سے باہر جائیں اس لئے تم نے تمام راستوں پر چیکنگ کرنی ہے۔ ایک بات اور وہ یہ کہ تم نے انہیں کوئی مہلت نہیں

دینی۔ ابھی یہ مطمئن ہوں گے لیکن اگر یہ چوکنا ہو گئے تو ان کی بجائے تمہارا گروپ بھی مارا جا سکتا ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم خیال رکھیں گے۔ ان کی لاشوں کا کیا کرنا ہے''...... کارلوس نے کہا۔

''لاشیں جانے اور پولیس جانے۔ البتہ تم نے ان کی ہلاکت کو کنفرم کرنا ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''شاگر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ولنگٹن سے جان کلے بول رہا ہوں''...... جان کلے نے کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمائیے''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ایک فلائٹ پاکیشیا سے ولنگٹن آ رہی ہے۔ اس کا پہلا سٹاپ گریٹ لینڈ ہے۔ اس میں دو عورتوں اور چار عورتوں کا ایک گروپ آ رہا ہے۔ ایک عورت سوئس نژاد ہے جبکہ دوسری عورت اور مرد پاکیشیائی ہیں۔ ان کے لیڈر کا نام عمران ہے۔ سوئس نژاد عورت کا نام جولیانا فٹزواٹر ہے۔ باقی افراد کے نام مقامی ہیں۔ اگر یہ لوگ گریٹ لینڈ میں ڈراپ ہوں تو تم نے ان کا ائیر پورٹ سے نکلتے ہی خاتمہ کرنا ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''فلائٹ کی کیا تفصیل ہے''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو جان کلے نے تفصیل بتا دی۔

''انہیں ائیر پورٹ سے باہر گولیوں سے اڑانا ہے یا ائیر پورٹ کے اندر جا کر یہ کارروائی کرنی ہے''...... شاگر نے پوچھا۔

''نہیں۔ اگر یہ وہاں ڈراپ ہوں تو ورنہ نہیں''...... جان کلے نے کہا۔

''اوکے۔ کام ہو جائے گا''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے نے اوکے کہہ کر ایک بار پھر کریڈل دبا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے گرافال میں بھی ایک گروپ کو شاگر کی طرح مشن دے کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے۔

☆☆☆

جناتی دُنیا

جناتی دُنیا، مظہر کلیم کے باصلاحیت قلم سے علی عمران کا ایک اور کارنامہ۔ مثالی دُنیا اور سفلی دُنیا جیسے منفرد موضوعات پر کامیاب ناول لکھنے کے بعد اب حاضر ہے علی عمران بمقابلہ جنات۔ اس ناول میں عمران بدی کی طاقتوں، جن میں انسان اور جن دونوں شامل ہیں، سے برسرِ پیکار نظر آتا ہے۔ ایک انوکھی طرز کا ناول، جس میں عمران سیکرٹ ایجنٹس سے نہیں بلکہ روحانی بزرگوں اور نوری علم سے مدد طلب کرتا ہے۔

جناتی دُنیا کتاب گھر پر دستیاب۔ جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

ایکریمیا کی ریاست مشی گن کا شہر لانسنگ اس ریاست کا سب سے خوبصورت اور جدید شہر تھا۔ یہاں چونکہ موسم تقریباً پورا سال انتہائی خوشگوار رہتا تھا اس لئے دور دور سے لوگ اس شہر میں سیاحت کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ یہ شہر جھیل مشی گن کے کنارے پر واقع تھا اور مشی گن جھیل کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ ایکریمیا کی سب سے خوبصورت جھیل ہے۔ جھیل کا پانی اس قدر شفاف تھا کہ گہرائیوں میں موجود آبی حیات اوپر سے صاف دکھائی دیتی تھی۔ پھر لانسنگ شہر کی انتظامیہ بھی جھیل کی صفائی کے جنون میں مبتلا تھی۔ جھیل میں کوئی ایسی چیز پھینکنا جس سے جھیل کا حسن داغدار ہو قتل سے بھی زیادہ بھیانک جرم گردانا جاتا تھا۔ محکمہ پولیس کی طرح جھیل کو صاف و شفاف رکھنے کے لئے ایک علیحدہ محکمہ موجود تھا جسے کلیرٹی کا نام دیا گیا تھا۔ کلیرٹی محکمہ کی جدید لانچیں پورا دن جھیل میں گشت کرتی رہتی تھیں اور جھیل کے کناروں پر ہر طرف ان کی چیک پوسٹیں موجود تھیں۔ جھیل میں چونکہ تیراکی عام تھی اس لئے بعض اوقات تیراک جب کسی وجہ سے ڈوب جاتے تھے تو یہی کلیرٹی کے ورکر ہی ان کی جانیں بچاتے تھے لیکن یہ جھیل کی صفائی اور اسے شفاف رکھنے کے معاملات میں انتہائی سخت تھے اور اس سلسلے میں وہ ایکریمیا کے صدر تک کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ لانسنگ شہر کافی وسیع و عریض شہر تھا۔ یہاں ایک بین الاقوامی نوعیت کا ائیر پورٹ بھی تھا اور بسوں کے ٹرمنل کے ساتھ ساتھ ریلوے اسٹیشنز بھی تھے۔ یہاں پولیس کا ہولڈ بھی خاصا سخت تھا لیکن باقی ملک کی طرح یہاں بھی بعض جگہیں پولیس کے لئے ممنوع تھیں۔ یہاں بے شمار ایسے کلب، بار اور نائٹ کلب تھے جہاں پولیس سرے سے داخل ہی نہ ہوتی تھی اور وہاں کے تمام معاملات کلب والے خود ہی نمٹاتے تھے۔ یہ تمام کلب لانسنگ میں موجود ایک انتہائی طاقتور سنڈیکیٹ وائٹ راڈ کے تھے جسے عرف عام میں صرف راڈ کہا جاتا تھا اور اس سنڈیکیٹ کے ممبروں کو راڈز کہا جاتا تھا ہر اس کلب، جوا خانے، ڈانس گھر یا نائٹ کلب جہاں آسمان سے لہروں کی صورت میں اترتی ہوئی آسمانی بجلی کی تصویر بنی ہوئی ہوتی وہ اس راڈ کی ملکیت سمجھا جاتا تھا۔ اس طرح ہر وہ کار، ٹیکسی اور دوسری ٹرانسپورٹ جس پر راڈ کی یہ مخصوص تصویر بنی ہوتی تھی وہ بھی پولیس کے لئے شجر ممنوعہ تھی لیکن راڈ کے کسی آدمی کو اس بات کی اجازت نہیں تھی کہ وہ بغیر کسی وجہ کے کسی بھی آدمی کو ہلاک کرنا تو ایک طرف زخمی بھی کرے۔ البتہ جب کبھی راڈ کا کوئی حریف پیدا ہو جاتا تھا تو پھر راڈز سے زیادہ ظالم اور کوئی نہ ہوتا تھا۔ وہ معصوم بچوں پر بھی ایسے انسانیت سوز تشدد کرنے پر تل جاتے کہ جس کا کوئی عام آدمی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ راڈز سے لانسنگ کے لوگ بے حد خوفزدہ رہتے تھے لیکن اس کے باوجود راڈز کے تحت جتنے بھی کلب، نائٹ، ڈانس گھر اور جوا خانے تھے وہاں لوگ دل کھول کر عیش کرتے تھے کیونکہ وہاں انہیں کسی طرح کا خدشہ نہ ہوتا تھا۔ راڈ سنڈیکیٹ کا مخصوص نشان ہر راڈ کی گردن سے بندھی ہوئی ایک سیاہ رنگ کی پٹی پر بنا ہوتا تھا اور اس نشان کی وجہ سے اس راڈ کی اس طرح عزت کی جاتی تھی جیسے وہ ایکریمیا کا صدر ہو۔ راڈ سنڈیکیٹ کا گڑھ لانسنگ کا سب سے بڑا کب راڈ تھا جسے عرف عام میں راڈ کمپلیکس کہا جاتا تھا۔ اس میں کلب، جوا خانہ، ڈانس گھر، شوٹنگ کلب، رہائشی ہوٹل سب کچھ موجود تھا اور وہاں پر اس طرح کی آزادی تھی جس کا کوئی بھی انسان تصور نہ کر سکتا تھا۔ شرط صرف اتنی ہوتی تھی کہ کسی سے کوئی زبردستی نہ کی جائے۔ کسی کو تنگ نہ کیا جائے اور ان شرائط کی انتہائی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔ راڈ کے سربراہ کو سپر چیف کہا جاتا تھا اور سپر چیف راڈ کلب میں ہی انتہائی شاندار آفس میں بیٹھتا تھا۔ اس کا نام براؤن تھا لیکن اسے لارڈ براؤن کہا جاتا تھا۔ لارڈ براؤن کا خطاب اس نے خود ہی اپنے نام کے ساتھ لگا لیا تھا۔ وہ انتہائی سفاک طبیعت کا مالک تھا اور کسی کی معمولی سی غلطی کو بھی درگزر نہیں کرتا تھا۔ اس کے لئے معمولی سی معمولی غلطی

کی سزا موت تھی اس لئے اسے عرف عام میں لارڈ ڈیتھ بھی کہا جاتا تھا۔ لارڈ ڈیتھ اپنے شاندار آفس میں موجود تھا۔ میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ یہ پراگ تھا۔ ایکریمیا کی سپر ٹاپ کیپٹل ایجنسی کے سپیشل سیکشن کا عملی انچارج۔ اس سیکشن کا اصل انچارج جان کلے تھا اور سوزین کا تعلق بھی اسی سیکشن سے تھا لیکن وہ صرف احکامات دیتے تھے۔ تمام کارروائیاں پراگ مکمل کراتا تھا۔ پراگ بے حد تیز اور ذہین جوان تھا۔ وہ نہ صرف مارشل آرٹ کا ماہر تھا بلکہ اس کا نشانہ بھی بے خطا تھا۔ لارڈ ڈیتھ اور کیپٹل ایجنسی کا چیف نارمن وڈ آپس میں گہرے دوست تھے اس لئے لارڈ ڈیتھ نہ صرف کیپٹل ایجنسی سے اچھی طرح واقف تھا بلکہ جان کلے اور سوزین بھی اس کے پاس لانسنگ میں اکثر آتے جاتے رہتے تھے۔ البتہ پراگ پہلی بار اس سے ملنے آیا تھا۔ پراگ نے اپنے سیکشن کے ساتھ لانسنگ میں ڈیرہ جمایا ہوا تھا اور اس کے آدمی سپیشل کیمروں سمیت ایئرپورٹ، بس ٹرمینل اور ریلوے اسٹیشنوں پر ہر وقت گھومتے پھرتے رہتے تھے اور جن پر انہیں شک پڑتا تھا ان کی وہ نگرانی کرتے تھے۔ پراگ نے اپنا آفس ایک پلازہ میں بنایا ہوا تھا اور وہ اپنے آفس میں موجود تھا کہ اسے راڈ کلب سے فون کر کے لارڈ ڈیتھ کے آفس میں حاضری دینے کا کہا گیا اور چونکہ پراگ لارڈ ڈیتھ کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا تھا اس لئے وہ فوراً راڈ کلب پہنچ گیا لیکن اسے دو گھنٹوں تک علیحدہ کمرے میں بٹھائے رکھا گیا اور پھر اسے لارڈ ڈیتھ کے آفس میں لایا گیا تھا اور اسے آفس میں آئے ہوئے بھی تقریباً آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا لیکن لارڈ ڈیتھ جو گینڈے جیسے جسم اور بڑے اور چوڑے چہرے کا مالک تھا مسلسل فون کرنے اور فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے سوائے سامنے بیٹھے ہوئے پراگ کی طرف لاتعلقی کے انداز میں دیکھنے کے ابھی تک کچھ نہ کہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ پراگ کے چہرے پر اب بیزاری کے تاثرات ابھر آئے تھے کہ اچانک لارڈ ڈیتھ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''سنو۔ اگر تمہارا تعلق سی اے سے نہ ہوتا تو جس طرح تمہارے چہرے پر بیزاری کے تاثرات ابھرے ہیں اب تک تم دس بار ہلاک ہو چکے ہوتے''...... لارڈ ڈیتھ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے اپنے بھاری لیکن پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ نے مجھے کال کیا ہے لیکن پہلے مجھے دو گھنٹے باہر بٹھائے رکھا گیا اور اب بھی آپ مجھ سے کوئی بات نہیں کر رہے تھے حالانکہ آپ کی کال ملتے ہی میں ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر یہاں پہنچ گیا ہوں''...... پراگ نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایسا کر کے تم نے اپنی جان بچالی ہے۔ سنو۔ میرے پاس وقت بے حد کم ہوتا ہے۔ راڈ کے معاملات اس قدر پھیلے ہوئے ہوتے ہیں کہ مجھے روزانہ سینکڑوں افراد کو ہلاک کرنے کے احکامات دینے پڑتے ہیں۔ بہرحال تمہارے بارے میں مجھے رپورٹ ملی تھی کہ تم لوگ یہاں لوگوں کی نگرانی کر رہے ہو جس پر میں نے تمہیں کال کر لیا کیونکہ ہماری اجازت کے بغیر لانسنگ میں ایسا کوئی اقدام ہماری توہین سمجھا جاتا ہے۔ پھر میں نے تمہارے چیف سے بات کی اس کے بعد جان کلے سے بات ہوئی پھر تمہیں اندر بلایا گیا۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ یہاں پہنچنے والے ہیں اور وہ یہاں ایکریمیا کی کسی لیبارٹری کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہے''...... لارڈ ڈیتھ نے کہا۔

''ہاں''...... پراگ نے مختصر جواب دیا۔

''تم ہمیں کہتے ہم ان کا خاتمہ کر دیتے۔ مجھے ان کی تفصیل بتاؤ اور خود آرام کرو۔ ہم ان کی لاشیں تمہارے پاس بھجوا دیں گے کیونکہ ہم

برداشت نہیں کر سکتے کہ یہاں لانسنگ میں ہمارے آدمیوں کی بجائے دوسرے کوئی ایسی کارروائی کریں۔ چاہے ان کا تعلق حکومت سے ہی کیوں نہ ہو۔ تمہیں ان کی لاشیں چاہیں مل جائیں گی'' ...... لارڈ ڈیتھ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن راڈ تو صرف کلبوں تک محدود رہتے ہیں اور ضروری نہیں کہ یہ لوگ کلبوں کا رخ کریں'' ...... پراگ نے جواب دیا۔

''اس بات کو چھوڑ دکہ راڈز کہاں رہتے ہیں اور کہاں نہیں۔ راڈز پورے لانسنگ میں موجود رہتے ہیں اور ضروری نہیں کہ ہر راڈ مخصوص نشان بھی ساتھ رکھے'' ...... لارڈ ڈیتھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں اور مجھے بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کچھ یہاں راڈز کر سکتے ہیں وہ ایکریمیا کی پوری فوج بھی نہیں کر سکتی'' ...... پراگ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا تو لارڈ ڈیتھ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

''تم واقعی عقل مند ہو پراگ۔ تم میرے اسسٹنٹ راسٹر کو سب تفصیل بتا دو پھر میں جانوں اور یہ پاکیشائی'' ...... لارڈ ڈیتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو پراگ سر ہلاتا ہوا اٹھا، اس نے لارڈ ڈیتھ کو سلام کیا اور مڑ کر آفس سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راسٹر کے آفس میں موجود تھا۔

''مجھے لارڈ صاحب نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ بتاؤ کون لوگ ہیں یہ'' ...... چھوٹے قد لیکن بھاری جسم کے راسٹر نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

''نہ ہی ان کی تعداد کا علم ہے اور نہ ہی ان کے بارے میں کسی تفصیل کا۔ صرف اتنا معلوم ہے کہ ان کا سربراہ ایک نوجوان ہے جس کا نام عمران ہے اور یہ عمران مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرتا رہتا ہے اور یہ سب پاکیشائی ہیں۔ لیکن چونکہ یہ سب تربیت یافتہ ہیں اس لئے کسی بھی میک اپ میں یہاں آسکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے اپنے آدمیوں کو خصوصی کیمرے دے کر ہر جگہ پھیلا دیا ہے تاکہ جیسے ہی کوئی پاکیشائی میک اپ میں نظر آئے اسے پکڑ کر باقی گروپ کو کور کر لیا جائے'' ...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ اصل میں یہ ایشیائی ہوں گے'' ...... راسٹر نے کہا۔

''ایشیا میں تو بہت سے ممالک ہیں۔ یہ پاکیشائی ہیں''۔ پراگ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہاری بات سمجھ گیا ہوں۔ میں کافرستان کئی بار گیا ہوں اور انہیں پہچانتا ہوں کیونکہ پاکیشیا اور کافرستان پہلے ایک ہی ملک تھا'' ...... راسٹر نے کہا۔

''ہاں'' ...... پراگ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم اپنا کوئی رابطہ نمبر دے دو اور اپنے آدمیوں کو واپس بلا لو کیونکہ یہ لارڈ کا حکم ہے۔ اب تمہارا کوئی آدمی کہیں چیکنگ کرتا ہوا نظر آیا تو اسے گولی مار دی جائے گی'' ...... راسٹر نے کہا۔

''ٹھیک ہے'' ...... پراگ نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے اپنے آفس کا فون نمبر بتا دینا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو''...... راسٹر نے کہا تو پراگ اٹھا اور خاموشی سے واپس آ گیا۔ ابھی وہ آفس میں آ کر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''جان کلے بول رہا ہوں پراگ۔ تم لارڈ سے مل آئے ہو''۔ دوسری طرف سے جان کلے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''لیس چیف''...... پراگ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

''ٹھیک ہے۔ میری اس سے بات ہو گئی ہے۔ اسے کام کرنے دو۔ ویسے بھی پاکیشیا سے اطلاع مل چکی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ولنگٹن آ رہے ہیں۔ وہ یہاں کے بعد وہاں جائیں گے لیکن یہاں سے وہ زندہ نہ جا سکیں گے اس لئے تم فی الحال آرام کرو۔ جیسے ہی ان کا خاتمہ ہو گا میں تمہیں واپس بلا لوں گا''...... جان کلے نے کہا۔

''لیس چیف''...... پراگ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے تاکہ اپنے ساتھیوں کو واپس کال کر سکے۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خوب تفریح کرے گا۔

☆☆☆

ناراک کے ایک ہوٹل کے کمرے میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا بیٹھے کافی پینے میں مصروف تھے۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو گھنٹے گزر چکے تھے۔ وہ پاکیشیا سے سیدھے ناراک پہنچے تھے۔ اس ہوٹل میں ان کے لئے کمرے پہلے سے بک تھے۔ ڈائننگ ہال میں کھانا کھانے کے بعد وہ سب ٹائیگر کے کمرے میں آ کر بیٹھ گئے تھے اور ٹائیگر نے ہاٹ کافی منگوالی تھی اور اس وقت وہ تینوں کافی پینے میں مصروف تھے۔

''تم یہاں کیوں آ گئے ہو۔ ہمیں تو مشی گن جانا ہے''...... جوانا نے قدرے سخت لہجے میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ وہاں جانے سے پہلے وہاں کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے نرم لہجے میں جواب دیا۔

''کس قسم کی معلومات۔ مجھ سے پوچھ لو۔ میں ہزاروں بار وہاں گیا ہوں''...... جوانا نے کہا۔

''جوانا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو بچوں جیسی باتیں شروع کر دی ہیں تم نے۔ ٹائیگر باس کا شاگرد ہے اور اچھا شاگرد ہمیشہ استاد کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔ ٹائیگر کا معلومات سے وہ مقصد نہیں جو تم سمجھ رہے ہو۔ ہم نے وہاں جا کر ایکریمیا جیسی سپر پاور کی لیبارٹری تباہ کرنی ہے۔ وہاں ایکریمیا کی ایجنسیاں اس کی حفاظت کے لئے موجود ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ ہماری وجہ سے انہوں نے وہاں خصوصی انتظامات کیے ہوں اس لئے اگر ہم احمقوں کی طرح وہاں پہنچے تو اچانک ہم پر ہونے والی فائرنگ سے ہمیں کون بچا سکے گا''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر حیرت بھری نظروں سے جوزف کو دیکھنے لگا۔

''تمہارے اندر شاید کسی فلاسفر وچ ڈاکٹر کی روح اتر گئی ہے۔ یا تو خاموش رہتے ہو یا پھر فلاسفروں کی طرح باتیں شروع کر دیتے ہو''۔

جوانا نے کہا۔

''ٹائیگر جس کا شاگرد ہے میں اس کا غلام ہوں اس لئے میں آقا کو سمجھتا ہوں اور ٹائیگر آقا کی پیروی کرتا ہے اس لئے جو کچھ ٹائیگر کرتا ہے وہ مجھے سمجھ آجاتا ہے۔ اس میں فلاسفروں والی کون سی بات ہے''۔ جوزف نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''جوزف عظیم افریقی ذہانت کا مالک ہے جوانا اور یہ ذہانت عظیم افریقہ کی طرح خود بھی عظیم ہے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے باس سے اس مشن کو تفصیل سے ڈسکس کیا تھا۔ باس ٹیم لے کر ونگٹن جائے گا تاکہ ایکریمیا کی کیپٹل ایجنسی کو الجھایا جا سکے اور وہ یہی سمجھے رہیں گے کہ باس ٹیم لے کر لیبارٹری کو تباہ کرنے آ رہا ہے جبکہ یہ لیبارٹری ہم نے تباہ کرنی ہے۔ باس نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق کیپٹل ایجنسی کا ایک سیکشن جس کا اصل انچارج تو سپر ایجنٹ جان کلے اور اس کی بیوی سوزین ہے جو ونگٹن میں ہیں لیکن عملی طور پر سیکشن انچارج پراگ ہے جو سیکشن سمیت لانسنگ پہنچ چکا ہے اور لامحالہ وہ لانسنگ میں ہمیں ٹریس کر رہے ہوں گے اور چونکہ ان کے پاس صرف ایک ہی کلیو ہے کہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے ممبران پاکیشیائی ہی ہو سکتے ہیں اس لئے وہ لازماً ایسے کیمرے استعمال کر رہے ہوں گے جو میک اپ چیک کر سکتے ہوں لیکن تم ایکریمی ہو پاکیشیائی نہیں اور جوزف افریقی ہے۔ صرف میں پاکیشیائی ہوں لیکن میں نے ایسا میک اپ کر رکھا ہے جسے کیمرے چیک نہیں کر سکتے اس لئے وہ مجھے بھی ایکریمین ہی سمجھیں گے۔ پھر انہیں یقیناً اطلاع مل جائے گی کہ باس اور اس کے ساتھی ونگٹن میں ہیں اس لئے وہ ادھر سے بے فکر ہو جائیں گے۔ لیکن وہاں جانے سے پہلے ہمیں وہاں کے حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہیں اور خاص طور پر اس لیبارٹری کے بارے میں اس لئے میں نے پاکیشیا سے کوشش کر کے لانسنگ کی ایک پارٹی کی ٹپ حاصل کی ہے جو ہمیں یہاں فون کر کے معلومات دے گی۔ اس کمرے کے بارے میں اسے معلوم ہے۔ پھر ان معلومات کی روشنی میں ہم وہاں کے لئے اپنا لائحہ عمل طے کر کے وہاں جائیں گے''۔ ٹائیگر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آئی ایم سوری۔ مجھے خود سوچنا چاہئے تھا''۔ جوانا نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا اور پھر تقریباً آدھا گھنٹہ انہیں گپ شپ کرتے ہوئے گزرا ہو گا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ٹائیگر نے چونک کر فون کی طرف دیکھا تو فون کے کونے میں ایک بلب جل اٹھا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ ڈائریکٹ فون کیا گیا ہے کیونکہ اس نے یہاں آتے ہی فون کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اسے ہوٹل ایکسچینج سے کاٹ کر ڈائریکٹ کر دیا تھا۔

''یس۔ ٹائیگر بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

''لانسنگ سے ہوبرٹ بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی رپورٹ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''آپ لانسنگ نہ آئیں یہی آپ کے حق میں بہتر ہے''۔ ہوبرٹ نے کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوزف اور جوانا بھی چونک پڑے کیونکہ ٹائیگر نے ہوبرٹ کا نام سنتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا کیونکہ لانسنگ کے بارے میں رپورٹ ہوبرٹ نے ہی اسے دینی تھی اور وہ چاہتا

تھا کہ یہ رپورٹ وہ دونوں بھی ساتھ سن لیں۔

"وہ کیوں"......ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

"کیونکہ لانسنگ کا راڈ سنڈیکیٹ آپ کو ٹریس کر کے ختم کرنے پر تلا ہوا ہے اور لانسنگ میں آپ کسی صورت راڈ سے نہیں بچ سکتے"......ہوبرٹ نے جواب دیا۔

"تمہیں کس طرح یہ سب معلوم ہوا ہے۔ تفصیل بتاؤ" ٹائیگر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"راڈز کے ایک آدمی سے میری بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے تفصیل سے بتایا ہے کہ وہ لوگ اپنے باس کے حکم پر لانسنگ میں پاکیشیائیوں کو ٹریس کر رہے ہیں اور لارڈ ڈیتھ کی طرف سے انہیں ہلاک کرنے کا حکم مل چکا ہے اس لئے جیسے ہی آپ لوگ لانسنگ میں کسی بھی انداز میں داخل ہوں گے دوسرا سانس نہ لے سکیں گے چاہے آپ میک اپ میں کیوں نہ ہوں کیونکہ وہ لوگ انتہائی جدید ترین کیمرے اس مقصد کے لئے استعمال کر رہے ہیں"۔ ہوبرٹ نے جواب دیا۔

"یہ راڈ سنڈیکیٹ اور لارڈ ڈیتھ کون ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے"......ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے اسے پوری تفصیل بتا دی گئی۔

"لیبارٹری کے بارے میں کچھ معلوم ہوا ہے"......ٹائیگر نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ لانسنگ کے شمالی پہاڑی علاقے میں ایک زیر زمین لیبارٹری ہے لیکن یہ پورا علاقہ پہاڑی ہے اور یہاں گھنے جنگلات ہیں۔ اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں وہاں کوئی نہیں جانتا۔ بہت بھاگ دوڑ کے بعد صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ اس لیبارٹری کو تمام سپلائی راڈ سنڈیکیٹ کا ایک سیکشن کرتا ہے۔ اس سیکشن کو ریڈ راڈ کہا جاتا ہے اور اس کا انچارج براہ راست لارڈ ڈیتھ ہے"......ہوبرٹ نے جواب دیا۔

"یہ لارڈ ڈیتھ کہاں بیٹھتا ہے"......ٹائیگر نے پوچھا۔

"راڈ کلب میں۔ لیکن وہاں غلط آدمی داخل ہونے کے بعد دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ لارڈ ڈیتھ تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا"۔ ہوبرٹ نے جواب دیا۔

"یہ لارڈ ڈیتھ کہاں بیٹھتا ہے"......ٹائیگر نے پوچھا۔

"راڈ کلب میں۔ لیکن وہاں غلط آدمی داخل ہونے کے بعد دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ لارڈ ڈیتھ تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا"۔ ہوبرٹ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ تمہیں تمہارا معاوضہ مل جائے گا"۔ ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سن لیا تم نے راڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں۔ اب بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہئے"......ٹائیگر نے کہا۔

"ایسے تو ہزاروں سنڈیکیٹ ایکریمیا میں بھرے پڑے ہیں۔ اس لئے تم بے فکر ہو کر وہاں چلو بلکہ ایسا کرو کہ مجھے اور جوزف کو وہاں

جانے دو۔ تم یہاں رہ جاؤ۔ ہم مشن مکمل کر کے یہیں واپس آجائیں گے''...... جوانا نے کہا۔

''نہیں۔ باس کے حکم کی تعمیل ہوگی ورنہ باس مجھے کبھی تمہارے ساتھ نہ بھیجتا بلکہ تم دونوں کو اکیلے ہی بھیج دیتا۔ بہر حال اب ہم نے وہاں پہنچ کر کسی راڈ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ ریڈ راڈ سیکشن کا انچارج کون ہے کیونکہ ہوبرٹ نے بات حتمی انداز میں نہیں کی۔ اس کی جرأت ہی نہیں پڑی ہوگی کسی راڈ سے معلومات حاصل کرنے کی۔ وہ مجھے چیک نہیں کر سکتے کیونکہ میں نے تو سپیشل میک اپ کیا ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ان کی پہچان یہی بتائی گئی ہے کہ ان کے گلے میں سیاہ رنگ کی پٹی ہوتی ہے جس پر بجلی کی لہریں بنی ہوتی ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر تیاری کرو۔ ہمیں جلد از جلد وہاں پہنچنا ہے''۔ جوانا نے کہا۔

''تم نے اس ہوبرٹ سے وہاں کسی ٹھکانے، گاڑی اور اسلحے کی بات نہیں کی''...... جوزف نے کہا۔

''اس کا بندوبست وہاں جا کر ہو جائے گا۔ میرے پاس ایک ٹپ ہے وہاں کے لئے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ کام پہلے یہیں سے کر لو تاکہ ہم سیدھے وہاں پہنچ جائیں اور پھر باقاعدہ شکار کھیلا جائے''...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

میرے خواب ریزہ ریزہ

جو چلے تو جاں سے گزر گئے جیسے خوبصورت ناول کی مصنفہ ماہا ملک کی ایک اور خوبصورت تخلیق۔ میرے خواب ریزہ ریزہ کہانی ہے اپنے ''حال'' سے غیر مطمئن ہونے اور ''شکر'' کی نعمت سے محروم لوگوں کی۔ جو لوگ اس نعمت سے محروم ہوتے ہیں، وہ زمین سے آسمان تک پہنچ کر بھی غیر مطمئن اور محروم رہتے ہیں۔

اس ناول کا مرکزی کردار زینب بھی ہمارے معاشرے کی ہی ایک عام لڑکی ہے جو زمین پر رہ کر ستاروں کے درمیان جیتی ہے۔ زمین سے ستاروں تک کا یہ فاصلہ اس نے اپنے خوش رنگ خوابوں کی راہ گزر پر چل کر طے کیا تھا۔ بعض سفر منزل پر پہنچنے کے بعد شروع ہوتے ہیں اور انکشافات کا یہ سلسلہ اذیت ناک بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے رستوں کا تعین بہت پہلے کر لینا چاہیے۔

یہ ناول کتاب گھر پر دستیاب ہے، جسے رومانی معاشرتی ناول سیکشن میں پڑھا جا سکتا ہے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے ولنگٹن جانے والی فلائٹ میں موجود تھا۔ وہ سب اپنے اصل چہروں میں تھے۔ یہ فلائٹ چودہ گھنٹوں کی تھی۔ راستے میں فلائٹ نے دو جگہوں پر مختصر وقت کے لئے رکنا تھا اور اس وقت فلائٹ آخری سٹاپ گرافال سے اڑ کر ولنگٹن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران اپنے مخصوص انداز میں سیٹ کی پشت سے سر لگائے آنکھیں بند کیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔ ساتھ والی سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا جبکہ جولیا صالحہ کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر عمران اور صفدر کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ طویل ترین سفر کی وجہ سے وہ اب تھکے ہوئے نظر آ رہے تھے البتہ عمران کے چہرے پر تھکاوٹ کے معمولی سے آثار بھی نہ تھے۔ راستے میں فلائٹ گریٹ لینڈ اور گرافال دونوں جگہ آدھے آدھے گھنٹے کے لئے رکی تھی اور تمام مسافر خصوصی لاؤنج میں رہے تھے۔ دونوں بار صفدر سمیت سب ساتھیوں نے عمران سے مشن کے بارے میں بات کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران نے انہیں یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ ولنگٹن پہنچ کر سب کچھ بتا دے گا لیکن وہ جانتے تھے کہ عمران آسانی سے نہیں بتائے گا اس لئے وہ اب بھی مسلسل کوشش میں لگے ہوئے تھے لیکن عمران اس طرح آنکھیں بند کئے ہوئے تھا جیسے وہ گہری نیند سو رہا ہو اس لئے وہ مجبوراً خاموش ہو جاتے تھے۔ فلائٹ کو پرواز کئے ابھی نصف گھنٹہ گزرا ہو گا کہ اچانک ایک ایئر ہوسٹس تیز تیز قدم اٹھاتی عمران کے قریب پہنچی۔

''مسٹر علی عمران آپ کی کال ہے''...... ایئر ہوسٹس نے کہا تو عمران نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔

''عالم بالا سے تو نہیں آئی کال''...... عمران نے اس انداز میں پوچھا جیسے اسے عالم بالا سے ہی کال کا انتظار ہو۔

''پاکیشیا سے ہے۔ ایئر ہوسٹس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور واپس مڑ گئی تو عمران اٹھا اور اس کے پیچھے کاک پٹ کی طرف بڑھ گیا جس سے ملحقہ چھوٹا سا فون روم تھا۔ عمران نے جا کر رسیور ہک سے علیحدہ کیا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب۔ ابھی ابھی ولنگٹن سے فارن ایجنٹ جوزف کی کال آئی ہے۔ میں نے اس کے ذمے لگایا تھا کہ وہ ایئر پورٹ پر نگاہ رکھے۔ اس نے بتایا ہے کہ ولنگٹن کا ایک خطرناک گروپ جسے کارلوس کہا جاتا ہے کے آدمی ایئر پورٹ پر پہنچ چکے ہیں اور صرف ایئر پورٹ کے مین گیٹ پر ہی نہیں بلکہ تمام ہنگامی راستوں پر بھی انہوں نے چیکنگ کر رکھی ہے اور آپ کے بارے میں ایئر پورٹ آفس سے تمام معلومات حاصل کر لی گئی ہیں'' دوسری طرف سے بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جوزف نے پھر کیا تجویز پیش کی ہے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اس نے آپ کو ایئر پورٹ سے باہر نکالنے کا ایک خصوصی انتظام کیا ہے۔ وہ آپ سے اندر ملاقات کرے گا اور آپ کی رہنمائی کرے گا''...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمارے پاس ماسک میک اپ باکس موجود ہے اور ہم آخری کاؤنٹر سے فارغ ہوتے ہی واش روم میں جا کر ماسک میک اپ کر لیں گے اور پھر علیحدہ علیحدہ ہو کر باہر نکل جائیں گے۔ انہوں نے ہمارے کاغذات سے ہمارے اصل چہروں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی لباس کے بارے میں نہیں اس لئے اسے کہو کہ وہ ملاقات کرنے کی بجائے یہ معلوم کر کے بتائے کہ اس کارلوس گروپ کا مین اڈہ کہاں ہے اور اس کا

"اس نے بتایا ہے کہ کارلوس گروپ کا انچارج کارلوس ہے اور ان کا مین ہیڈ کوارٹر کلب ہے جہاں یہ کارلوس رہتا ہے۔ یہ گروپ یہاں کے لئے خطرناک غنڈوں اور پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے اور یقیناً انہیں کیپٹل ایجنسی والوں نے ہائر کیا ہوگا"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"وہ تو ظاہر ہے لیکن میں پہلے اس جان کے اور سوزین کو گھیرنا چاہتا ہوں اس کے بعد کیپٹل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کو۔ اس دوران ٹائیگر وغیرہ مشی گن میں انتظام مکمل کر لیں گے اور اس طرح مشن مکمل ہو جائے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اس طرح تو ایکریمیا کی اور ایجنسیاں بھی آپ کے خلاف میدان میں آسکتی ہیں جبکہ میرا خیال ہے کہ آپ اس کے ہیڈ کوارٹر کا خاتمہ کر کے فوراً مشی گن پہنچ جائیں تاکہ اصل مشن پر کام ہو سکے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"مشی گن کی فکر مت کرو۔ وہاں تین جیٹ جہاز پہنچ رہے ہیں ان کی پرواز ہم سے دوگنی ہوگی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"تم جوزف کو کہہ دو کہ وہ لاتعلق رہے۔ یقیناً انہیں جوزف کے بارے میں علم ہوگا اور جوزف کے ذریعے وہ ہمیں ٹریس کر سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اللہ حافظ"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور واپس ہک میں لٹکایا اور مڑ کر فون روم سے باہر آ گیا۔

"کس کا فون تھا"۔۔۔ صفدر نے عمران کے سیٹ پر بیٹھتے ہی پوچھا۔

"تمہارے اس نقاب پوش کا خیال ہے کہ ہم چینی کے بنے ہوئے کھلونے جو معمولی سی چوٹ لگنے سے ٹوٹ جائیں گے جبکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ میرے علاوہ باقی سب قوت اور طاقت کے پہاڑ ہیں"۔۔۔ عمران نے قدرے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کیا ہیں"۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چوہا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے عمران سے اس جواب کی توقع نہ تھی۔

"چوہا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چوہا پہاڑ سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے وہ محاورہ نہیں سنا کھودا پہاڑ نکلا چوہا۔ اس کا مطلب ہے کہ جب پہاڑ کھودے جاتے ہیں تو چوہا ان میں سے برآمد ہوتا ہے تو اصل

کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ مکمل محاورے میں تو چوہا مرا ہوا نکلتا ہے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ظاہر ہے جب اس بے چارے پر ایک کی بجائے پانچ پانچ پہاڑ چڑھ بیٹھیں گے تو اس نے مرنا تو ہے ہی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''کیا چیف نے کسی متوقع خطرے کے بارے میں بتایا ہے''۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ ائیر پورٹ پر کارلوس گروپ پہنچ رہا ہے۔ یہ پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے اور اس نے نہ صرف ائیر پورٹ کے آفس سے ہمارے بارے میں تمام تفصیلات معلوم کر لی ہیں بلکہ مین وے کے ساتھ ساتھ تمام ہنگامی اور خفیہ راستوں پر بھی پکٹنگ کر رکھی ہے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر''...... صفدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو پھر کیا۔ میں نے چیف سے کہہ دیا ہے کہ پہنچ چکے ہیں تو پہنچے رہیں ہم کسی سے نہیں ڈرتے''...... عمران نے جواب دیا۔

''نہیں عمران صاحب۔ یہ صورتحال تو حد مخدوش ہے۔ وہ تو ہمیں پہچان لیں گے جبکہ ہم انہیں نہیں پہچانتے اور ایسے لوگ تو سیکورٹی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اچانک اور بے دریغ فائر کھول دیتے ہیں۔ آپ نے یقیناً اس کا کوئی حل سوچا ہوگا یا چیف نے اسکا کوئی انتظام کیا ہوگا''...... صفدر نے کہا۔

''چیف بے چارہ تو حل سوچ سوچ کر آدھا رہ ہو گیا ہوگا۔ لیکن میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ کسی حل کی ضرورت نہیں۔ موت کا وقت مقرر ہے اگر آ گئی ہے تو چیف اسے روک نہیں سکتا اور اگر نہیں آئی تو کارلوس گروپ ہمارا کیا بگاڑ لے گا اس لئے وہ مطمئن رہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ اصل بات بتائیں۔ آپ کے ذہن میں کیا حل ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''اچھا۔ تم بتاؤ کہ اگر تم لیڈر ہوتے تو کیا کرتے''...... عمران نے کہا۔

''میں لیڈر ہوتا تو ایسی حماقت کبھی نہ کرتا کہ اصل چہروں میں وہاں کے لئے روانہ ہوتا''...... صفدر نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو عمران اس کے انداز پر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر ہم وہاں سے میک اپ میں روانہ ہوتے تو ہمارے میں اطلاع ولنگٹن نہ پہنچتی۔ صفدر یار جنگ بہادر صاحب کیپٹل ایجنسی نے یقیناً پاکیشیا میں ہماری نگرانی کا فول پروف انتظام کر رکھا ہوگا اس لئے اطلاع بہرحال ان تک پہنچ جاتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

آپ کی بات درست ہے۔ اگر یہ اطلاع پہلے مل جاتی تو ہم راستے میں ہی ڈراپ ہو جاتے''...... صفدر نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''جس انداز میں ہماری نگرانی ہو رہی ہے اس سے لگتا ہے کہ راستے کے دونوں سٹاپس پر بھی انہوں نے گروپ تعینات کر رکھے ہوں گے''......عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ نے کیا سوچا ہے''......صفدر نے کہا۔

''میرے سوچنے سے کیا ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے''......عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔

''کس کی کال تھی صفدر''......عقب سے کیپٹن شکیل نے سر آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

''چیف کی''......صفدر نے سر موڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس کی جو بات عمران سے ہوئی تھی وہ دوہرا دی۔

''یہ تو واقعی انتہائی خطرناک سچوئیشن ہے۔ پھر کیا سوچا ہے عمران صاحب نے''......کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب تو سرے سے سوچنے سے ہی انکاری ہیں''۔صفدر نے کہا۔

''تمہیں خواہ مخواہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس آدمی کے ذہن میں اللہ تعالیٰ نے ٹاپ سپر کمپیوٹر فٹ کر دیا ہے۔ تم کہہ رہے ہو کہ یہ سوچنے سے انکاری ہے جبکہ اس نے نہ صرف ایئر پورٹ سے بچ کر نکلنے کا فول پروف طریقہ بھی سوچ رکھا ہو گا بلکہ آگے کا بھی سارا نقشہ سوچ لیا ہو گا لیکن یہ بتائے گا نہیں اور بس یہی اس میں خامی ہے''......عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہوتا ہے۔ واہ''......عمران نے آنکھیں کھولے بغیر جواب دیا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیئے۔

''اس کا مطلب ہے کہ تنویر کی بات درست ہے''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''داناؤں کی بات ہمیشہ درست ہوتی ہے بشرطیکہ وہ واقعی دانا ہوں''......عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ آپ پھر بات کو ٹال رہے ہیں''......صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب پلیز ہمیں بریف کر دیں۔ ولنگٹن آنے میں اب وقت بے حد کم رہ گیا ہے''......کیپٹن شکیل نے عمران کے بولنے سے پہلے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اور یہ بھی بتائیے کہ اصل مشن کیا ہے''......صفدر نے کہا۔

''ابھی تک سائنس نے کوئی ایسی ایجاد نہیں کی جس سے لمبے چوڑے افراد کو بریف کیا جا سکے۔ ایک بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ اگر تمہارا خیال ہے کہ تم بریف ہو کر لڑکی بن کر ایئر پورٹ سے نکل جاؤ گے تو ایسا ممکن ہی نہیں۔ تمہیں انہی جسموں کے ساتھ ایئر پورٹ سے نکلنا ہو گا''......عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ہونٹ بھینچے اور اپنا آگے کی طرف جھکا ہوا سر ایک جھٹکے سے پیچھے کر لیا۔ صفدر کے چہرے پر بھی کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''میں نے پہلے ہی تمہیں کہا تھا۔اب کیا فائدہ ہوا خواہ مخواہ اپنا خون جلانے کا''......تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جو ہوگا سو ہوگا''......صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا اور ایک رسالہ اٹھا کر اسے کھول لیا۔

''تم خواہ مخواہ غصہ کھا رہے ہو۔خواتین کو دیکھو کس طرح اطمینان سے بیٹھی گپ شپ میں مصروف ہیں۔ان سے سبق حاصل کرو۔اپنے اعصاب کو کیوں تناؤ کا شکار کر رہے ہو''......عمران نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔آپ واقعی بعض اوقات دانستہ دوسروں کی دل آزاری کر کے لطف لیتے ہیں''......صفدر نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو گیا۔

''یا اللہ توبہ۔یا اللہ توبہ''......عمران نے اچانک اونچی آواز میں کہنا شروع کر دیا۔ساتھ ہی اس نے بار بار کانوں کو ہاتھ لگانے شروع کر دیئے۔اس کی آواز سے جہاز میں چھائی ہوئی خاموشی اور سکوت یکلخت ہلچل میں تبدیل ہو گیا۔سب لوگ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے تھے۔

''اوہ۔اوہ۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ''......صفدر نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اسی طرح اونچی آواز میں توبہ کرنے اور کانوں کو ہاتھ لگانے کا عمل جاری رکھا۔

''یہ آپ کیا کر رہے ہیں اور یہ کیا کہہ رہے ہیں''......ایک ائیر ہوسٹس نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا ہوں تم بھی معافی مانگ لو۔شاید پھر اس کا بھی وقت نہ ملے''......عمران نے کہا تو ائیر ہوسٹس بے اختیار اچھل پڑی۔

''کیا۔کیا مطلب۔کیا ہونے والا ہے۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں''......ائیر ہوسٹس نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''آپ پلیز جائیں۔یہ ویسے ہی مزاحیہ حرکتیں کرنے کے عادی ہیں''......صفدر نے ائیر ہوسٹس سے مخاطب ہو کر کہا۔اسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ ابھی جہاز میں ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے گی۔

''یہ کیسی مزاحیہ حرکت ہے۔میں چیف گارڈ کو اطلاع دیتی ہوں''......ائیر ہوسٹس نے اسی طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر کاک پٹ کی طرف بھاگتی چلی گئی۔

''کمال ہے۔توبہ کرنا بھی اب مزاحیہ حرکت بن گیا ہے۔یہ نوبت آگئی ہے''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ بھی کمال کرتے ہیں عمران صاحب۔نہ ماحول کو دیکھتے ہیں اور نہ وقت کی نزاکت کو''......صفدر نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ پہلے ماحول سازگار ہونے کا انتظار کیا جائے پھر وقت کی نزاکت جب سختی میں تبدیل ہو جائے تو پھر توبہ کی جائے''۔عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں کہ جہاز کو خطرہ لاحق ہے''......اسی لمحے سیکورٹی گارڈ نے عمران کے قریب آ کر سخت لہجے میں کہا۔ائیر ہوسٹس اس

کے ساتھ تھی۔

''آگے کی طرف جھکو اور کان میرے قریب لے آؤ'' عمران نے بڑے پراسرار لہجے میں کہا تو گارڈ بے اختیار آگے کی طرف جھک گیا۔

''سائیڈ لائن پر جو دو خواتین بیٹھی ہوئی ہیں ان کی عقبی سیٹ پر سفید مونچھوں والا جو آدمی بیٹھا ہے اور جس کی پوری توجہ ہماری طرف ہے اس کی جیب میں میگزین سے لوڈ پسٹل ہے اور یہ کسی بھی لمحے جہاز کو ہائی جیک کر سکتا ہے''...... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

''کیا۔ کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے''...... گارڈ نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا جیسے اس کے پیر پر کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔

''نہ مانو۔ پھر بھگتو۔ اسی لئے تو میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کر رہا تھا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو گارڈ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس نے اس سفید مونچھوں والے کو جو پہلے سیٹ پر بیٹھا تھا یکلخت گردن سے پکڑ کر نیچے درمیانی راستہ پر پٹخ دیا۔ اس آدمی کے حلق سے یکلخت چیخ نکلی اور تمام مسافر یکلخت ہڑبڑا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

''یہ۔ یہ آپ نے کیا کر دیا عمران صاحب''...... صفدر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے جب اس آدمی پر جھکے ہوئے گارڈ نے اس کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پسٹل نکال لیا تو صفدر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ دو اور گارڈز بھی آ گئے تھے جبکہ اس آدمی کے دونوں ہاتھ پہلے والے گارڈ نے پہلے ہی عقب میں کر کے ان میں ہتھکڑی ڈال دی تھی اور بعد میں آنے والے گارڈز اس آدمی کو دھکیلتے ہوئے آگے لے گئے۔ جہاز میں عجیب سی صورتحال تھی۔ ہر شخص آنکھیں پھاڑے حیرت بھری نظروں سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

''آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اس کے پاس پسٹل ہے''...... پہلے گارڈ نے مڑ کر ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اس نے لاشعوری طور پر اسے تھوڑا سا باہر نکالا تو میں نے دیکھ لیا''...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں جواب دیا تو گارڈ سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس کاک پٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''آپ۔ آپ نے کب دیکھا۔ آپ تو آنکھیں بند کئے ہوئے تھے''۔ صفدر نے گارڈ کے جانے کے بعد انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنو۔ اس آدمی کی وجہ سے میں کچھ نہیں بتا رہا تھا۔ اب مجھ سے لازماً ائیر پورٹ پر بیانات لئے جائیں گے اس لئے مجھے رکنا پڑے گا۔ تم دو دو کے گروپس میں علیحدہ علیحدہ ہو کر باہر چلے جانا۔ آخری چیکنگ کاؤنٹر کے بعد سامان اٹھانے اور باہر جانے تک کچھ وقت مل جاتا ہے۔ اس دوران غیر محسوس انداز میں واش روم میں جا کر ماسک اپ کر لینا۔ ان کے پاس ہمارے اصل حلئے ہوں گے اور وہ لوگ اصل حلیوں کو ہی چیک کرتے رہ جائیں گے۔ تم نے ٹیکسیوں کے ذریعے ریڈ واٹر کلب پہنچنا ہے۔ میں بھی وہیں آ جاؤں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور جولیا اور صالحہ کی عقبی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا تا کہ انہیں بھی ہدایات پہنچا دی جائیں جبکہ عمران نے ایک بار پھر سر سیٹ کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔

☆☆☆

ناراک سے آنے والی فلائٹ لانسنگ کے بین الاقوامی اڈے پر لینڈ کر چکی تھی۔ چونکہ یہ اندرون ملک پرواز تھی اس لئے اس فلائٹ کے مسافروں سے صرف اسلحہ اور منشیات چیک کی جاتی تھیں۔ باقی کوئی چیکنگ نہ ہوتی تھی۔ تمام مسافر چیکنگ کے ان مراحل سے گزر رہے تھے۔ ایک کاؤنٹر کے سامنے موجود افراد میں ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی شامل تھے۔ جوزف کے کہنے کے باوجود ٹائیگر نے اسلحہ ناراک سے نہیں خریدا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ریاست مشی گن میں باہر سے اسلحہ لے جانا جرم تھا۔ البتہ ریاست کے اندر اسلحہ رکھنا جرم نہ تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے کہیں سے بھی اپنے مطلب کا اسلحہ خرید سکتے تھے اور چونکہ ٹائیگر کو یقین تھا کہ جو میک اپ اس نے کیا ہوا ہے اسے کیمرے چیک نہیں کر سکتے اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اس کی چیکنگ نہ ہو سکے گی۔ لیکن جب وہ چیکنگ سے فارغ ہو کر باہر پسنجر لاؤنج میں پہنچے تو ابھی وہ ایئر پورٹ عمارت کے برآمدے تک ہی پہنچے تھے کہ اچانک فضا فائرنگ کی تیز آواز سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر اچھل کر نیچے گرا۔ گولیاں اس پر چلائی گئیں تھیں۔ یہ اور بات تھی کہ دو گولیاں ٹائیگر کو کراس کرتے ہوئے دو آدمیوں کو بھی چاٹ گئیں جبکہ دو گولیاں سائیڈ سے نکل گئیں۔ البتہ ایک گولی ٹائیگر کے کاندھے میں لگی تھی اور وہ اچھل کر نیچے گر گیا تھا۔ لاؤنج میں چیخ و پکار کی آوازوں کے ساتھ ہی ہڑبونگ سے مچ گئی تھی۔ ہر شخص اس طرح ادھر ادھر دوڑنے لگا جیسے ایئر پورٹ پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو جبکہ جوزف اور جوانا جو اطمینان سے ٹائیگر کے پیچھے چلتے ہوئے آ رہے تھے اچانک ہونے والی فائرنگ اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے نیچے گرتے ہی ایک لمحے کے لئے ٹھٹکے لیکن دوسرے لمحے جوزف نے کسی چیتے کی طرح چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک لمبے قد کے آدمی کو اٹھا کر نیچے فرش پر پٹخ دیا۔ اس آدمی کے گلے میں سیاہ پٹی موجود تھی جس پر بجلی کی لہروں کے نشانات بنے ہوئے تھے۔ دوسرے لفظوں میں یہ راڈ تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا جو اس طرح اچانک پٹخے جانے کی وجہ سے ایک سائیڈ پر جا گرا تھا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا۔ اسی لمحے جوانا نے ایک اور آدمی پر چھلانگ لگا دی تھی جس کے گالے میں ایک جدید ساخت کا کیمرہ لٹک رہا تھا۔ وہ بھی راڈ تھا جس وقت جوانا اس پر جھپٹا تھا وہ جیب سے مشین پسٹل تقریباً نکال چکا تھا۔ جوانا کے چھلانگ لگاتے ہی وہ چیختا ہوا ایک طرف جا گرا جبکہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل جوانا جھپٹ چکا تھا۔ ادھر پہلے راڈ کے ہاتھ سے نکلنے والا مشین پسٹل جوزف نے جھپٹ لیا تھا۔ یہ سب کچھ چند سیکنڈ میں ہو گیا اور اس کے بعد یکلخت ایک بار پھر لاؤنج فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ اس بار ان دو راڈز کے ساتھ ساتھ جن سے جوزف اور جوانا نے مشین پسٹل حاصل کئے تھے دو اور مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے گر کر تڑپنے لگے۔ ان پر فائرنگ جوزف نے کی تھی اور اس قدر پھرتی سے کی تھی کہ وہ معمولی سی بھی مزاحمت بھی نہ کر سکے تھے جبکہ جوانا نے ٹائیگر کو ایک بازو سے کھینچ کر کھڑا کیا ہی تھا کہ باہر سے پولیس سائرنوں کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں۔

اب اس وسیع و عریض پسنجر لاؤنج میں صرف چار لاشیں اور وہ تینوں ہی باقی رہ گئے تھے جبکہ ٹائیگر نے ایک ہاتھ اپنے زخم پر رکھا ہوا تھا۔

"تم دونوں نکل جاؤ ورنہ پولیس تمہیں نہیں جانے دے گی۔ تم کالار کلب کے منیجر انتھونی سے مل کر اسے میرا نام بتا دینا۔ جاؤ"۔ ٹائیگر نے تیز لہجے میں کہا تو جوزف اور جوانا تیزی سے دوڑتے ہوئے سائیڈ راہداری سے ایئر پورٹ کی دوسری سائیڈ کی طرف نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد پولیس نے ٹائیگر کو گھیر لیا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا ہوا۔ یہ لاشیں۔ اوہ۔ یہ تو راڈز کی لاشیں ہیں"۔ ایک پولیس آفیسر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مم۔مم۔ مجھے گولی لگ گئی ہے۔نجانے کسے نشانہ بنایا گیا اور بن میں گیا'' ...... ٹائیگر نے آہستہ سے کہا۔اسے فوراً قریبی ہسپتال پہنچا دیا گیا اور پھر اس کی مرہم پٹی کر دی گئی۔گولی آپریشن کر کے نکال دی گئی تھی اور وہ ہسپتال کے ایک کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا کہ دروازہ کھلا اور ایک پولیس آفیسر اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے دو اسسٹنٹ تھے۔

''ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ تین افراد اکٹھے سفر کر رہے تھے۔ایک آپ اور دو حبشی تھے۔وہ کہاں ہیں'' ...... پولیس آفیسر نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہے۔میں اکیلا ہوں اور جہاز میں بھی اکیلی سیٹ پر تھا۔میری عقبی سیٹ پر دو حبشی ضرور بیٹھے ہوئے تھے البتہ ہم پسنجر لاؤنج میں اکٹھے داخل ہوئے تھے۔میں آگے تھا اور وہ پیچھے تھے۔اس کے بعد فائرنگ شروع ہو گی اور میں گولی لگنے سے نیچے گر گیا اور جب میں اٹھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔کیا آپ نے معلوم کر لیا کہ یہ سب کیوں ہوا۔کون نشانہ تھا اور کن لوگوں نے اس طرح کھلے عام فائرنگ کی ہے'' ...... ٹائیگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں آفیسر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔یہ واقعی اتفاق تھا کہ جہاز میں جوزف اور جوانا ایک سیٹ پر جبکہ ٹائیگر دوسری سیٹ پر اکیلا بیٹھ کر یہاں پہنچا تھا۔

''قاتلوں کی تلاش جاری ہے۔آپ کے کاغذات چیک کر لئے ہیں۔آپ کے کاغذات درست ہیں۔آپ اب کہاں ٹھہریں گے''۔پولیس آفیسر نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

''میں تو سیاحت کے لئے یہاں آیا ہوں۔کہیں بھی ٹھہر جاؤں گا۔فی الحال تو ہسپتال میں ٹھہرا ہوا ہوں'' ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا تو پولیس آفیسر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

''او کے۔آپ چاہیں تو پولیس اسٹیشن میں رپورٹ درج کرا سکتے ہیں۔ویسے میرا مشورہ یہی ہے کہ آپ اس جھگڑے میں نہ پڑیں کیونکہ جو ہلاک ہوئے ہیں وہ انتہائی خطرناک مجرم تھے۔اس کا مطلب ہے کہ یہ مجرموں کو دو گروہوں کی لڑائی تھی جس میں آپ بھی زخمی ہو گئے'' ...... پولیس آفیسر نے اسے نرم لہجے میں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے۔زندگی بچ گئی ہے اتنا ہی کافی ہے''۔ٹائیگر نے کہا تو پولیس آفیسر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اپنے اسسٹنٹس کے ساتھ واپس چلا گیا تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔وہ بہرحال اتنی بات سمجھ گیا تھا کہ اس کا میک اپ چیک کر لیا گیا تھا اور اس لئے اس پر فائر کھولا گیا تھا لیکن وہ خوش قسمتی سے بچ گیا۔لیکن اسے معلوم تھا کہ راؤ سنڈیکیٹ یہاں کس قدر مؤثر ہے اس لئے کسی بھی لمحے وہ اس پر دوبارہ فائر کھول سکتے ہیں اس لئے وہ کوئی ایسا طریقہ سوچ رہا تھا جس سے وہ کیمروں کی چیکنگ سے بچ سکے۔اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھا۔اسے خیال آیا تھا کہ اگر وہ اس میک اپ کے اوپر ماسک میک اپ کر لے تو یہ کیمرے اسے کسی صورت چیک نہ کر سکیں گے۔ائیر پورٹ سے وہ بہرحال باہر آ گیا تھا اس لئے اسے کاغذات کی بھی اتنی ضرورت نہ تھی یہی سوچ کر اس نے ہسپتال سے فوری رخصت لینے کا سوچا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے ہسپتال سے ڈسچارج کر دیا گیا تو وہ اپنا لباس جسے واش کر دیا گیا تھا پہن کر ہسپتال سے باہر آ گیا۔اس کے پاس ایمرجنسی ماسک

میک اپ باکس موجود تھا۔ اس نے ایک سائیڈ پر ہو کر اس میں سے ایک ماسک نکالا اور اسے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس نے مخصوص انداز میں اسے تھپتھپایا اور جب وہ پوری طرح ایڈجسٹ ہو گیا تو اس نے اطمینان کا سانس لیا اور سڑک پر آ کر ایک خالی ٹیکسی روک لی۔

''کالار کلب'' ...... ٹائیگر نے عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کالار کلب کے ہال میں داخل ہو رہا تھا۔ یہ خاصا بڑا کلب تھا لیکن یہاں کا ماحول بے حد مہذب تھا اور یہاں پر موجود افراد بھی اعلیٰ طبقے کے افراد دکھائی دے رہے تھے۔ ایک طرف بنے ہوئے وسیع کاؤنٹر کے پیچھے چار خوبصورت لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو ویٹروں کو سروس دینے میں مصروف تھیں جبکہ ایک فون پر مصروف تھی البتہ چوتھی لڑکی سٹول پر بیٹھی ہوئی صرف ہال کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ ٹائیگر اس کے سامنے جا کر کھڑا ہوا تو وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''لیس سر'' ...... اس نے غور سے ٹائیگر کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا بازو ابھی تک پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔

''انتھونی سے کہو پرنس ٹائیگر کا نمائندہ کارل آیا ہے۔'' ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آپ دائیں ہاتھ پر راہداری میں چلے جائیں۔ آپ کے بارے میں خصوصی ہدایات موجود ہیں۔ باس آپ کے منتظر ہیں''۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ'' ...... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ انتھونی سے اس کی پرانی دوستی تھی۔ پہلی بار اس کی انتھونی سے ملاقات ولنگٹن میں ہوئی تھی اور پھر ایک بار انتھونی پاکیشیا آ چکا تھا۔ ٹائیگر نے اسے یہاں فون کر کے بات کی تھی تو اس نے اسے خوش آمدید کہا تھا۔ گو اس وقت تک ٹائیگر کو راڈ سنڈیکیٹ کے بارے میں علم نہ تھا لیکن ہال میں داخل ہوتے ہی پہلے اس نے بہرحال چیک کر لیا تھا کہ کالار کلب کے جہازی سائز کے بورڈ پر راڈ کا مخصوص نشان موجود نہ تھا۔ ویسے بھی کلب کے اندر داخل ہونے کے بعد اسے یقین ہو گیا تھا کہ انتھونی کا کوئی تعلق راڈ سنڈیکیٹ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ یہاں کا ماحول بتا رہا تھا کہ یہاں جرائم کی سرپرستی نہیں کی جاتی۔ ویسے بھی اس کی پوری زندگی ایسے ہی کلبوں میں گھومتے ہوئے گزری تھی اس لئے وہ ماحول کو ایک نظر دیکھتے ہی سمجھ جاتا تھا کہ کلب کس قسم کی سرگرمیوں کا گڑھ ہے۔ راہداری میں انتھونی کے آفس کا دروازہ تھا جس کے باہر ایک باوردی گارڈ موجود تھا لیکن وہ مسلح نہیں تھا۔ اس نے ٹائیگر کو سلام کیا تو ٹائیگر سلام کا جواب دیتا ہوا اندر داخل ہوا تو بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا نوجوان انتھونی اسے دیکھ کر چونک پڑا اور پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''آیئے تشریف لایئے۔ میرا نام انتھونی ہے'' ...... اس نے بڑے کاروباری انداز میں کہا۔

''مجھے ٹائیگر کہتے ہیں'' ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اصل آواز میں کہا تو انتھونی بے اختیار اچھل پڑا۔

''تم۔ تم۔ مگر'' ...... انتھونی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں میک اپ میں ہوں'' ...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

''اوہ۔ اوہ۔ اچھا آؤ ادھر سپیشل روم میں بیٹھتے ہیں'' ...... انتھونی نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے لے

کر عقبی طرف ایک اور کمرے میں آ گیا۔

''تم بیٹھو۔ میں فون کر لوں''...... انتھونی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ٹائیگر ایک طویل سانس لے کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد انتھونی واپس آ گیا۔

''میں نے کاؤنٹر پر کہہ دیا ہے کہ تمہارے بارے میں کسی کو نہ بتایا جائے''...... انتھونی نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''فون کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اس میک اپ میں نہیں ہوں جس میں مجھ پر حملہ کیا گیا تھا'' ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''اوہ۔ مگر یہ سلسلہ کیا ہے ٹائیگر۔ تمہارے دو ساتھی میرے پاس پہنچے۔ میں نے انہیں سپیشل روم دے دیا ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ ائیر پورٹ پر تم پر حملہ کیا گیا اور حملہ کرنے والے راڈز تھے اور تم زخمی ہو گئے''...... انتھونی نے کہا۔

''میرے ساتھی اب کہاں ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ تو راڈ کلب جانے پر بضد تھے لیکن میں نے بڑی مشکل سے انہیں سمجھا کر روکا ہے کیونکہ جب تک تم ہسپتال میں ہو تب تک یہ کام مزید الجھن کا باعث بن جاتا۔ ویسے وہ دونوں بے حد مشتعل تھے اور خاص طور پر مسٹر جوانا تو سخت غصے میں تھا۔ البتہ وہ افریقی حبشی مسٹر جوزف ٹھنڈے مزاج کا ہے۔ اس نے مسٹر جوانا کو سمجھایا تو وہ رکا مگر یہ سب کیا ہوا ہے۔ تم لوگ ان خوفناک لوگوں کا ہدف کیسے بن گئے۔ میرے خیال میں تو تم پہلی بار لانسنگ آئے ہو''۔ انتھونی نے کہا۔

''ہاں۔ بہر حال تم ان دونوں کو یہاں بلوا لو اور میرے لئے ایپل جوس منگوا لو۔ میں کمزوری محسوس کر رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو انتھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور فون اٹھا کر کسی کو ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف اور جوانا کمرے میں داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ایک ویٹر تھا جس نے ٹرے میں ایپل جوس کے چار گلاس اٹھائے ہوئے تھے۔

''تمہیں رخصت مل گئی ہسپتال سے۔ میں نے تو جوزف سے بہت کہا کہ ہم ہسپتال چلتے ہیں۔ یہ لوگ دوبارہ تم پر حملہ کر سکتے ہیں لیکن جوزف نے میری ایک نہیں مانی''...... جوانا نے کہا۔

''جوزف نے ٹھیک کیا ہے۔ میں تو مسافر ہوں۔ بس گولیوں کے راستے میں آ گیا تھا اور اب میں نے سابقہ میک اپ کے اوپر ماسک میک اپ بھی کر لیا ہے اس لئے اب ان کے کیمرے ہمیں چیک نہیں کر سکتے''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''لیکن کیا ہم اس طرح چھپ کر بیٹھنے کے لئے یہاں آئے ہیں''...... جوانا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ ابھی تو مقابلے کا آغاز ہوا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''انتھونی تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں ان راڈز کے خلاف پناہ دی ہے''...... ٹائیگر نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

''سچی بات تو یہ ہے کہ جب تمہارے ساتھی میرے پاس آئے تو مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ تمہارا مقابلہ راڈز سے ہے اور جب پتہ چلا تو پھر میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ تمہیں کوئی جواب دوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں ان کا مقابلہ ایک لمحے کے لئے بھی نہیں کر سکتا۔ وہ ایک لمحے میں میرا

کلب تباہ کر سکتے ہیں اور مجھے میرے خاندان سمیت گولیوں سے چھلنی کر سکتے ہیں۔ نجانے اب تک وہ خاموش کیوں ہیں حالانکہ میں معلوم کر چکا ہوں کہ ائیر پورٹ پر چار راڈز مارے جا چکے ہیں اور ایک راڈ کے مرنے پر بھی یہ لوگ پورے لانسنگ میں قیامت مچا دیتے ہیں''...... انھونی نے کہا۔

''تمہیں مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ تم صرف کاروباری آدمی ہو اور تم نے ہمیں عام سیاح سمجھ کر ایک رہائش گاہ مع کار کرائے پر دی ہے اور بس''...... ٹائیگر نے کہا تو انھونی چونک پڑا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ یہی بہتر ہے''...... انھونی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور ایک کی رنگ نکال کر ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

''اسکالا کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ، اے بلاک۔ یہ میری کاروباری کوٹھی ہے جو اکثر میں سیاحوں کو کرائے پر دیتا کرتا ہوں۔ اس میں کار بھی موجود ہے اور ضرورت کا باقی سامان بھی''...... انھونی نے کہا۔

''اپنے کاغذات مکمل کرلو۔ یہ کوٹھی تم نے کیش سیکورٹی پر مائیکل کو دی ہے۔ مائیکل تمہارے پاس اکیلا آیا تھا اور بس''۔ ٹائیگر نے کہا تو انھونی نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''ہارنگ رجسٹر لے کر آؤ''...... انھونی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان ایک رجسٹر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے رجسٹر انھونی کے سامنے رکھا اور واپس چلا گیا۔ انھونی نے رجسٹر کھولا اور پھر بال پوائنٹ سے اس نے اس پر لکھنا شروع کر دیا۔

''میں نے تمہارا پتہ پندرہ اسکائر روڈ ونگٹن لکھ دیا ہے۔ یہ میرا اپنا ادارہ ہے۔ میں وہاں کہہ دوں گا۔ وہ لوگ اس بات کی تصدیق کر دیں گے کہ مسٹر مائیکل اس کا آفیسر ہے۔ یہاں دستخط کر دو''۔ انھونی نے کہا اور رجسٹر اٹھا کر اس نے ٹائیگر کے سامنے رکھ دیا۔ ٹائیگر نے اسے پڑھا اور پھر اس پر دستخط کر دیئے۔

''دس لاکھ ڈالر کیش سیکورٹی کا چیک دے دو''...... انھونی نے کہا تو ٹائیگر نے اندرونی جیب سے ایک چیک بک نکال کر ایک چیک پر لکھ کر اسے علیحدہ کیا اور چیک انھونی کی طرف بڑھا دیا۔

''شکریہ۔ اب یہ کام تو مکمل ہو گیا۔ اب چیف راڈز کو مجھ پر اعتماد کرنا پڑے گا''...... انھونی نے کہا اور رجسٹر بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

''اب یہاں سے جانے کا کوئی خفیہ راستہ بھی بتا دو''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ میں خود تمہیں باہر چھوڑ آتا ہوں''...... انھونی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''تمہارے پاس خصوصی ماسک ہیں۔ تم دونوں ماسک چڑھا لو کیونکہ تمہارے حلیئے ان تک پہنچ چکے ہوں گے۔ ابھی انہیں معلوم نہیں ہو سکا کہ تم یہاں پہنچ چکے ہو۔ وہ تمہیں یقیناً پورے شہر میں تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے''...... ٹائیگر نے جوزف اور جوانا سے کہا تو دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک عقبی گلی میں موجود تھے۔ جوزف اور جوانا دونوں کے صرف چہرے اور بالوں کی رنگت میں تبدیلی ہوئی تھی ورنہ ان کی قومیت وہی تھی اور ایسا ہونا ضروری تھی تھا کیونکہ دوسری قومیتوں میں ایسے قوی ہیکل افراد ناممکن سی بات تھی اس لئے اگر ایسا نہ کیا جاتا

تو وہ ویسے ہی مشکوک ہو سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹیکسی کے ذریعے اسکالا کالونی کی مطلوبہ کوٹھی میں پہنچ گئے۔ کوٹھی ان کے مطلب کی تھی۔ صرف یہاں اسلحہ موجود نہ تھا۔

''تم ہیں لوگ یہیں ٹھہرو میں جا کر لباس لے آتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ تم نہیں میں جاؤں گا کیونکہ تم جب ہمارے سائز کے لباس خرید و گے تو مشکوک ہو جاؤ گے''...... جوانا نے کہا۔

''اور تم جب میرے سائز کا لباس خرید و گے تب''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میرا چھوٹا بھائی تم جیسا ہے''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر کے ساتھ ساتھ جوزف بھی ہنس پڑا۔

''اسلحہ بھی خرید لانا''...... جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ لے آؤں گا''...... جوانا نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''میں پھاٹک بند کر آؤں''...... جوزف نے اٹھ کر جوانا کے پیچھے جاتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''مور کیسینو کا نمبر دیں''...... ٹائیگر نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ٹائیگر نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''مور کیسینو''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں مائیکل بول رہا ہوں۔ یہاں مسٹر رونالڈ ہوں گے۔ چیف سپروائزر۔ ان سے بات کرائیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نمبر بتاتی ہوں اس پر کال کر لیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ رونالڈ چیف سپروائزر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری اور قدرے سخت سی آواز سنائی دی۔

''مسٹر رونالڈ میرا نام مائیکل ہے۔ آپ کو گریٹ لینڈ کے ایک آدمی مسٹر سٹرانگ نے ٹائیگر کے بارے میں فون کیا ہوگا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ کہاں ہے وہ''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''میں ہی ٹائیگر ہوں۔ لیکن یہاں میرا نام مائیکل ہے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ اچھا۔ آپ ایک اور نمبر پر کال کریں۔ میں نمبر بتاتا ہوں پھر کھل کر بات ہوگی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک اور نمبر بتا دیا گیا تو ٹائیگر نے تیسری بار کریڈل دبایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس دوران جوزف واپس آ کر کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

''رونالڈ بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ ہاں مسٹر مائیکل۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ فرمائیے''...... رونالڈ کے لہجے میں اس بار گہرا اطمینان تھا۔

''یہاں لانسنگ کے شمالی حصے میں ایک لیبارٹری ہے۔ اس بارے میں معلومات چاہئیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیبارٹری۔ اوہ نہیں۔ میں نے تو آج تک کبھی نہیں سنا کہ یہاں کوئی لیبارٹری ہے''...... دوسری طرف سے بے ساختہ لہجے میں کہا گیا تو ٹائیگر سمجھ گیا کہ اسے واقعی اس لیبارٹری کا علم نہیں ہے۔ ویسے بھی وہ جس پیشے سے متعلق تھا اس میں لیبارٹریوں کے بارے میں معلومات شاذ و نادر ہی مل سکتی تھیں۔ ظاہر ہے ایک جوئے خانے کے سپروائزر کا لیبارٹری سے کیا تعلق ہو سکتا تھا لیکن ٹائیگر نے اس لئے پوچھ لیا تھا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ رونالڈ یہاں آباؤ اجداد سے رہتا چلا آ رہا ہے اس لئے ٹائیگر کا خیال تھا کہ شاید وہ اس بارے میں معلومات رکھتا ہو۔

''تو پھر راڈ کے سربراہ کے بارے میں بتا دیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ آپ کیا پوچھ رہے ہیں''...... دوسری طرف سے ایسے انداز میں کہا گیا جیسے ٹائیگر نے سوال کی بجائے اسے کوڑا مار دیا ہو۔

''میں راڈز کے سربراہ کے بارے میں پوچھ رہا ہوں۔ صرف سربراہ کے بارے میں''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سوری سر۔ راڈز کے بارے میں کوئی لفظ منہ سے نہ نکالیں اور نہ کوئی بات کریں''...... دوسری طرف سے اس طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا گیا جیسے اسے راڈ کا نام سنتے ہی جاڑے کا تیز بخار چڑھ گیا ہو۔

''فون محفوظ ہے۔ پھر آپ اس قدر کیوں گھبرا رہے ہیں۔ میں نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور منہ مانگا معاوضہ دوں گا''۔ ٹائیگر نے اس کی حالت پر منہ بناتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ پلیز آپ آئندہ مجھے فون نہ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''بے حد خوفزدہ ہیں یہاں کے لوگ اس راڈ سنڈیکیٹ سے''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''تم نے براہ راست بات کر دی۔ وچ ڈاکٹر ماما نی کہا کرتا تھا کہ جو بات دوسرا نہ بتانا چاہتا ہو اس سے الٹ بات کریں تو وہ خود ہی سیدھی بات منہ سے نکال دے گا''...... سامنے بیٹھے ہوئے جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

اب الٹ بات کیا کروں گا''...... ٹائیگر نے کہا جو جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''اس رونالڈ کا نمبر پریس کرو''...... جوزف نے کہا۔

''رہنے دو۔ وہ خوفزدہ ہو کر کہیں ہمارے فون کے بارے میں راڈ کو ہی اطلاع نہ دے دے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''خوفزدہ آدمی صرف خوفزدہ ہی ہو سکتا ہے ٹائیگر۔ اگر ہم اس طرح خوفزدہ ہوتے رہے تو پھر بہتر ہے کہ واپس چلے جائیں۔ نمبر پریس کرو''...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے رونالڈ کا وہ نمبر پریس کر دیا جسے اس نے محفوظ قرار دیا تھا۔

''یس۔ رونالڈ بول رہا ہوں'' ...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے رونالڈ کی آواز سنائی دی۔

''جوزف بول رہا ہوں۔ راڈ کے چیف رسالڈ کو میرا پیغام پہنچا دو کہ اس کا ہانکس کا کام ہو گیا ہے'' ...... جوزف نے انتہائی تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''رسالڈ۔ مم۔ مگر چیف تو روجر ہے روجر'' ...... دوسری طرف سے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

''احمق آدمی رسالڈ وراڈ کلب میں بیٹھتا ہے جبکہ روجر راڈ کلب میں نہیں بیٹھتا'' ...... جوزف نے اور زیادہ چیخ کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''جج۔ جج۔ جی۔ جی۔ مگر۔ راڈ کلب میں تو پیغام ہی نہیں دے سکتا۔ روجر کلب میں دے سکتا ہوں'' ...... دوسری طرف سے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر میں خود پیغام دے دوں گا'' ...... جوزف نے اسی طرح چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا جبکہ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کمال ہے جوزف۔ تم تو عمران صاحب سے بھی دو جوتے آگے ہو۔ حیرت ہے۔ تم نے کلب کا نام بھی معلوم کر لیا اور چیف کا بھی'' ...... ٹائیگر نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''آئندہ باس کے بارے میں ایسے کمنٹ نہ دینا۔ میں نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کیا ہے ورنہ ابھی تمہارے جبڑے ٹوٹ چکے ہوتے۔ باس عظیم ہے۔ میں اس سے آگے کیسے ہو سکتا ہوں۔ میں تو باس کا غلام ہوں اور غلام ہمیشہ پیچھے چلتے ہیں''۔ جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ آئی ایم سوری۔ میں تو محاورہ بول رہا تھا''۔ ٹائیگر نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''باس کے معاملے میں کوئی محاورے بازی نہیں چل سکتی۔ سمجھے۔ اس لئے خیال رکھا کرو'' ...... جوزف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں نقشہ لے آؤں تاکہ اس روجر کلب کی لوکیشن چیک کی جا سکے'' ...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تم بیٹھو میں لے آتا ہوں۔ تم اس وقت باس ہو''۔ جوزف نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا تو ٹائیگر اس کی مخصوص نفسیات پر بے اختیار مسکرا دیا۔ عمران کے بارے میں صرف محاورے نے اسے برافروختہ کر دیا تھا اور اب وہ اسے اٹھنے اس لئے نہ دے رہا تھا کہ عمران نے اسے باس بنا دیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ نقشہ لے کر واپس آیا اور اس نے نقشہ میز پر پھیلا دیا یہ لانسنگ شہر کا انتہائی تفصیلی نقشہ تھا جو انہوں نے ایئر پورٹ سے خریدا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر نے اسکالا کالونی ٹریس کر لی اور اس کے گرد دائرہ لگا کر اس نے روجر کلب تلاش کرنا شروع کر دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل اور سرتوڑ کوشش کے بعد وہ بہرحال انتہائی پیچیدہ اور گنجان نقشے پر روجر کلب تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے اس کے گرد دائرہ لگا دیا۔ اس کے بعد اسکالا کالونی سے روجر کلب کا راستہ چیک کرنا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ سڑک اور راستوں پر

نشان لگا چکا تھا۔ اسی لمحے باہر سے ہارن کی آواز سنائی دی تو جوزف اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ ٹائیگر نقشے پر ہی جھکا رہا تھا۔ وہ راستوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہتا تھا۔ پھر جوزف اور جوانا اکٹھے ہی اندر داخل ہوئے۔ دونوں نے شاپرز اور بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔

''خاصی خریداری کر ڈالی ہے''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نے سوچا شاید پھر اس کا موقع نہ ملے''...... جوانا نے جواب دیا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد تینوں لباس تبدیل کر کے اور مخصوص اسلحہ جیبوں میں ڈال کر واپس اسی کمرے میں آ گئے۔

''اب بتاؤ مشن کا کیا ہوا۔ جوزف بتا رہا تھا کہ اس نے وہ کلب ٹریس کر لیا ہے جہاں راڈ کا چیف بیٹھتا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں۔ جوزف نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے''...... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے پوری تفصیل بتا دی۔

''مطلب ہے کہ ابھی ہم نے جا کر اس روجر سے یہ معلوم کرنا ہے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور اس کے لئے وہاں ریڈ کرنے کی بجائے ہم اسے اغوا کر کے یہاں لے آتے ہیں اور پھر اطمینان سے اس سے پوچھ گچھ ہوتی رہے گی''...... جوانا نے کہا۔

''یہ روجر کلب یقیناً راڈ سنڈیکیٹ کا بڑا اڈا ہو گا اور اس لئے وہاں سے اس روجر کا اغوا خاصا مسئلہ بھی بن سکتا ہے۔ اس لئے وہیں اس سے پوچھ گچھ کر لیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''لیکن پھر اس پورے کلب کو میزائلوں سے اڑانا ہو گا ورنہ راڈز ہمارے پیچھے لگ جائیں گے جبکہ یہ محض پوچھ گچھ ہو گی۔ اصل کام تو لیبارٹری ٹریس ہونے پر شروع ہو گا''...... جوانا نے کہا۔

''تم کیا کہتے ہو جوزف''...... ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''تم باس ہو۔ تم ہمیں حکم دو ہم تعمیل کریں گے۔ ہم سے مت پوچھا کرو۔ البتہ ایک بات ہے کہ ایکشن میں آنے کے بعد ہمیں مسلسل ایکشن میں رہنا ہو گا''...... جوزف نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے اس راڈ سنڈیکیٹ کا سر کچلنا ہو گا۔ پھر ہی ہم آگے بڑھ سکیں گے اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ ہم روجر کلب کے بعد براہ راست راڈ کلب پر ریڈ کر دیں۔ پھر وہاں سے سیدھے اس لیبارٹری کی طرف بڑھ جائیں۔ اگر ہم نے انہیں تخفہ دیا تو پھر یہ لوگ ہمیں دبوچ لیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تم نے اچھی بات سوچی ہے۔ اسلحہ ہمارے پاس ہے۔ گاڑی بھی ہے۔ چلو پھر اٹھو''...... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی جوزف اور جوانا بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ انہیں احساس تھا کہ وہ شیروں کی کچھار میں جا رہے ہیں لیکن ان تینوں کے چہروں پر کسی قسم کی تشویش کا شائبہ تک نہیں تھا۔ وہ اسی طرح مطمئن اور پرسکون نظر آ رہے تھے جیسے وہ کسی پرفضا مقام پر تفریح کے لئے جا رہے ہوں۔

☆☆☆

جان کلے سوزین کیساتھ اپنے مقامی سیکشن آفس میں موجود تھا وہ دونوں شراب نوشی میں مصروف تھے۔ جان کلے کی نظریں بار بار سامنے دیوار پر موجود کلاک کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

''فلائٹ کو آئے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے لیکن ابھی تک کارلوس نے کال نہیں کی'' ...... جان کلے نے کہا۔

''ائیر پورٹ پر فون کر کے معلوم کرو'' ...... سوزین نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جان کلے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جان کلے نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جان کلے بول رہا ہوں'' ...... جان کلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لانسنگ سے پراگ بول رہا ہوں باس'' ...... دوسری طرف سے پراگ کی آواز سنائی دی تو جان کلے بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا۔ کوئی خاص بات'' ...... جان کلے نے پوچھا۔

''باس۔ راڈ سنڈیکیٹ والوں نے ائیر پورٹ پر ایک پاکیشائی کو چیک کیا جس کے ساتھ دو قوی ہیکل حبشی تھے۔ اس پاکیشائی نے ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا لیکن راڈ نے خصوصی کیمرے کی مدد سے اسے شناخت کر لیا اور اس پر فائر کھول دیا تو وہ پاکیشائی صرف زخمی ہوا۔ البتہ اس کے دونوں حبشی ساتھیوں نے الٹا ان چاروں راڈز کو ہلاک کر دیا اور پھر وہ حبشی تو نکل گئے اور اس پاکیشائی کو پولیس نے ہسپتال پہنچا دیا جہاں اس کی مرہم پٹی کی گئی اور پھر وہ پولیس کو بیان دے کر چلا گیا۔ راڈ کے چیف لارڈ کو اس کی اطلاع اس وقت ملی جب پولیس نے اسے اطلاع دی۔ اس وقت وہ زخمی بھی ہسپتال سے جا چکا تھا۔ اب تمام راڈز ان دونوں حبشیوں اور اس پاکیشائی کو پورے لانسنگ میں تلاش کر رہے ہیں۔ مجھے بھی پولیس کے ذریعے اس کی اطلاع ملی تو میں نے راسٹر سے بات کی اس نے بتایا کہ پورے لانسنگ میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے اور جلد ہی ان تینوں کا خاتمہ کر دیا جائے گا'' ...... پراگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''جب چاروں راڈز ہلاک ہو گئے تھے تو پھر کس نے بتایا کہ وہ ایکریمین پاکیشائی تھا۔ کیا اس کا میک اپ واش کر دیا گیا تھا''۔ جان کلے نے پوچھا۔

''نہیں باس۔ کیمرہ چیک کیا گیا۔ اس میں آخری سٹل پکچر موجود جس میں پاکیشائی چہرہ صاف دکھائی دے رہا تھا۔ باقی تفصیل پولیس نے وہاں موجود افراد سے معلوم کی ہے'' ...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے دیکھا ہے اس پاکیشائی کا چہرہ'' ...... جان کلے نے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے پولیس کی تحویل میں موجود اس کیمرے کو چیک کیا ہے'' ...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا حلیہ ہے۔ تفصیل سے بتاؤ'' ...... جان کلے نے کہا تو پراگ نے حلیہ بتا دیا۔

''اوہ نہیں۔ یہ عمران کا چہرہ نہیں ہے ورنہ میں سمجھا تھا کہ عمران نے ہمیں ڈاج دیا ہے۔ یہ اس کا کوئی ساتھی ہو گا۔ بہرحال تم خود بھی انہیں تلاش کرو اور ان کا خاتمہ کر دو'' ...... جان کلے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو جان کلے نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ جان کلے بول رہا ہوں"...... جان کلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"کارلوس بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے کارلوس کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... جان کلے نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلوبہ لوگوں میں سے کوئی بھی ائیر پورٹ پر نہیں پہنچا۔ میرے آدمی وہاں انتظار کرتے رہے لیکن مطلوبہ لوگ باہر ہی نہیں آئے جس پر میرے آدمیوں نے جب ائیر پورٹ حکام سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ اس فلائٹ سے آنے والے تمام مسافر کلیئر ہو چکے ہیں"...... کارلوس نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا تم نے خفیہ راستوں پر چیکنگ نہیں کرائی تھی"...... جان کلے نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمام ممکنہ راستوں حتیٰ کہ پائلٹ اور عملے کے خصوصی راستے پر بھی میرے آدمی موجود تھے لیکن ان میں سے ایک بھی نظر نہیں آیا۔ جب میرے آدمیوں نے مجھے فون کیا تو میں بھی تمہاری طرح حیران ہوا۔ میرے کہنے پر چیکنگ کاؤنٹر سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان افراد کا سامان چیک کیا گیا اور انہیں بھی باقاعدہ چیک کیا گیا لیکن آخری کاؤنٹر سے کلیئر ہونے کے بعد وہ اس طرح غائب ہو گئے جیسے ان کا وجود ہی نہ رہا ہو"...... کارلوس نے کہا۔

"یہ آخر کس طرح ممکن ہے۔ وہ جنات تو نہیں تھے کہ غائب ہو گئے"...... جان کلے نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال حقیقت یہی ہے جو میں نے بتائی ہے"...... کارلوس نے جواب دیا تو جان کلے نے اس طرح رسیور کریڈل پر پٹخ دیا جیسے اس نے رسیور کریڈل کی بجائے کارلوس کے منہ پر مار دیا ہو۔

"احمق آدمی گروپ بنائے پھر رہے ہیں۔ اس طرح وہ کیسے غائب ہو سکتے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی راستے سے نکل گئے ہوں گے۔ نانسنس"...... جان کلے نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم نے گرافال سے جس آدمی کو طیارے پر سوار کرایا تھا۔ تاکہ وہ ائیر پورٹ پر ہونے والے تمام معاملات کی تمہیں اپنے طور پر خبر دے۔ اس نے تمہیں فون نہیں کیا"...... سوزین نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ ٹھہرو مجھے معلوم کرنے دو"...... جان کلے نے چونک کر اس انداز میں کہا جیسے اس آدمی کے بارے میں اسے یاد ہی نہ رہا ہو اور پھر میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور تیزی سے اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جان کلے کالنگ۔ اوور"...... جان کلے نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ پولیس آفیسر نارتھ سرکل سپیکنگ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جان کلے اور سوزین دونوں بے

اختیار اچھل پڑے۔

''آپ کون ہیں۔ یہ فریکوئنسی تو مارکن کی ہے اوور''...... جان کلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ اپنا تعارف کرائیں۔ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا ہے کہ میں پولیس آفیسر نارتھ سرکل بول رہا ہوں۔ اوور''...... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

''مارکن کو کیا ہوا ہے۔ کیا وہ پولیس کسٹڈی میں ہے۔ لیکن کیوں۔ اوور''...... جان کلے نے سرد لہجے میں کہا۔

''پہلے آپ اپنا تفصیلی تعارف کرائیں۔ اوور''...... دوسری طرف سے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا۔

''میرا تعلق کیپٹل ایجنسی سے ہے۔ اوور''...... جان کلے نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ پھر آپ کو تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ مارکن جہاز میں پسٹل لے کر سوار ہو گیا۔ دوران فلائٹ ایک پاکیشیائی مسافر نے اس کا پسٹل چیک کر لیا اور اس نے چیف گارڈ کو بتا دیا۔ گارڈز نے مارکن پر قابو پا لیا اور پسٹل اس سے لے کر اسے گرفتار کر لیا۔ پاکیشیائی مسافر نے جو بیان دیا وہ صرف اتنا تھا کہ مارکن نے لاشعوری طور پر پسٹل تھوڑا سا جیب سے نکالا تو اس نے چیک کر لیا اور بس۔ چنانچہ اسے واپس بھیج دیا گیا۔ مارکن نے بیان دیا ہے کہ یہ پسٹل اس کا نہیں ہے۔ کسی نے نجانے کس وقت اس کی جیب میں رکھ دیا جبکہ اس پسٹل پر ایسا ٹیپ چڑھا ہوا ملا ہے جس کی وجہ سے سکرین پر مشین اسے چیک نہیں کر سکی اور یہی بات پولیس کے لئے انتہائی تشویشناک ہے۔ مارکن سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے کہ اس نے اس قسم کا ٹیپ کہاں سے لیا ہے اور اس نے کس مقصد کے لئے یہ پسٹل جیب میں رکھا ہوا تھا لیکن یہ کسی بھی سوال کا جواب نہیں دے رہا۔ اوور''...... پولیس آفیسر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اسے وکیل سے بات نہیں کرنے دی۔ کیوں۔ اوور''۔ جان کلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہم نے اسے آفر کی ہے لیکن اس نے انکار کر دیا ہے۔ اوور''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس کا تعلق کیپٹل ایجنسی سے ہے اس لئے وہ اپنے بارے میں نہیں بتا رہا۔ ٹھیک ہے۔ میں اس کی رہائی کے آرڈر جاری کراتا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... جان کلے نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''یہ پاکیشیائی یقیناً عمران ہو گا۔ اس کی نظریں ایسی ہیں جو اس نے اس طرح پسٹل چیک کر لیا ہے لیکن مارکن نے یہ حرکت کیوں کی''۔ جان کلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر میز پر رکھ کر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

''مارکن نارتھ سرکل پولیس کی تحویل میں ہے۔ چیف پولیس آفیسر کو کہہ کر اس کا رہا کراؤ''...... جان کلے نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے نے رسیور رکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''سب کچھ ختم ہو گیا اور وہ لوگ ولنگٹن میں داخل بھی ہو گئے''۔ جان کلے نے کہا۔

''تو اس میں اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے کلے۔ تمہارے انداز سے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے تم مکمل بازی ہار چکے ہو۔ ایک اقدام کامیاب نہیں ہوا تو کیا ہوا'' ...... سوزین نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ ویسے بھی یہاں آ کر انہوں نے کوئی مشن مکمل نہیں کرنا۔ مشن کے لئے انہیں لانسنگ جانا ہوگا''۔ جان کلے نے کہا۔

''لیکن وہاں وہ پاکیشیائی اور دو حبشی پہنچے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس بار ہمارے خلاف باقاعدہ کھیل کھلا جا رہا ہے''۔ سوزین نے کہا۔

''وہ کیسے'' ...... جان کلے نے چونک کر پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں سے لئے آیا ہے تاکہ ہمیں الجھا سکے جبکہ مشن کی تکمیل کے لئے اس کے ساتھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ اس طرح عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے ہم الجھ جائیں گے اور وہاں نہ جا سکیں گے اور اکیلا پراگ وہاں کچھ نہیں کر سکتا۔ وہاں ان لوگوں نے راڈز کے اچانک حملے کو نہ صرف الٹ دیا بلکہ الٹا چار راڈز مار گرائے۔ ہمیں وہاں جانا چاہئے ورنہ ہم یہاں ان لوگوں کے خلاف الجھے رہیں گے اور پھر اچانک اطلاع ملے گی کہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے'' ...... سوزین نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ آخر یہ لوگ ایئر پورٹ کے آخری کاؤنٹر کے بعد اچانک کیسے غائب ہو گئے۔ پہلے یہ راز معلوم ہوا تو میرا ذہن آگے بھی کام کرے گا'' ...... جان کلے نے کہا۔

''میں نے سوچ لیا ہے اور واقعی بے حد آسان حل ہے'' سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا'' ...... جان کلے نے چونک کر کہا۔

''انہوں نے آخری کاؤنٹر سے فارغ ہو کر پسنجر لاؤنج میں جانے سے پہلے ماسک میک اپ کر لیا ہوگا۔ نتیجہ یہ کہ وہ اطمینان سے سب کے سامنے نکل کر چلے گئے کیونکہ کارلوس کے آدمیوں کو جن حلیوں کے افراد کا انتظار تھا وہ تو انہی کو چیک کرتے رہے ہوں گے''۔ سوزین نے کہا تو جان کلے بے اختیار اچھل پڑا۔

''حیرت ہے۔ واقعی انتہائی آسان حل ہے۔ یہ لوگ واقعی بے پناہ ذہین ہیں لیکن انہیں ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ انہیں تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ باہر ان کے شکاری موجود ہیں'' ...... جان کلے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

''مارکن کا معاملہ معلوم ہو جانے کے بعد بھی یہ بات کر رہے ہو وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ مارکن ان کی نگرانی کر رہا ہے اور پھر اس کے پاس اسلحہ ہے اس لئے لازماً کوئی نہ کوئی چکر چل رہا ہے''۔ سوزین نے کہا تو جان کلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''ہاں۔ اب واقعی بات مکمل ہو گئی ہے۔ ویسے تم بھی ان سے کم ذہین نہیں ہو'' ...... جان کلے نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا تو سوزین بے اختیار مسکرا دی۔

''اس لئے میری بات پر دھیان دو۔ یہاں ان کے ساتھ مت الجھو اور فوری طور پر لانسنگ پہنچ جاؤ۔ اصل معرکہ وہیں ہوگا۔ یہ لوگ خود ہی وہاں پہنچ جائیں گے''...... سوزین نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن کیا یہ لوگ یہاں صرف ہمارے خلاف کام کرنے آرہے ہیں''...... جان کلے نے کہا۔

''وہ ہمارے خلاف کام کرنے نہیں بلکہ ہمیں الجھانے کے لئے آرہے ہیں اور جتنا وقت گزرے گا اس کا فائدہ انہیں ہی ہوگا۔ پراگ اچھا ایجنٹ ضرور ہے لیکن میری تمہاری طرح سپر ایجنٹ نہیں ہے اور جہاں تک راڈز کا تعلق ہے تو تربیت یافتہ اور ان غنڈوں میں بہرحال فرق ہوتا ہے اس لئے راڈز سنڈیکیٹ کے لوگ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے''...... سوزین نے کہا۔

''میرا خیال دوسرا ہے۔ انہیں لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں۔ صرف لانسنگ کا نام معلوم ہوگیا ہے۔ وہ بھی میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ وہاں پاکیشائی اور دو حبشی پہنچے ہیں۔ ویسے وہاں لیبارٹری کے بارے میں کوئی نہیں جانتا۔ یہ ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹریوں میں سے ایک ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ پہلے ولنگٹن اس لئے آئے ہیں تاکہ یہاں لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر کے پھر لانسنگ جائیں۔ ان تینوں کو انہوں نے ابتدائی معاملات کے لئے وہاں بھجوایا ہوگا''...... جان کلے نے کہا۔

''تب بھی وہ زیادہ سے زیادہ یہی معلوم کرسکیں گے کہ ہم وہاں گئے ہیں یا اگر یہاں انہوں نے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم بھی کرلیا کرو تب بھی وہ بہرحال لانسنگ تو آئیں گے اور ہم وہاں ان کے استقبال کے لئے موجود ہوں گے۔ یہاں تم خواہ مخواہ مختلف گروپس کو ان کے مقابل لاتے رہو گے لیکن یہ لوگ سپر ایجنٹ سے کم کسی کے قابو میں نہیں آئیں گے''...... سوزین اپنی بات پر اڑی ہوئی تھی۔

''اگر ان سے دو دو ہاتھ ہی کرنے ہیں تو کیا یہ ضروری ہے کہ لانسنگ میں ایسا کیا جائے۔ یہاں کیوں نہ کر لئے جائیں''...... جان کلے نے کہا۔

''یہاں ہم کھل کر ان کے سامنے نہیں آسکیں گے۔ وہاں ہم خود کھل کر ان کے خلاف کام کریں گے''...... سوزین نے کہا۔

''تم ٹھیک کہتی ہو سوزین۔ اوکے۔ تیاری کرو۔ ہم پہلی دستیاب فلائٹ پر وہاں پہنچتے ہیں''...... جان کلے نے کہا تو سوزین کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے اپنی بات منوا کر کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔

☆☆☆

مشن امن

مشن امن صائمہ الٰہی کے بچوں کے لیے لکھے گئے ڈراموں کا مجموعہ ہے، جو زیادہ تر بچوں کے مقبول ماہانہ ڈائجسٹ **نٹ کھٹ** میں چھپے ہیں۔ ڈراموں کا یہ مجموعہ کتاب گھر کے بچوں کے ادب **(بزم اطفال)** سیکشن میں پڑھا جاسکتا ہے۔

عمران ٹیکسی سے اترا، اس نے کرایہ دیا اور پھر مڑ کر وہ ریڈ واٹر کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پولیس سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے اپنا نیا میک اپ کیا اور خصوصی اسلحہ خریدا اور اس کے بعد وہ ٹیکسی میں سوار ہو کر ریڈ واٹر کلب پہنچا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہوں گے۔ مین گیٹ کھول کر جب وہ کلب میں داخل ہوا تو اندر کا ماحول بے حد پر سکون تھا۔ عمران نے ایک نظر میں ماحول کا جائزہ لیا اور پھر وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ گو وہ سب میک اپ میں تھے لیکن عمران ایک نظر میں ہی انہیں پہچان گیا تھا۔ وہ سب یہاں اکٹھے ہی ایک میز پر موجود تھے۔ ان سب نے ایکریمین میک اپ کیا ہوا تھا۔

''ہیلو فرینڈز''...... عمران نے قریب جا کر کہا۔

''آؤ بیٹھو۔ پولیس نے تنگ تو نہیں کیا''...... صفدر نے کہا۔

''مجھ اکیلے کو کیا پولیس نے تنگ کرنا تھا۔ البتہ اگر کوئی خاتون ساتھ ہوتی تو پھر ان سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوتا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب''...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے عمران کا نام لیا ہی تھا کہ عمران نے اس کی بات کاٹ دی۔

''سوری۔ میرا نام مائیکل ہے''...... عمران نے کہا۔

''آئی ایم سوری۔ اصل میں عادت سی پڑ گئی ہے۔ یہ نام لینے کی۔ بہر حال مسٹر مائیکل اگر یہاں آنے کا مقصد اس کارلوس سے یہ معلوم کرنا تھا کہ اس نے کس کے کہنے پر یہ کام کیا ہے تو آپ ہمیں کہہ دیتے ہم اب تک معلوم کر چکے ہوتے''...... صفدر نے کہا۔

''کارلوس نے ایک ہی نام لینا ہے جان کلے یا سی اے کا اور کسی کو ہم سے کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر یہاں آنے کا مقصد''...... صفدر نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کارلوس کو نہیں جانتے جبکہ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ اس کے ہاتھ لے حد لمبے ہیں۔ یہ گروپ تو اس نے آڑ کے طور پر بنایا ہوا ہے۔ اس کا اصل کام معلومات فروخت کرنا ہے لیکن یہ معلومات صرف مخصوص پارٹیز کو فروخت کرتا ہے اور میں اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ویٹر آ گیا تو جولیا نے اسے عمران کے لئے ہاٹ کافی لانے کا کہہ دیا کیونکہ وہ سب بھی ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔

''یہ کام تو آپ پاکیشیا سے فون کر کے بھی کر سکتے تھے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن تفصیل سے بات نہ ہو سکتی تھی''...... عمران نے کہا تو اسی لمحے ویٹر نے ہاٹ کافی سرو کر دی۔ جولیا نے ہاٹ کافی تیار کی اور پھر پیالی اس نے عمران کے سامنے رکھ دی۔

''شکریہ''...... عمران نے قدرے اجنبی سے لہجے میں کہا تو جولیا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

''لیکن میرا خیال ہے کہ مسٹر مائیکل کہ آپ اس کام کے لئے پوری ٹیم کو یہاں نہ لاتے۔ آپ ہمیں تفصیل نہیں بتاتے اس لئے ہمیں

الجھن ہوتی ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہاں آنے سے پہلے میرا ارادہ تھا کہ سی اے کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا جائے جبکہ لیبارٹری کے خاتمہ کے لئے میں نے ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو لانسنگ بھیجا ہوا ہے لیکن راستے میں جب میں نے اس بارے میں سوچا تو میرا ارادہ تبدیل ہو گیا۔ سی اے کوئی پرائیویٹ تنظیم نہیں ہے کہ ہم اس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیں گے یا اس کے دو چار ایجنٹوں کا خاتمہ کر دیں گے تو سی اے ختم ہو جائے گی لامحالہ نیا ہیڈ کوارٹر اور نئے ایجنٹ سامنے آ جائیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں پوری توجہ اپنے مشن پر رکھنی چاہئے۔ لیکن یہ خیال مجھے اس وقت آیا جب ہم ولنگٹن پہنچنے والے تھے اس لئے اب یہی غنیمت ہے کہ کارلوس سے مل کر اس سے معلومات حاصل کی جائیں اور پھر یہاں سے سیدھا لانسنگ پہنچا جائے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''صرف جولیا میرے ساتھ کارلوس کے آفس میں جائے گی۔ باقی یہیں رہیں گی''...... عمران نے کافی کا آخری گھونٹ لینے کے بعد پیالی رکھتے ہوئے کہا۔

''سوری۔ میں نہیں جاؤں گی''...... جولیا نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں جواب دیا تو سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ البتہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''اوکے۔ کیپٹن شکیل تم آؤ''...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کارلوس کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ کاؤنٹر سے عمران نے اسے فون پر بتایا تھا کہ وہ گریٹ لینڈ کے ایک معروف سنڈیکیٹ کا نمائندہ ہے۔

''تشریف لائیں مسٹر مائیکل۔ میرا نام کارلوس ہے''۔ کارلوس نے اٹھ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

''کارلوس کی بجائے کارتوس ہوتا تو میں تمہارا کیا بگاڑ لیتا''۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا تو کارلوس اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک کوئی زندہ مینڈک آ گیا ہو۔

''یہ۔ یہ آواز اور لہجہ تو پرنس آف ڈھمپ کا ہے۔ کیا مطلب''۔ کارلوس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چلو شکر ہے تم نے لہجہ اور آواز پہچان لی۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہاری یاداشت پہلے کی طرح بہترین ہے۔ یہ میرا ساتھی ہے کیپٹن شکیل''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیپٹن شکیل۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ نام۔ یہ نام تو ان ناموں میں شامل تھا۔ اوہ''...... کارلوس نے چونک کر کیپٹن شکیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہی تو گلہ کرنے تمہارے پاس آیا ہوں کہ اگر تمہیں ہمیں ہلاک کرنا تھا تو مجھے فون کر دیتے ہم یہاں تمہارے کلب کے سامنے آ کر باقاعدہ خودکشی کر لیتے۔ خواہ مخواہ تم نے ائیر پورٹ پر گروپ بھیجنے کا تکلف کیا''...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا۔ تو وہ آپ لوگ تھے۔ کیا مطلب''...... کارلوس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

''ہاں۔ اب بھی اس میں کوئی شک رہ گیا ہے۔ میرا اصل نام علی عمران ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارلوس نے بے

اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''اوہ گاڈ۔ تو وہ آپ تھے۔ اس لئے آپ لوگ جنات کی طرف غائب ہو گئے تھے''...... کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ یہ وہ اس طرح کرسی پر گر گیا جیسے اس کی ٹانگوں میں جان نہ رہی ہو۔

''یہی تو بتانے آئے ہیں کہ ہم غائب نہیں ہوئے بلکہ یہاں پہنچ گئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کارلوس ایک جھٹکے سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

''اوہ۔ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا کہ آپ کو کیسے علم ہوا کہ میرے گروپ نے ائیر پورٹ پر پکٹنگ کر رکھی ہے''۔ کارلوس نے اب بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اگر تمہارا نام سامنے نہ آتا تو تمہارے سب ساتھی جو ائیر پورٹ پر موجود تھے ہماری بجائے غائب ہو چکے ہوتے اور تم بھی اب تک اپنے اس کلب سمیت ہوا میں اڑ رہے ہوتے۔ لیکن تمہارا نام سامنے آنے کی وجہ سے مجبوراً ہمیں خود غائب ہونا پڑا۔ ویسے یہ بڑی معمولی سی بات تھی۔ تمہارے پاس ہمارے سفری کاغذات کی نقلیں تھیں اور ان پر ہماری اصل شکل کی تصاویر چسپاں تھیں۔ ہم نے آخری کاؤنٹر سے چیکنگ کے بعد واش روم جا کر ماسک میک اپ کئے اور اطمینان سے چلتے ہوئے باہر آ گئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب میرے پاس حیران ہونے کی مزید گنجائش باقی نہیں رہی۔ آئی ایم سوری پرنس۔ مجھے آپ کے اصل نام کا علم نہیں تھا ورنہ میں ایسی حماقت نہیں کرتا اور اب بھی یہ آپ کی مہربانی ہے کہ میں اور میرا گروپ ابھی تک زندہ ہے ورنہ مجھے معلوم ہے کہ پرنس آف ڈھمپ کے مقابلے پر آنے والا اپنی بنیادوں سمیت ختم ہو جاتا ہے''...... کارلوس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوکے۔ اب یہ باب ختم سمجھو۔ اب آگے کی بات ہو گی۔'' عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے پرنس کہ تم میرے پاس کیوں آئے ہو۔ تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ تمہارے خلاف کام مجھے کس پارٹی نے دیا تھا لیکن تم میری فطرت سے واقف ہو اس لئے پلیز مجھ سے یہ بات نہ پوچھنا''...... کارلوس نے تیز لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''جس کا مجھے پہلے سے علم ہے وہ میں کیوں پوچھوں گا''۔ عمران نے کہا تو کارلوس ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا واقعی''...... کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ کہیں تم واقعی قوم جنات سے تو نہیں ہو کہ تمہیں ان باتوں کا علم ہو جاتا ہے''...... کارلوس نے کہا تو عمران ایک بار پھر مسکرا دیا۔

''ان باتوں کو چھوڑو کارلوس۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ان دنوں کرازنگ سنڈیکیٹ کے پنجے میں پھنسے ہوئے ہو۔ مجھے اس کی تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا تو کارلوس کے چہرے پر یکلخت تاریک سایہ سا رینگنے لگا۔

''تمہیں کس نے بتایا ہے''...... کارلوس نے چونک کر کہا۔

''پھر وہی بات۔ میں نے جو پوچھا ہے وہ بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ میں نے اب تک تم سے پینے کا بھی نہیں پوچھا۔ دراصل تمہاری باتوں کی وجہ سے میرا ذہن ہی منجمد ہو گیا تھا''...... کارلوس نے شاید بات کو ٹالنے کے لئے کہا۔

''رہنے دو۔ ہم پہلے تمہارے کلب کے ہال میں ہاٹ کافی پی کر آئے ہیں۔ تم میری بات کا جواب دو اور اگر تم سمجھتے ہو کہ مجھے بتانے سے تمہیں کوئی نقصان ہو گا تو مت بتاؤ''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں بتانے سے کیا ہو گا۔ میں تو اس لئے ٹال رہا تھا کہ یہ میری زندگی کی سب سے بڑی حماقت تھی جس کا خمیازہ مجھے بھگتنا پڑ رہا ہے۔ میں نے زیادہ منافع کے لالچ میں کرازنگ سنڈیکیٹ والوں کو اپنے کلب میں جوئے خانے کا ٹھیکہ دے دیا۔ کرازنگ سنڈیکیٹ کے لوگ جوئے میں بے ایمانی کے قائل نہیں ہیں لیکن میں نے زیادہ منافع کی لالچ میں چند شارپروں کو جوا خانے میں بھجوانا شروع کر دیا لیکن اس سے پہلے کہ مجھے کوئی لمبا فائدہ ہوتا وہ رنگوں ہاتھوں پکڑے گئے اور معاہدے کے مطابق کرازنگ سنڈیکیٹ نے نہ صرف ٹھیکہ بند کر دیا بلکہ اپنے تمام اخراجات مع گیارہ گنا ہرجانے کے انہوں نے مجھ سے طلب کر لیا۔ یہ اتنی بڑی رقم بن گئی کہ میں اپنے اس کلب کو دس بار بھی فروخت کر دوں تب بھی میں یہ رقم ادا نہیں کر سکتا۔ مجھے ایک ماہ کی مہلت دی گئی۔ پھر ایک ماہ گزرنے پر میں نے چند بااثر لوگوں کو درمیان میں ڈال کر ایک ماہ کی مزید مہلت لے لی لیکن مجھے یہ مہلت بھی گزرتی نظر آ رہی ہے اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے بہر حال خودکشی کرنا پڑے گی''...... کارلوس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم اپنے دوست جان کلے سے کہتے وہ تمہیں حکومت کے کسی بھی فنڈ سے رقم دلوا دیتا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ حکومت ہم جیسوں پر اپنی رقم نہیں لٹاتی۔ وہ اور لوگ ہیں جو حکومت کے خزانے سے فیض یاب ہوتے ہیں''...... کارلوس نے قدرے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میں تمہیں اس خزانے سے فائدہ اٹھانے کا موقع دلوا دوں تب''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں''...... کارلوس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سنو کارلوس۔ تم کرازنگ سنڈیکیٹ کی دلدل میں گردن تک دھنس چکے ہو اور مجھے معلوم ہے کہ کرازنگ سنڈیکیٹ والے انسان کا قبر کے اندر تک پیچھا نہیں چھوڑتے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں واقعی۔ وہ ان معاملات میں انتہائی سفاک واقع ہوئے ہیں''...... کارلوس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں صرف ایک فون کال کر کے تمہیں اس دلدل سے باہر نکال سکتا ہوں۔ شرط صرف اتنی ہے کہ تم حب الوطنی کے چکر میں پڑنے کی بجائے مجھے چند معلومات مہیا کر دو''...... عمران نے کہا۔

''اگر میں جانتا ہوں گا تو میں آپ کو ویسے ہی بتا دوں گا۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ یہ باتیں کیوں کر رہے ہیں اس لئے تاکہ مجھے جان کا خوف دلا کر مجھ سے معلومات حاصل کر لیں کیونکہ یہ بات پوری دنیا جانتی ہے کہ موت تو انسان کا پیچھا چھوڑ سکتی ہے لیکن کرازنگ والے مکمل وصولی کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ لیکن جو کچھ میں جانتا ہوں میرا وعدہ ہے کہ میں بتا دوں گا چاہے وہ ایکریمین مفادات کے خلاف ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ میں

پیدائشی ایکریمین نہیں ہوں۔ میرا تعلق اس علاقے سے ہے جس پر ایکریمیا نے جبری قبضہ کر رکھا ہے۔ میرا مطلب کراسونا جزائر سے ہے''...... کارلوس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ابھی معلوم ہو جاتا ہے۔ ریاست مشی گن کے شہر لانسنگ کے شمالی علاقے میں ایکریمیا کی ایک ٹاپ سیکرٹ لیبارٹری ہے۔ مجھے اس کا محل وقوع معلوم کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ سوری پرنس۔ مجھے واقعی اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی میں کبھی لانسنگ گیا ہوں''...... کارلوس نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

''اپنے دوست جان کلے سے پوچھ کر بتاؤ''...... عمران نے کہا تو کارلوس نے اثبات میں سر ہلایا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دینا''...... عمران نے کہا تو کارلوس نے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

''یس''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''ریڈ واٹر کلب سے کارلوس بول رہا ہوں۔ جان کلے سے بات کراؤ''...... کارلوس نے کہا۔

''باس اور ان کی مسز دونوں ابھی لانسنگ روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی فلائٹ ابھی راستے میں ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''وہاں کا فون نمبر''...... کارلوس نے پوچھا۔

''نہیں۔ فی الحال تو نہیں ہے۔ اگر باس نے وہاں سے اطلاع دی تو دوسری بات ہے''...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

''اچھا۔ اگر اس کا فون آئے تو اسے کہہ دینا کہ مجھ سے بات کرے''...... کارلوس نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارلوس نے رسیور رکھ دیا۔

''اب مزید بتاؤ۔ میں کیا کر سکتا ہوں''...... کارلوس نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''تم نے اپنی سی کوشش کر لی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہارے اندر میرے لئے خلوص ہے۔ اب مجھے فون کرنے کی اجازت دے دو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں کر لو''...... کارلوس نے فون اٹھا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مشینی سا تھا۔

''کرازنگ کلب کا نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔ کارلوس ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''کرازنگ کلب''......ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ رابرٹ کرازنگ سے بات کرائیں''......عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا کارلوس بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کوڈ بتائیں''......دوسری طرف سے چند لمحے رک کر کہا گیا۔

''گولڈن رنگ''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں''......چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری لیکن پھنکارتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے کوئی سانپ انسانی زبان میں بول رہا ہو۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ کیا تمہاری اس سیکرٹری نے تمہیں نہیں بتایا جو تم اس طرح پھنکارتے ہوئے لہجے میں مجھ سے بات کر رہے ہو''......عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری پرنس۔ اوہ۔ رئیلی آئی ایم ویری سوری۔ مجھے خیال نہیں رہا تھا''......دوسری طرف سے اس بار بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا گیا۔

''آئندہ محتاط رہنا رابرٹ ورنہ تمہارا پورا سنڈیکیٹ زمین کی آخری تہہ میں دفن کر دیا جائے گا''......عمران نے اس بار پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا تو کارلوس کی آنکھیں محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً پھٹ کر کانوں سے جا لگی تھیں۔ اس کا چہرہ حیرت کی شدت سے اب مسخ سا ہو چکا تھا۔ اس نے شاید تصور میں بھی نہ سوچا تھا کہ کرازنگ سنڈیکیٹ کے چیف رابرٹ سے کوئی اس لہجے میں بات کر سکتا ہے۔ اس رابرٹ سے جس کا نام ہی پورے ولنگٹن کے لئے دہشت کا نشان تھا۔

''پرنس میں نے سوری کہہ دیا ہے''......رابرٹ نے انتہائی معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ریڈ واٹر کلب کا مالک کارلوس میرا دوست ہے۔ تم نے سن لیا ہے کہ میں نے دوست کہا ہے''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں سن لیا ہے اور آپ کی بات میں اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔ وہ آپ کا دوست ہے تو پھر ہمارا بھی دوست ہے اور دوستوں کے ساتھ کوئی حساب نہیں ہوا کرتا''......رابرٹ نے جواب دیا۔

''گڈ۔ تمہاری اس سمجھ داری نے تمہاری قدر میرے دل میں مزید بڑھا دی ہے''......عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ جناب۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں۔ آپ کے دوست کو کوئی شکایت نہیں ہوگی''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ گڈ بائی''......عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب تم قرضے سے آزاد ہو چکے ہو اور کرازنگ سنڈیکیٹ کے لوگ تمہارے کلب کے قریب سے بھی نہیں گزریں گے''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ آخر ہیں کیا۔ میری سمجھ میں تو نہیں آ رہا۔ وہ رابرٹ اس طرح بھیڑ بھی بن سکتا ہے اور اتنی بڑی رقم بغیر لئے صرف آپ کا دوست ہونے کے ناطے چھوڑ سکتا ہے۔ یہ اتنی بڑی باتیں ہیں کہ مجھے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین نہیں آ رہا''......کارلوس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''بہرحال مجھے خوشی ہے کہ تم خودکشی سے بچ گئے۔ اب ہمیں اجازت دو اور ہاں اپنے گروپ کو کہہ دینا کہ اب وہ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش نہ کرے''......عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ بیٹھو پرنس۔ بیٹھو ایک منٹ''......کارلوس نے یکلخت کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو عمران دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ چونکہ عمران کے اٹھتے ہی کیپٹن شکیل بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا اس لئے وہ بھی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

''اب یہ میرا فرض ہے کہ میں تمہارا کام کروں پرنس۔ تم بیٹھو''۔ کارلوس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز پورے آفس میں سنائی دینے لگی۔

''ڈاکٹر سمتھ ہاؤس''......رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کارلوس بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر سمتھ سے بات کراؤ''۔ کارلوس نے کہا۔

''ہولڈ کریں جناب''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ ڈاکٹر سمتھ بول رہا ہوں''......ایک بوڑھی بلغم زدہ کھڑکھڑاتی ہوئی سی آواز سنائی دی تو عمران آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ دوسری طرف کوئی بوڑھا آدمی بات کر رہا ہے۔

''ڈاکٹر سمتھ۔ آپ لانسنگ کی لیبارٹری میں طویل عرصے تک کام کرتے رہے ہیں''......کارلوس نے کہا۔

''ہاں۔ مگر کیوں''......دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''مجھے اس لیبارٹری کا محل وقوع چاہئے ایک ذاتی کام کے سلسلے میں''......کارلوس نے کہا۔

''لیکن یہ تو ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ لیبارٹریوں میں شامل ہے اور ہم سے باقاعدہ حلف لیا گیا تھا کہ ہم زندگی بھر کسی کو اس کے بارے میں نہیں بتائیں گے''......ڈاکٹر سمتھ نے کہا۔

''میں نے آپ سے یہ تو نہیں پوچھا کہ آپ مجھے اس لیبارٹری کے اندرونی معاملات کے بارے میں بتائیں۔ میں نے تو یہ بات اس لئے پوچھ لی ہے کہ میری ایک دوست سے شرط لگ چکی ہے۔ وہ اس لیبارٹری میں کام کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس لیبارٹری کا راستہ میں نہیں بتا سکتا۔ مطلب ہے وہ مین روڈ جو اس لیبارٹری کو جاتی ہے میں تو صرف اتنی سی بات جاننا چاہتا ہوں''......کارلوس نے کہا۔

''اوہ یہ معمولی بات ہے۔ لانسنگ شہر کے شمال میں پہاڑی علاقہ ہے جو مکمل طور پر گھنے جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ وہاں کوئی باقاعدہ راستہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود ایک راستہ موجود ہے۔ اسے کوڈ میں سلکی وے کہا جاتا ہے۔ لانسنگ شہر میں ایک معروف سڑک ہے جس کا نام سپر لانسنگ روڈ ہے۔ اس کا اختتام ایک پہاڑی پر ہوتا ہے لیکن اصل میں وہاں اختتام نہیں ہوتا بلکہ یہ اس پہاڑی کے جنوب کی طرف گھوم کر تقریباً سو میٹر آگے جا کر ایک پہاڑی راستے سے مل جاتی ہے جو پہاڑیوں میں ہی چکر کاٹتا ہوا آگے بڑھتا ہے اور یہی سلکی وے ہے۔ اس راستے پر صرف جیپ چل سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ڈرائیور اس سڑک سے واقف ہو ورنہ یہ راستہ اس انداز کا ہے کہ ماہر سے ماہر ڈرائیور بھی ایکسیڈنٹ کرا بیٹھتا ہے۔ یہی راستہ اس لیبارٹری تک جاتا ہے لیکن یہ لیبارٹری مکمل طور پر زیر زمین ہے''...... ڈاکٹر سمتھ جب بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا چلا گیا۔

''مطلب ہے کہ میں اپنے دوست کو سلکی وے کہہ دوں تو میں شرط جیت جاؤں گا''...... کارلوس نے کہا۔

''ہاں یقیناً''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارلوس نے شکریہ ادا کر کے رسیور رکھ دیا۔

''اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہیں تو اس بوڑھے سے اگلوایا جا سکتا ہے''...... کارلوس نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ تم نے معلوم کر لیا ہے وہی کافی ہے۔ البتہ اگر جان کلے کا فون آئے تو تم نے اس سے اس کا فون نمبر ضرور معلوم کرنا ہے۔ میں کسی بھی وقت فون کر کے تم سے معلوم کر لوں گا اور ہاں۔ لانسنگ میں تمہارا کوئی آدمی جو ہمیں وہاں کام دے سکے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں کبھی لانسنگ گیا ہی نہیں اور نہ ہی میرا وہاں سے کوئی رابطہ رہا ہے''...... کارلوس نے جواب دیا تو عمران اٹھ کھڑا ہوا اور پھر کارلوس سے مصافحہ کر کے وہ کیپٹن شکیل سمیت واپس آ گیا۔ ہال میں ان کے ساتھی ابھی تک بیٹھے تھے۔

''آپ نے بہت دیر لگا دی۔ ہم تو پریشان ہو گئے تھے''...... صفدر نے کہا۔

''ہم میں کون کون شامل ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوائے میرے باقی سب''...... کسی اور کے بولنے سے پہلے جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ سب سے زیادہ آپ کے لئے جولیا پریشان تھی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اس پر آنکھیں نکالنا شروع کر دیں۔

''اس لئے تو میں اسے ساتھ لے جانا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ وہاں دیگر لگنی ہے اور یہی ہے جو میری خاطر پریشان ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے خود ہی انکار کر دیا اس لئے میں کیپٹن شکیل کو لے گیا تھا جس کے لئے کوئی بھی پریشان نہیں ہوتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل ہمارا ساتھی ہے۔ ہم اس کے لئے واقعی پریشان تھے''...... صفدر نے کہا۔

''میں صالحہ کو ساتھ لے جاتا تو تم پریشان ہو جاتے۔ تمہیں لے جاتا تو صالحہ پریشان ہو جاتی اس لئے مجبوری تھی''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب آپ خواہ مخواہ مجھے ساتھ لے گئے۔ ساری بات چیت تو آپ نے خود ہی کی ہے۔ اگر میں ساتھ نہ جاتا تب بھی کوئی

فرق نہ پڑتا''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہاں کیا ہوتا رہا ہے کچھ بتاؤ تو سہی''...... جولیا نے کہا تو عمران نے مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

''تو اب آپ لانسنگ جا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ جان کلے اور اس کی بیوی سوزین بھی وہاں جا چکے ہیں اور ان کا وہاں جانا ہماری سیکنڈ ٹیم کے لئے خاصا خطرناک ہو سکتا ہے اس لئے اب ہمارا جانا بھی ضروری ہے''...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

☆☆☆

روجر کلب ایک منزل عمارت تھی لیکن اس عمارت کی لمبائی چوڑائی کافی زیادہ تھی اور وہ خاصے وسیع رقبے پر پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا کمپاؤنڈ گیٹ بند تھا اور باہر مسلح دربان موجود تھے جن کے گلوں میں سیاہ پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ان پر بجلی چمکنے کے مخصوص نشان تھے۔ وہ باہر دیکھ کر گیٹ کھولتے تھے اور مخصوص افراد ہی کار اندر لے جا سکتے تھے ورنہ کار تو ایک طرف کوئی آدمی پیدل بھی اندر نہ جا سکتا تھا۔ پورے کلب کے گرد اونچی فصیل نما چار دیواری بنی ہوئی تھی جس پر خاردار تاریں نصب تھیں۔ اس سے تقریباً دو سو میٹر پیچھے ایک پارکنگ میں کار روک کر ٹائیگر، جوزف اور جوانا تینوں کار سے نکل کر کھڑے تھے۔ وہ کافی دیر پہلے یہاں پہنچے تھے لیکن کمپاؤنڈ گیٹ کو دور سے ہی بند دیکھ کر ٹائیگر نے کار یہاں پارکنگ میں روک دی تھی کیونکہ یہاں پارکنگ کے بغیر کار پارک کرنا اتنا بڑا جرم سمجھا جاتا تھا جیسے کسی نے ملک سے غداری کی ہو۔

''یہ تو بند کلب ہے۔ اب کیا کرنا ہوگا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''فل ایکشن ریڈ اور کیا کرنا ہوگا''...... جوانا نے کہا۔

''لیکن اندر تو سینکڑوں لوگ ہوں گے اور یقیناً سب مسلح ہوں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹائیگر سوری۔ چاہے ماسٹر مجھے گولی مار دیں لیکن میں اب تمہارے ساتھ نہیں چل سکتا۔ اس طرح احمقوں کی طرح کھڑے رہنے سے یہ مشن مکمل نہیں ہوگا۔ باس نے جوزف اور مجھے اس لئے نہیں بھیجا کہ ہم کھڑے ترکیبیں سوچتے رہیں''...... جوانا نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ٹائیگر اس کی بات کا کوئی جواب دیتا اس کی جیب سے ٹرانسمیٹر سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ پارکنگ چونکہ خالی تھی اس لئے وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس مائیکل کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے عمران کی بدلی ہوئی آواز سنائی دی تو وہ تینوں بے اختیار چونک پڑے۔

''یس۔ ٹائیگر اٹینڈنگ یو۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کیا پوزیشن ہے تمہارے بزنس کی۔ تفصیل سے بتاؤ''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو ٹائیگر نے اب تک ہونے والی ساری پیش رفت

برنس کوڈ میں بتادی۔

''سپر فائن اور سپریم فائن دونوں ولنگٹن سے لانسنگ روانہ ہو چکے ہیں اس لئے ہم نے بھی اب وہاں پہنچنا ہے۔لیکن ہمارے آنے سے پہلے تم نے اس مین ہرڈل کو ختم کرنا ہے اور سنو۔اس فائن فیکٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ ہم نے معلوم کر لی ہیں۔تم صرف برنس ڈیل میں پیش آنے والی اس رکاوٹ کو ختم کرو گے۔اوور''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''آپ کب پہنچ رہے ہیں۔اوور''......ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہم کل دوپہر کو پہنچیں گے۔ہم نے یہاں اس فائن فیکٹری کے سلسلے میں چند ضروری اقدامات کرنے ہیں۔اوور''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ہم آپ کے آنے سے پہلے اس مین ہرڈل کو ختم کر دیں گے۔اوور''......ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔اوور اینڈ آل''......دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ٹائیگر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اسے جیب میں ڈال لیا۔

''اب اس روجر سے معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں رہی لیکن میرا خیال ہے کہ اس اڈے کو بہر حال مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے کیونکہ اس روجر کا تعلق لیبارٹری سے لازماً ہو گا اور یہ ہمارے راستے میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔اس کے بعد راڈز کلب میں اس لارڈ ڈیتھ اور اس کے آدمیوں کو ختم کریں گے۔اس طرح مین ہرڈل ختم ہو جائے گی''......ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔اب لطف آئے گا کام کرنے کا''......جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب مشین پسٹل یا مشین گنوں سے کام نہیں چلے گا۔ہمیں اب میزائل گنیں حاصل کرنا ہوں گی۔اس کے ساتھ ساتھ میگا پاور بم''......ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔تم رکو میں لے آتا ہوں''......جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ پارکنگ سے نکل کر سڑک کراس کر کے سامنے فٹ پاتھ کے قریب موجود لوہے کی بینچ پر بیٹھ گئے۔ایسے بے شمار بینچ یہاں موجود تھے تاکہ پیدل چلتے ہوئے لوگ تھک کر کچھ دیر آرام کر سکیں۔یہ ان کا کلچر تھا۔

''باس نے ہمیں اندھے کنویں میں دھکیل دیا ہے''......اچانک جوزف نے کہا تو ٹائیگر چونک پڑا۔

''کیا کہہ رہے ہو۔کیسا اندھا کنواں''......ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''بغیر کسی مقصد کے بے تحاشہ کلنگ اندھا کنواں بن جایا کرتا ہے۔تم میری بات کراؤ باس سے''......جوزف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''باس سے بات کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ہم مقصد خود طے کر لیتے ہیں۔باس نے تو صرف اتنا کہا ہے کہ راڈ ہمارے آڑے نہیں آنے

چاہئیں اور یہی ہمارا مقصد بھی ہوسکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد اس سی اے کے ایجنٹوں کا خاتمہ ہے۔ جو اصل میں ہمارے راستے کی رکاوٹ ہیں۔ راڈز والوں کا کیا ہے۔ یہ تو کیڑے مکوڑے ہیں"...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تمہاری بات درست ہے۔ لیکن ان کا سراغ کیسے لگایا جائے"...... ٹائیگر نے کہا تو جوزف بے اختیار مسکرا دیا۔

"بڑی آسانی سے لگایا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ باس کے انداز میں سوچا جائے"...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر حیران ہو کر جوزف کو دیکھنے لگا۔

"وہ کیسے۔ کیا ہے تمہارے ذہن میں"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ان کا تعلق راڈز کے کسی بڑے سے ہوگا۔ اس سے معلوم کیا جاسکتا ہے"...... جوزف نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اسی روجر سے معلوم کیا جائے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ فیلڈ میں کام کرنے والے کسی بھی راڈ کو گھیر کر معلوم کیا جاسکتا ہے۔ ایسے راڈ کو جس کے پاس میک اپ چیک کرنے والا کیمرہ ہو"...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ جوزف تمہارا جواب نہیں۔ تم واقعی باس کے انداز میں سوچ لیتے ہو۔ ویری گڈ"...... ٹائیگر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جوزف نے جو کچھ کہا تھا وہ واقعی حیرت انگیز تھا۔ یہ خیال ٹائیگر کے ذہن میں آیا ہی نہ تھا حالانکہ یہ صاف اور سیدھی سی بات تھی۔

"لیکن اگر یہ ضروری ہوتا تو باس خود اس کی ہدایت کر دیتا"۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر نے کہا۔

"باس نے رکاوٹیں دور کرنے کا ہے اس لئے اصل رکاوٹیں دور ہونی چاہئیں۔ ان راڈز کا کیا ہے۔ ایک گھنٹہ ان کے لئے کافی ہے"...... جوزف نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم دونوں کام کر لیتے ہیں۔ ان راڈز کا بھی خاتمہ کر دیتے ہیں اور سی اے کے ایجنٹوں کا بھی"...... ٹائیگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جوزف اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا"...... ٹائیگر نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"تم یہیں رکو۔ میں ابھی آ رہا ہوں"...... جوزف نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ روڈ پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر حیرت بھری نظروں سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا اور پھر وہ ایک موڑ مڑ کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"باس نے خواہ مخواہ مجھے ان کا لیڈر بنا دیا ہے۔ یہ باس کے ہی قابو آسکتے ہیں میرے نہیں"...... ٹائیگر نے کہا اور ایک بار پھر سامنے پارکنگ کی طرف دیکھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کار سمیت پارکنگ میں داخل ہوا تو ٹائیگر بنچ سے اٹھا اور سڑک کراس کر کے پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"جوزف کہاں ہے"...... جوانا نے کار سے باہر نکل کر پوچھا تو ٹائیگر نے جوزف سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

''وہ افریقہ کا پراسرار کردار ہے۔ بہرحال اب اس کا انتظار تو کرنا پڑے گا''...... جوانا نے کہا۔

''اسلحہ لے آئے ہو''...... ٹائیگر نے پوچھا۔

''ہاں''...... جوانا نے کہا اور اسلحے کی تفصیل بتانا شروع کر دی۔

''یہ تو پورے شہر کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے''...... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے کہا تو جوانا بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد جوزف بھی واپس آتا دکھائی دیا۔ وہ بے اطمینان بھرے انداز میں چل رہا تھا جیسے سیر کر رہا ہو۔

''تم کہاں چلے گئے تھے''...... ٹائیگر نے اس کے پارکنگ میں پہنچتے ہی کہا۔

''میں فیلڈ میں کام کرنے والے کسی راڈ کو تلاش کرنے گیا تھا''۔ جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر کیا ہوا۔ کوئی ملا''...... ٹائیگر نے چونک کر پوچھا۔

''ہاں۔ ایک کیمرے والا راڈ مجھے نظر آ گیا تھا۔ اس نے بتایا ہے کہ ان کا چیف راڈز کلب میں راسٹر ہے اور یہ راسٹر لارڈ ڈیتھ کا نائب ہے۔ البتہ اس نے بتایا ہے کہ ڈبل راڈز کا سیکشن علیحدہ ہے۔ راسٹر کا علیحدہ۔ ڈبل راڈز منشیات کا دھندہ کرتے ہیں''...... جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''جس اطمینان سے تم بتا رہے ہو اس اطمینان سے تو اس نے نہ بتایا ہوگا''...... جوانا نے ہنستے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی ہنس پڑا۔

''نہیں۔ جب اس کی گردن میں میری انگلیاں بارکاشائی انداز میں گھس گئیں تو اس نے اسی طرح اطمینان سے بتایا اور پھر اطمینان سے اگلے جہان روانہ ہو گیا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''تم اس کا وہ کیمرہ ہی لے آتے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''وہ ہمارے لئے پھندہ بن سکتا تھا کیونکہ اس نے بتایا تھا کہ ہر کیمرے کا رابطہ راڈز کلب سے رہتا ہے اور جو تصویر اس کیمرے سے کھینچی جائے وہ خود بخود وہاں پہنچ جاتی ہے اس لئے میں نے اسے توڑ دیا تھا''...... جوزف نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ پھر اب کیا کیا جائے۔ کیا براہ راست راڈز کلب چلا جائے اور وہاں اس راسٹر کو گھیرا جائے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''یہاں اس ڈبل راڈز کا خاتمہ کر دیں۔ پھر وہاں چلے جائیں گے''...... جوانا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''یہاں ہونے والی کارروائی کی اطلاع وہاں فوراً پہنچ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ بھی اسی طرح بند کلب ہو اور پھر ہمارا وہاں گھسنا ہی ناممکن بنا دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے بارے میں بھی اطلاعات لارڈ راڈز کے پاس پہنچ جائیں گی۔ کیمرے کے بارے میں جو کچھ جوزف نے بتایا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ صرف غنڈے نہیں ہیں بلکہ تربیت یافتہ افراد ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ لوگ جدید ایجادات کا استعمال بھی کرتے ہیں''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر ایسا ہے کہ تم دونوں کار لے کر وہاں پہنچو۔ میں یہاں کا صفایا کر کے وہاں آ جاؤں گا''...... جوانا نے کہا۔

''چلو پہلے اس کا کریا کرم کردیں۔ پھر وہاں جو ہوگا دیکھا جائے گا''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار میں سے میزائل گنیں نکال کر ان میں ڈبل میگزین فٹ کر کے انہوں نے انہیں کوٹوں کے اندر اس انداز میں رکھ لیا کہ سرسری طور پر وہ نظر نہ آئیں اور جس وقت وہ چاہیں اس وقت وہ اسے فوری طور پر نکال کر استعمال کر سکیں۔ بم انہوں نے جیبوں میں ڈالے اور پھر کار کو وہیں چھوڑ کر وہ پیدل ہی کلب کی طرف بڑھنے لگے۔

☆☆☆

پراگ ایئر پورٹ پر موجود تھا۔ ونگٹن سے آنے والی فلائٹ پر جان کلے اور اس کی بیوی سوزین لانسنگ پہنچ رہے تھے اور پراگ ان کے استقبال کے لئے خود ایئر پورٹ پہنچا ہوا تھا۔ ویسے وہ انتظار گاہ میں بیٹھا مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ جان کلے اور سوزین نے اچانک لانسنگ آنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے کیونکہ اس سے پہلے انہوں نے لانسنگ کا تمام مشن پراگ پر چھوڑ دیا تھا اور خود انہوں نے ونگٹن میں رہنے کا فیصلہ کیا تھا لیکن پھر اچانک پراگ کو اطلاع ملی کہ وہ دونوں لانسنگ پہنچ رہے ہیں۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں اس کی وجہ اس کی ناکامی تو نہیں ہے کیونکہ اب تک وہ اور اس کے ساتھی کسی پاکیشیائی کا سراغ نہ لگا سکے تھے۔ وہ بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ فلائٹ کی آمد کا اعلان ہو گیا تو پراگ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد مسافروں نے مخصوص دروازے سے سامان کی ٹرالیوں سمیت باہر آنا شروع کر دیا تو اس کی نظریں مسلسل مسافروں پر جم سی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد جان کلے اور سوزین بھی آتے دکھائی دیئے۔ جان کلے نے ہاتھ میں ایک بریف کیس پکڑا ہوا تھا جبکہ سوزین کا مخصوص لیڈیز بیگ اس کے کاندھے سے لٹکا ہوا تھا۔ پراگ نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو سلام کیا اور پھر اس نے جان کلے کے ہاتھ سے بریف کیس لے لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں پارکنگ میں موجود سیاہ رنگ کی کار تک پہنچ چکے تھے۔ پراگ نے کار کا عقبی دروازہ کھولا تو پہلے سوزین اندر بیٹھی اور جان کلے بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اس نے پراگ کے ہاتھ سے بریف کیس لے کر اپنے قدموں میں رکھ لیا تھا۔ پراگ نے دروازہ بند کیا اور پھر گھوم کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

''کیا صورت حال ہے پراگ''...... کار کے آگے بڑھتے ہی جان کلے نے پراگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''فی الحال تو مکمل خاموشی ہے باس''...... پراگ نے جواب دیا تو جان کلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کوٹھی میں پہنچ چکی تھی۔ یہ پراگ کا آفس بھی تھا اور رہائش گاہ بھی جبکہ اس کے سیکشن کے لوگ دوسری رہائش گاہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہ تینوں سٹنگ روم میں آ کر بیٹھ گئے۔ ملازم نے شراب کی بوتل اور تین گلاس لا کر میز پر رکھ دیئے۔ پراگ نے شراب گلاسوں میں ڈالی اور ایک ایک گلاس اس نے جان کلے اور سوزین کے سامنے رکھ کر تیسرا گلاس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

''باس۔ آپ نے اچانک لانسنگ آنے کا فیصلہ کیوں کیا ہے۔ کیا کوئی خاص تبدیلی ہو گئی ہے''...... پراگ نے آخر کار وہ بات پوچھ ہی لی جو اسے اس وقت سے تنگ کر رہی تھی جب سے اسے جان کلے اور سوزین کی آمد کی اطلاع ملی تھی۔

''نہیں تبدیلی تو کوئی نہیں ہوئی۔ البتہ سوزین نے یہ مشورہ دیا ہے کہ ہم وہاں ونگٹن میں ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے اپنی تمام

تر توجہ لیبارٹری کو دیں اور مجھے سوزین کا یہ مشورہ اچھا لگا ہے''...... جان کلے نے جواب دیا تو پراگ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا کیونکہ جان کلے کے جواب سے بہرحال یہ بات طے ہوگئی تھی کہ ان کے یہاں آنے میں پراگ کی کسی کمزوری کا کوئی دخل نہیں تھا۔

''تم بتاؤ کہ اب تک تم نے کیا کیا ہے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''یہاں سب کچھ راڈز سنڈیکیٹ کے ہاتھ میں ہے۔ وہ پورے شہر میں اور داخلی راستوں پر پاکیشیائیوں کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں جیسا کہ میں نے پہلے رپورٹ دی تھی۔ صرف ایئر پورٹ پر ایک پاکیشیائی کو انہوں نے چیک کیا۔ اس کے ساتھ دو قوی ہیکل حبشی تھے۔ یہ پاکیشیائی ایکریمین میک اپ میں تھا۔ راڈز نے بغیر کوئی وقفہ دیئے اس پاکیشیائی پر فائر کھول دیا۔ وہ زخمی تو ہوا لیکن بچ گیا۔ البتہ اس کے قوی ہیکل ساتھیوں نے چاروں راڈز کو ہلاک کر دیا اور قوی ہیکل حبشی تو فوراً ہی غائب ہو گئے جبکہ زخمی کو ہسپتال لے جایا گیا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کے بارے میں اطلاع راڈز کلب کے راسٹر تک پہنچتی وہ زخمی بھی ہسپتال سے جا چکا تھا اور اس کے بعد اب تک پورے لانسنگ میں شدید ترین تلاش کے باوجود وہ تینوں پھر نظر نہیں آئے''...... پراگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کہاں غائب ہو گئے۔ اگر پہلی بار چیک ہو گئے تھے تو دوسری بار کیوں نہیں ہوئے''...... اس بار سوزین نے کہا۔

''معلوم نہیں میڈم۔ بہرحال ان کی تلاش انتہائی شد و مد سے جاری ہے''...... پراگ نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیانی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو پراگ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ پراگ بول رہا ہوں''...... پراگ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''انتھونی بول رہا ہوں باس۔ انتہائی خوفناک واردات ہوئی ہے جناب''...... دوسری طرف سے متوحش لہجے میں کہا گیا تو پراگ چونک پڑا۔ اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا۔

''کس کی کال ہے۔ لاؤڈر کا بٹن آن کر دو''...... جان کلے نے پراگ کا رنگ بدلتے دیکھ کر کہا تو پراگ نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''کیا ہوا ہے انتھونی۔ کیا واردات ہوئی ہے''...... پراگ نے کہا۔

''جناب۔ ڈبل راڈز سیکشن کے ہیڈ کوارٹر روجر کلب پر ایک مقامی ایکریمین اور دو قوی ہیکل حبشیوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ انہوں نے انتہائی خوفناک میزائل گنوں سے کمپاؤنڈ گیٹ اور دربانوں کو اڑا دیا اور پھر وہ انتہائی دیوانہ وار انداز میں اندر گھس گئے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا انہوں نے میزائل گنوں اور انتہائی طاقتور بموں سے پورے روجر کلب کو تہس نہس کر کے رکھ دیا۔ پھر وہ اچانک غائب ہو گئے۔ کلب کی پوری عمارت مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے اور تقریباً تین سو کے قریب مسلح راڈز کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا گیا ہے۔ راڈز کا قتل عام کیا گیا ہے۔ روجر اس کے سارے ساتھیوں سمیت ختم کر دیئے گئے ہیں جناب اور یہ پورے لانسنگ کے لئے اتنی ہولناک واردات ہے جس کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ ڈبل راڈز سیکشن کی وہشت بھی بے حد تھی لیکن اب شہر میں پھیلے ہوئے راڈز انہیں تلاش تو کر رہے ہیں لیکن اب وہ خود بھی ان سے خوفزدہ نظر آ رہے

ہیں''......انتھونی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''یہ کب کی بات ہے''...... پراگ نے کہا۔

''ابھی دس منٹ پہلے کی بات ہے جناب۔ میں وہاں قریب ہی موجود تھا۔ میرے سامنے یہ واردات ہوئی ہے۔ واردات کرنے والے اس قدر تربیت یافتہ، تیز اور پھرتیلے تھے کہ ایک راڈ بھی ان پر فائر نہ کھول سکا۔ یوں لگتا تھا جیسے ان سب پر جادو کر دیا گیا ہو''......انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے ان حملہ آوروں کو دیکھا ہے''...... پراگ نے کہا۔

''یس سر۔ دو قوی ہیکل حبشی تھے جبکہ ایک نارمل مقامی ایکریمین تھا۔ مجھے صرف ایک جھلک سی دکھائی دی ہے''۔ انتھونی نے جواب دیا تو پراگ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''یہ یقیناً وہی لوگ ہوں گے جن پر ائیرپورٹ پر حملہ کیا گیا تھا''...... جان کلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''......ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔ چونکہ جان کلے نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے آواز سب کو بخوبی سنائی دے رہی تھی۔

''جان کلے بول رہا ہوں۔ لارڈ ڈیتھ سے بات کراؤ''...... جان کلے نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ کلب میں موجود نہیں ہیں اور کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہیں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''راسٹر سے بات کراؤ''...... جان کلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''......دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ راسٹر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

''جان کلے بول رہا ہوں سپر ایجنٹ سی اے''...... جان کلے نے کہا۔

''ہاں۔ فرمایئے۔ کیوں فون کیا ہے''......دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا۔

''روجر کلب میں کیا ہوا ہے اور کس نے ایسا کیا ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ انہوں نے راڈز پر حملہ کیا ہے اور ہم ایسے لوگوں سے نمٹنا جانتے ہیں۔ ان کا ایسا عبرتناک انجام ہوگا کہ دنیا دیکھے گی''......دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ تین آدمیوں نے سینکڑوں لوگ مار دیئے ہیں اور یہ صرف باتیں کر رہے ہیں''...... جان کلے نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ہمیں اپنے طور پر کام کرنا چاہئے جان کلے۔ یہ لوگ واقعی ان کے بس کا روگ نہیں ہیں''......سوزین نے کہا۔

''پراگ''......جان کلے نے کہا۔

''یس باس''......پراگ نے چونک کر کہا۔

''اپنے آدمیوں کو پورے شہر میں پھیلا دو اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اڑا دو''......جان کلے نے کہا۔

''اس طرح کام نہیں چلے گا جان کلے''......پراگ کے بولنے سے پہلے سوزین بول پڑی۔

''کیا مطلب''......جان کلے نے چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکا سا غصہ تھا۔ شاید پراگ کے سامنے اس نے سوزین کے اس انداز کو اپنی توہین سمجھا تھا۔

''پراگ تم جاؤ اور ہمارے لئے کھانے کا انتظام کرو''۔ سوزین نے کہا۔

''یس میڈم''......پراگ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

''آئی ایم سوری کلے۔ مجھے خیال رکھنا چاہئے تھا کہ پراگ یہاں موجود ہے اور تم اس کے باس ہو''......سوزین نے کہا تو جان کا چہرہ کھل اٹھا۔

''تمہاری اسی سمجھ داری نے تو مجھے پاگل کیا ہوا ہے۔ تم معمولی سی بات کو بھی سمجھ جاتی ہو۔ بہرحال بتاؤ تم کیا کہنا چاہتی ہو''۔ جان کلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''دیکھو جان کلے۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ تمہارے اندر مقابلہ کرنے کی قوت پوری طرح پیدا نہیں ہو رہی۔ وہاں ولنگٹن میں بھی تم نے خود کام کرنے کی بجائے کارلوس گروپ کو آگے کر دیا تھا اور خود کمرے میں بند ہو کر بیٹھ گئے تھے اور یہاں بھی تم صرف سیکشن کو آگے لانا چاہتے ہو''......سوزین نے کہا۔

''تو تمہارا مطلب ہے کہ میں سڑکوں پر گھوم پھر کر خود چیکنگ کروں''......جان کلے کے لہجے میں ایک بار پھر غصہ عود کر آیا تھا۔

''میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ یہ تینوں افراد جو کچھ کر رہے ہیں ان کا مقصد بہرحال صرف راڈز کو ختم کرنا نہیں ہوگا کیونکہ اگر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو یہ لوگ پاکیشیا سے یہاں راڈ سنڈیکیٹ کا خاتمہ کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ راڈز نے چونکہ ایئر پورٹ پر ان پر حملہ کیا تھا اس لئے وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ کسی نے یہاں راڈز کا سہارا لیا ہے اور وہ اس سہارے کو ختم کر کے آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور جہاں تک میں سمجھی ہوں۔ بہرحال راڈز میں سے کسی نہ کسی کو اس لیبارٹری کے محل وقوع کا علم ہوگا اور یقیناً یہ لوگ ان سے محل وقوع معلوم کر لیں گے اس لئے بجائے اس کے ہم اپنی تمام توانائی یہاں انہیں ٹریس کرنے پر لگانے کے اپنے سیکشن سمیت لیبارٹری کے بیرونی حصے کی پکٹنگ کر لیں۔ پھر جیسے یہ لوگ وہاں پہنچیں گے ہم آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیں گے۔ پانی نے بہرحال پل کے نیچے سے ہی گزرنا ہے''......سوزین نے کہا تو جان کلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ہم کل ہی سازینو میں ڈیرا لگا دیں گے''......جان کلے نے کہا۔

''سازینو۔وہ کیا ہے''......سوزین نے چونک کر پوچھا۔

''یہ اس پہاڑی علاقے میں ایک ملٹری چیک پوسٹ ہے جو اب خالی کر دی گئی ہے۔اس چیک پوسٹ سے گزرے بغیر کوئی آدمی لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتا۔یہ چیک پوسٹ اس قدر بلندی پر ہے کہ دور دور تک رینگنے والے جانور کو بھی چیک کیا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ چیک پوسٹ چٹانوں کے اندر اس انداز میں بنی ہوئی ہے کہ جب تک وہاں کوئی پہنچ نہ جائے اس وقت تک وہ اسے چیک نہیں کر سکتا''......جان کلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔یہ تو واقعی اس مشن کے لئے آئیڈیل جگہ ہے اور پھر میرے نام پر بھی ہے۔سوزین اور سازینو''......سوزین نے مسکراتے ہوئے کہا تو جان کلے بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بھی تو آئیڈیل ہو''......جان کلے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکریہ''......سوزین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔تھوڑی دیر بعد جان کلے نے پراگ کو بلا کر اسے سیکشن سمیت سازینو جانے کے انتظامات کرنے کے نہ صرف احکامات دیئے بلکہ اسے تفصیلی ہدایات بھی دیں تاکہ وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بخوبی اور آسانی سے نمٹا جا سکے۔

☆☆☆

جو چلے تو جاں سے گزر گئے

ماہا ملک کا یہ خوبصورت ناول ہمارے اپنے ہی معاشرے کی کہانی ہے۔اسکے کردار ماورائی یا تصوراتی نہیں ہیں۔یہ جیتے جاگتے کردار اسی معاشرے کا حصہ ہیں۔زندگی کی راہوں میں ہم سے قدم قدم پر ٹکراتے ہیں۔یہ کردار محبت کے قرینوں سے بھی واقف ہیں اور رقابت اور نفرت کے آداب نبھانا بھی جانتے ہیں۔انہیں جینے کا ہنر بھی آتا ہے اور مرنے کا سلیقہ بھی۔خیر و شر، ہر آدمی کی فطرت کے بنیادی عناصر ہیں۔ہر شخص کا خمیر انہی دو عناصر سے گندھا ہوا ہے۔ان کی کشمکش غالبؔ ایسے شاعر سے کہلواتی ہے۔آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا۔

آدمی سے انسان ہونے کا سفر بڑا کٹھن اور صبر آزما ہوتا ہے۔لیکن ''انسان'' درحقیقت وہی ہے جس کا ''شر'' اس کے ''خیر'' کو شکست نہیں دے پایا، جس کے اندر ''خیر'' کا الاؤ روشن رہتا ہے۔یہی احساس اس ناول کی اساس ہے۔ **جو چلے تو جاں سے گزر گئے** کتاب گھر پر دستیاب۔جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکتا ہے۔

کار خاصی تیز رفتاری سے راڈز کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر تھا جبکہ عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا بیٹھے ہوئے تھے۔ ان تینوں نے روجر کلب کو حقیقتاً تہس نہس کر کے رکھ دیا تھا۔ میزائل گنوں اور خوفناک اور طاقتور بموں کی جیسے بارش سی ہو گئی تھی اور پھر جوانا اور جوزف نے واقعی کھل کر وہاں شکار کھیلا تھا۔ انہوں نے وہاں موجود ایک آدمی کو بھی زندہ نہ چھوڑا تھا اور جب انہیں تسلی ہو گئی کہ انہوں نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے تو وہ تینوں تیزی سے سائیڈ پر گئے اور ایک بند گلی میں جا کر ان تینوں نے اپنے کوٹ الٹا کر پہن لئے۔ جوانا نے لباس خریدتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ کوٹ ڈبل ڈیزائن اور رنگ کے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پہلے ماسک اتار کر وہیں پھینک دیئے تھے اور نئے ماسک پہن لئے تھے۔ اس طرح نہ صرف ان کے چہرے اور سر بالوں کے ڈیزائن اور رنگ بدل گئے تھے بلکہ ایک لحاظ سے ان کے لباس بھی تبدیل ہو گئے تھے۔ میزائل گنیں انہوں نے وہیں پھینک دی تھیں اور اب ان کی جیبوں میں صرف مشین پسٹل تھے۔ پھر وہاں سے وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر جب پارکنگ میں پہنچے تو انہوں نے روجر کلب اور اس کے اردگرد پولیس کی گاڑیاں دیکھیں لیکن پارکنگ چونکہ وہاں سے کافی دور تھی اس لئے پارکنگ کی طرف کوئی متوجہ نہ ہوا تھا۔ نتیجہ یہ کہ انہوں نے پارکنگ سے کار نکالی اور اب ان کا رخ راڈز کلب کی طرف تھا۔ راڈز کلب وہاں سے کافی دور تھا اور پھر سڑکوں پر چونکہ یک طرفہ ٹریفک کا نظام تھا اس لئے انہیں معلوم تھا کہ وہ چاہے جتنی بھی تیزی دکھائیں بہرحال روجر کلب کے بارے میں بات ان تک پہنچ جائے گی اس لئے لامحالہ وہ نہ صرف محتاط ہو جائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کلب کے باہر باقاعدہ نگرانی کا جال بچھا دیں اور شاید یہی وجہ تھی کہ ٹائیگر روجر کلب کی بجائے براہ راست راڈز کلب جانا چاہتا تھا لیکن جوانا اور جوزف پہلے روجر کلب کا خاتمہ کرنے کے حامی تھے اس لئے وہ خاموش رہا تھا۔

''اب ہمیں وہاں عام آدمیوں کی طرح داخل ہونا پڑے گا''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ اب وہاں اجنبیوں کا داخلہ بند ہو چکا ہوگا''...... جوانا نے کہا۔

''تو پھر''...... ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ ہم بہرحال اندر پہنچ جائیں گے''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے۔ کیا ہمارے سلیمانی ٹوپیاں ہیں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسی بات نہیں ٹائیگر۔ میں نے عمر کا بڑا طویل عرصہ ایکریمیا کے ایسے کلبوں میں گزارا ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ ایسے کلبوں کے خفیہ راستے کہاں ہوتے ہیں اور ان سے کیسے اندر داخل ہوا جاتا ہے اور انہوں نے عام راستوں پر چیکنگ کی ہوگی خفیہ راستوں پر نہیں''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ راڈز کلب کے قریب پہنچ گئے۔ راڈز کلب کی دو منزل عمارت دور سے نظر آنے لگ گئی تھی۔

''یہیں قریب ہی کسی پارکنگ میں کار روک دو۔ آگے ہمیں پیدل جانا ہوگا''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد اس نے ایک خالی پارکنگ میں کار روک دی۔

''تم دونوں یہیں رہو۔ میں راستہ چیک کر کے آتا ہوں''۔ جوانا نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''خیال رکھنا۔ اکیلے ہی کارروائی نہ کر ڈالنا'' ...... ٹائیگر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے بچہ سمجھتے ہو ٹائیگر۔ مجھے معلوم ہے کہ کہاں کیا کرنا ہے اور کہاں کیا نہیں'' ...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ روجر کلب میں قتل عام کرنے کے بعد شاید اس کی کسی خاص حس کو تسکین پہنچ چکی تھی اس لئے اس کا موڈ اب بے حد خوشگوار تھا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ جوزف اور ٹائیگر دونوں ایک ساتھ پارکنگ سے نکل کر پیدل ہی آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑے فاصلے پر موجود بنچ پر وہ جا کر بیٹھ گئے۔

''راڈز ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے بارے میں مشکوک ہو جائیں'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو تم آگے جا کر بیٹھ جاؤ۔ جوانا نجانے کتنی دیر میں واپس آئے'' ...... جوزف نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا اور تھوڑی دور ایک اور بنچ پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ چلتے چلتے تھک کر ستانے بیٹھ گیا ہو۔ اس نے دونوں ٹانگیں آگے کی طرف پھیلائی ہوئی تھیں اور دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے وہ بنچ کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھا ہوا تھا۔ کچھ دیر اس انداز میں بیٹھنے کے بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور ٹانگیں سمیٹ کر وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ایک ایک سائیڈ سے ایک لمبے قد کا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کے قریب آ گیا۔ ٹائیگر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو'' ...... اس آدمی نے خاصے کرخت لہجے میں کہا لیکن وہ بہرحال راڈ نہیں تھا۔

''تھک کر ستانے بیٹھ گیا ہوں۔ تم کون ہو اور کیوں مجھ سے پوچھ گچھ کر رہے ہو'' ...... ٹائیگر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کیا کام کرتے ہو'' ...... اس آدمی نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے کہا۔

''سیلز مین ہوں۔ آج چھٹی ہے اس لئے سیر و تفریح کرتا پھر رہا ہوں۔ مگر تم کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق پولیس سے ہے'' ...... ٹائیگر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم واقعی کوئی سیلز مین ہی لگتے ہو'' ...... اس آدمی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور ٹائیگر نے اس انداز میں کاندھے اچکائے جیسے کہہ رہا ہو کہ نجانے کون ہے۔ حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس آدمی کا تعلق یقیناً ی اے سیکشن سے ہو گا۔ ایک بار تو اس کا دل چاہا کہ وہ اسے پکڑ کر اس سے پراگ گروپ کے بارے میں تمام تفصیل معلوم کر لے لیکن پھر اس نے ارادہ تبدیل کر دیا کیونکہ اس کے نزدیک پہلی ترجیح لیبارٹری کے محل وقوع کی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اسے دور سے جوانا واپس آتا دکھائی دیا تو وہ واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ جوزف پہلے ہی وہاں پہنچ چکا تھا اور چند لمحوں بعد جوانا بھی پہنچ گیا۔

''میں نے نہ صرف وہ راستہ چیک کر لیا ہے بلکہ وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی چیک کر لئے ہیں۔ یہ راستہ کلب کی شمالی سمت میں ایک چھوٹے سے جوئے خانے کی سائیڈ پر بنا ہوا ہے۔ آؤ'' ...... جوانا نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ وہ دونوں بھی اس سے کافی پیچھے لیکن ایک دوسرے سے ہٹ کر آگے بڑھ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کلب کی عقبی سمت میں موجود سڑک سے گزر کر اس کے شمال میں ایک چھوٹی سی عمارت میں داخل ہو گئے۔ اس عمارت پر رونالڈ کسینو کا بورڈ لگا ہوا تھا اور وہاں لوگ آ جا رہے تھے۔ لیکن جوانا مین گیٹ میں داخل ہونے کی بجائے سائیڈ سے آگے

بڑھتا چلا گیا۔ جوزف اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔ پھر وہ گھوم کر اس کی عقبی سمت گئے تو وہاں دو مسلح آدمی کھڑے تھے جو انہیں اس طرف آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

''رکو۔ کہاں جا رہے ہو تم''...... ان میں سے ایک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سپیشل کارڈ کھیلنے۔ کیوں''...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کون سے کارڈ کھیلنے ہیں تم نے''...... اسی آدمی نے پوچھا۔

''گولڈن کارڈ''...... جوانا نے جواب دیا۔

''اوہ اچھا۔ جاؤ''...... اس آدمی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جوزف اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔

''یہ کوڈ کیسے معلوم کر لئے تم نے''...... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر''...... جوانا نے آہستہ سے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ ایک بند دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ جوانا نے تین بار دروازے پر دستک دی۔

''کون ہے''...... دروازے میں سے ایک کھڑکی کھلی اور ایک آدمی کا چہرہ نظر آیا جو کھڑکی میں لگی ہوئی سلاخوں میں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

''گولڈن کارڈز''...... جوانا نے کہا تو کھڑکی کھٹاک سے بند ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ ایک مسلح آدمی سائیڈ پر کھڑا تھا۔ جوانا کے پیچھے ٹائیگر اور جوزف اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے دروازہ بند کر دیا۔ جوانا بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ ایک خاصی کشادہ راہداری تھی۔ اس راہداری کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا جس میں کارڈ کھیلنے کی مخصوص میزیں موجود تھیں۔ وہاں چار مسلح افراد بھی گھوم رہے تھے۔

کتاب گھر کا پیغام

آپ تک بہترین اردو کتابیں پہنچانے کے لیے، ہمیں آپ ہی کے تعاون کی ضرورت ہے۔ ہم کتاب گھر کو اردو کی سب سے بڑی لائبریری بنانا چاہتے ہیں، لیکن اس کے لیے ہمیں بہت ساری کتابیں کمپوز کروانا پڑیں گی اور اسکے لیے مالی وسائل درکار ہوں گے۔

اگر **آپ** ہماری براہ راست مدد کرنا چاہیں تو ہم سے kitaab_ghar@yahoo.com پر رابطہ کریں۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو کتاب گھر پر موجود ADs کے ذریعے ہمارے سپانسرز ویب سائٹس کو وزٹ کیجیے، آپکی یہی مدد کافی ہوگی۔

یاد رہے، کتاب گھر کو صرف **آپ** بہتر بنا سکتے ہیں۔

''راسٹر کہاں بیٹھا ہوا ہے''...... جوانا نے ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... اس نے سر سے پیر تک اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میرا نام جوانا ہے۔ یہ میرے ساتھی ہی مائیکل اور جوزف۔ راسٹر نے ہمیں بلوایا ہے سپیشل گیمز کے لئے''...... جوانا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ اچھا۔ آؤ میرے ساتھ۔ اس آدمی نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے ایک دروازے پر پہنچ کر رک گیا۔

''اس دروازے کے دوسری طرف موجود راہداری چیف راسٹر کے سیکشن میں ختم ہوتی ہے۔ وہاں اس کا آفس ہے''...... اس آدمی نے کہا تو جوانا نے اس کا شکریہ ادا کیا اور دروازہ کھول کر دوسری طرف راہداری میں آ گیا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کا اختتام ایک اور ہال میں ہوا لیکن یہ پہلے کی نسبت چھوٹا سا ہال تھا اور یہاں کارڈز کھیلنے کی صرف دو میزیں تھیں جن پر موجود عورتیں اور مرد ایکریمیا کے انتہائی امیر طبقے کے افراد لگتے تھے۔ ایک سائیڈ پر دروازہ تھا جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ ہال میں دو مسلح افراد موجود تھے لیکن وہ اطمینان سے کھڑے تھے۔ انہوں نے جوانا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا ضرور لیکن کوئی توجہ نہ دی۔ شاید ان کے ذہن میں یہ تصور بھی نہ تھا کہ کوئی غلط آدمی یہاں تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ جوانا اس بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے کے ساتھ ہی ایک فون پیس دیوار کے ساتھ ہک میں لٹکا ہوا تھا۔ جوانا نے رسیور ہک سے نکالا اور اس پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... رسیور سے ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ماسٹر کلرز کا جوانا''...... جوانا نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

''کون ماسٹر کلرز اور کون جوانا۔ جاؤ دفع ہو جاؤ''...... چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی تو جوانا کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح تپ اٹھا اور اس نے رسیور واپس ہک سے لگا دیا۔

''ہال میں موجود سب افراد کا خاتمہ کر دو''...... جوانا نے مڑ کر کہا تو ٹائیگر اور جوزف سر ہلاتے ہوئے مڑ گئے۔ البتہ جوانا وہیں رک گیا تھا۔ ٹائیگر اور جوزف نے بجلی کی سی پھرتی سے جیبوں میں سے مشین پسٹل نکالے اور دوسرے لمحے ہال فائرنگ کی آواز اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ دونوں مسلح افراد کے ساتھ ساتھ کارڈ کھیلنے والے آٹھ مرد اور عورتیں بھی فائرنگ کا نشانہ بن کر فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے اور چند لمحوں بعد سب ساکت ہو گئے۔

''جوزف تم یہیں رکو۔ جو نظر آئے اڑا دینا اور ٹائیگر تم میرے ساتھ آؤ''...... جوانا نے کہا تو ٹائیگر واپس جوانا کی طرف بڑھ گیا۔ جوانا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس نے پسٹل کی نال دروازے کے لاک کے سوراخ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ فائرنگ کی آواز کے ساتھ ہی لاک ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تو جوانا نے لات ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ جوانا اچھل کر اندر داخل ہوا تو سامنے ہی بڑی سی میز کے پیچھے بیٹھا ایک

لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات تھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ چیختا ہوا کرسی سمیت نیچے جا گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جوانا اس دوران اس کے سر پر پہنچ چکا تھا۔ دوسرے لمحے جوانا کی لات گھومی اور اٹھتے ہوئے آدمی کے حلق سے بے اختیار ایک چیخ نکل گئی۔ وہ دوبارہ نیچے گرا ہی تھا کہ جوانا نے جھک کر اسے گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر میز کی دوسری طرف پنخ دیا۔ نیچے بچھے ہوئے دبیز قالین کی وجہ سے راسٹر کو کوئی چوٹ نہ لگی اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ساتھ کھڑے ٹائیگر کی لات بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور راسٹر اس بار چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ جوانا آگے بڑھ کر اس پر جھکا۔ دوسرے لمحے اس کی موٹی سی گردن جوانا کے ہاتھ میں تھی اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے اسے کھلے دروازے سے باہر اچھال دیا۔

"آؤ۔ ہال میں پوچھ گچھ کریں گے"...... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راسٹر نیچے گر کر اٹھتا جوانا ایک بار پھر اس پر جھکا اور ایک بار پھر راسٹر چیختا ہوا اور ہوا میں اڑتا ہوا سیدھا ہال کے درمیان فرش پر ایک دھماکے سے جا گرا۔ ٹائیگر اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔

"ہاں۔ اب لطف آئے گا پوچھ گچھ کا"...... جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اچھلا اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا راسٹر اس بار حلق کے بل چیختا ہوا واپس گرا۔ اس کے ساتھ ہی کٹاک کی آواز سنائی دی۔ یہ راسٹر کی ران کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز تھی۔ ابھی اس کی چیخ ختم نہ ہوئی تھی کہ جوانا نے دوسری ران پر مخصوص انداز میں ضرب لگا دی اور راسٹر کے حلق سے نکلنے والی مدھم ہوتی ہوئی چیخ ایک بار پھر گونج اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی دوسری ران کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز بھی شامل تھی۔ اب راسٹر فرش پر پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

"تم راڈز کے چیف ہو اس لئے تمہیں فی الحال ہلکے شاک لگائے جا رہے ہیں"...... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس بار اس نے ضرب لگا کر اس کے دائیں بازو کی ہڈی توڑ دی۔ اب راسٹر کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں۔ لیکن شاید اس میں قوت مدافعت خاصی زیادہ تھی کہ وہ اس طرح ہڈیاں ٹوٹنے کے باوجود بے ہوش نہ ہوا تھا اور پھر دوسرے بازو کی بھی ہڈی ٹوٹنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جوانا پیچھے ہٹ گیا۔ اب راسٹر عجیب سے انداز میں تڑپ رہا تھا۔ اس کے دونوں ٹوٹے ہوئے بازو اور دونوں ٹوٹی ہوئی ٹانگیں تو مفلوج حالت میں پڑی تھیں جبکہ اس کا سر گردن اور درمیانی جسم اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ اس کے جسم سے گزر رہا ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی جوانا ایک بار پھر جھکا اور اس نے اسے گردن سے پکڑ کر ہوا میں اٹھایا اور پھر قریب ہی موجود ایک کرسی میں اس طرح ٹھونس دیا جیسے کسی بھاری چیز کو کسی تنگ جگہ میں جبراً ٹھونسا جاتا ہے۔ راسٹر کی حالت بے حد خراب ہو چکی تھی۔ البتہ اب بھی وہ ہوش میں تھا لیکن اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے سانس لینا اس کے لئے دشوار ہو رہا ہو۔

"اسے شراب پلا دو ٹائیگر"...... جوانا نے پاس کھڑے ٹائیگر سے کہا۔

"سوری جوانا میں شراب پینا اور پلانا دونوں حرام سمجھتا ہوں۔ البتہ پانی پلا سکتا ہوں"...... ٹائیگر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس لئے تو شراب کہا ہے کہ پانی یہاں ملے گا ہی نہیں"...... جوانا نے کہا۔

"چھوڑو اسے۔ ہمارے پاس وقت کم ہے۔ جو پوچھنا ہے پوچھ لو کسی بھی لمحے یہاں کوئی آفت برپا ہو سکتی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

''جہاں جوانا موجود ہو وہاں اور کون سی آفت آسکتی ہے''۔ جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے راسٹر کے چہرے پر تھپڑ جڑ دیا اور اس بار تو راسٹر باوجود کوشش کے چیخ بھی نہ سکا۔ شاید اب اس کے پاس چیخنے کی قوت ہی نہ رہی تھی۔ اس کے جس گال پر تھپڑ پڑا تھا وہ پھٹ گیا تھا اور جبڑا ٹوٹ گیا تھا اور دانت پھلجڑیوں کی طرح باہر نکل کر فرش پر بکھر گئے تھے۔

''بولو کہاں ہے لیبارٹری۔ بولو''...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہٹ جاؤ۔ تم اسے ہلاک کر دو گے اور ہم اہم معلومات سے محروم رہ جائیں گے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر جوانا کا بازو پکڑتے ہوئے کہا جو شاید دوسرا تھپڑ مارنا چاہتا تھا۔

''تم۔ تم مجھے۔ تم مجھے جوانا کو کہہ رہے ہو۔ تم''...... جوانا نے یکلخت چراغ پا ہوتے ہوئے کہا۔

''جوانا پیچھے ہٹ جاؤ۔ ٹائیگر باس ہے''...... سائیڈ پر کھڑے جوزف نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو جوانا نے یکلخت ایک طویل سانس لیا اور پیچھے ہٹ گیا۔

''شکریہ جوانا اور جوزف''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

''سنو راسٹر۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ لیبارٹری کہاں ہے ورنہ''...... ٹائیگر نے کہا۔

''دفع ہو جاؤ میں تمہاری شکلوں پر تھوکنا بھی پسند نہیں کرتا''۔ یکلخت راسٹر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو جوانا کے چہرے پر شعلے سے نکلنے لگے۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم ہمیں غصہ دلا کر ہلاک ہونا چاہتے ہو لیکن تمہیں بہرحال بتانا پڑے گا''...... ٹائیگر نے غصہ دکھانے کی بجائے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر اس نے اس کی شہ رگ پر مخصوص انداز میں انگوٹھا رکھ کر اسے مسلا تو راسٹر کی حالت مزید خراب ہوتی چلی گئی۔

''بولو ورنہ نہ تم مر سکو گے اور نہ جی سکو گے''...... ٹائیگر کا لہجہ مزید سرد ہو گیا اور پھر تو جیسے ٹیپ ریکارڈر بجنا شروع ہو جاتا ہے اس طرح راسٹر نے لیبارٹری کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ وہ چونکہ لیبارٹری میں سپلائی بھجواتا رہتا تھا اس لئے اسے لیبارٹری کے بیرونی محل وقوع کے بارے میں تفصیل معلوم تھی اور ٹائیگر نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا تھا اس کے بعد تو وہ اس انداز میں سب کچھ بتا رہا تھا جیسے اپنے باس کو تفصیلی رپورٹ دے رہا ہو۔

''اوکے۔ اب اسے ختم کرو اور نکل چلو''...... ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی گولیاں راسٹر کے سینے پر اولوں کی طرح پڑیں اور چند لمحوں میں ہی راسٹر کی آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔

''حیرت ہے۔ ابھی تک یہاں کوئی بھی نہیں آیا''...... اسی لمحے جوزف نے قریب آتے ہوئے کہا۔

''یہ سپر سپیشل کارڈ روم ہے۔ یہاں کروڑوں کا جوا کھیلنے والے ہی آسکتے ہیں اور ظاہر ہے کم ہی لوگ اس حیثیت کے حامل ہوتے

ہیں''...... جوانا نے جواب دیا تو جوزف اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر جس راستے سے وہ وہاں آئے تھے اسی راستے کی طرف بڑھ گئے۔

''اب باہر موجود افراد کا خاتمہ کرنا ہوگا ورنہ ہمیں ایک بار پھر میک اپ تبدیل کرنے پڑیں گے''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ کام ہو جائے گا۔ بے فکر رہو''...... جوانا نے کہا اور پھر بند دروازے کے ساتھ موجود آدمی جوانا کا زوردار تھپڑ کھا کر نیچے گرا ہی تھا کہ جوزف نے اس پر فائر کھول دیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ دروازے کا اندر کا تمام ایریا ساؤنڈ پروف ہے اس لئے وہ مطمئن تھے۔ پھر باہر آنے کے بعد جوانا اور جوزف نے باہر کچھ فاصلے پر موجود دونوں مسلح افراد پر اچانک حملہ کر کے ان کی گردنیں توڑ دیں اور وہ دونوں بغیر آواز نکالے لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔ چند لمحوں بعد وہ تینوں علیحدہ علیحدہ چلتے ہوئے واپس پارکنگ میں پہنچ گئے اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار واپس ان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

''اب اس راڈز سنڈیکیٹ کو صحیح معنوں میں اس کارروائی کا احساس ہوگا جب راسٹر کی لاش سامنے آئے گی''...... ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں اس راڈز کلب کو بھی میزائل گنوں سے اڑا دینا چاہئے''...... اچانک جوزف نے کہا تو جوانا اور ٹائیگر دونوں چونک پڑے۔

''کیوں۔ کوئی خاص بات''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں سب کو معلوم ہوگا کہ راسٹر لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے اور صرف راسٹر کی لاش سامنے آئی تو وہ سمجھ جائیں گے کہ اس سے لیبارٹری کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی ہے اور ان کی پوری توجہ لیبارٹری کی طرف ہو جائے گی لیکن اگر روجر کلب کی طرح راڈز کلب کو بھی تباہ کر دیا جائے تو پھر تمام لاشوں میں راسٹر کی لاش بھی چھپ جائے گی''...... جوزف نے جواب دیا۔

''وری گڈ تمہاری ذہانت کا جواب نہیں۔ چلو کار موڑو ٹائیگر۔ کار کی ڈگی میں میزائل گنیں اور میگزین موجود ہیں۔ ہمیں فوری یہ کام کرنا ہوگا۔ جوزف ٹھیک کہہ رہا ہے''...... جوانا نے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے۔ ایسا کرنا ضروری ہے۔ میں اگلے چوک سے کار موڑ رہا ہوں''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا اور جوزف دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

☆☆☆

جان کلے اور سوزین دونوں سانز ینو جان کے لئے تیار بیٹھے تھے۔ سیکشن کے تمام لوگ دو بڑی جیپوں اور ایک چھوٹے ٹرک کے ذریعے وہاں کے لئے پہلے ہی روانہ ہو چکے تھے۔ اب پراگ نے ایک مخصوص جیپ لے کر ان کے پاس آنا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد پراگ آ گیا لیکن اس

کا چہرہ دیکھ کر وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس کے چہرے پر وحشت برس رہی تھی۔

''کیا ہوا ہے تمہیں''...... جان کلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''غضب ہو گیا ہے باس۔ انہیں تین آدمیوں نے پورے راڈز کلب کو بھی اسی طرح تہس نہس کر کے رکھ دیا ہے جس طرح انہوں نے روجر کلب کو کیا تھا اور اس بار انہوں نے اس قدر طاقتور بم وہاں فائر کئے ہیں کہ راڈز کلب کے نیچے بم پروف تہہ خانے میں بھی بلاسٹ ہو کر رہ گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے پوری فوج نے اس پر بمباری کی ہو۔ لارڈ ڈے تھ اور راسٹر سمیت وہاں موجود سینکڑوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں''...... پراگ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ راڈز سنڈیکیٹ کا مکمل خاتمہ کر دیا گیا ہے''...... جان کلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس باس۔ شہر میں بکھرے ہوئے راڈز غائب ہو کر ایسے کونے کھدروں میں چھپ گئے ہیں جیسے وہ ان تینوں سے حد درجہ خوفزدہ ہو چکے ہوں اور شاید اب وہ ان کا سامنا نہ کر سکیں گے''۔ پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ کارروائی ان تینوں کی ہے''...... سوزین نے کہا۔

''عینی شاہدوں کے مطابق ایک سیاہ رنگ کی کار راڈز کلب کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو کر مین گیٹ کے سامنے رکی اور اس میں سے ایک مقامی ایکریمین اور دو قوی ہیکل حبشی نکلے۔ پھر انہوں نے کار کی ڈگی کھول کر اس میں سے ہیوی میزائل گنیں نکالیں اور ساتھ ہی میگا پاور بموں کا پورا بنڈل بھی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا انہوں نے میزائل گنوں کے فائر کھول دیئے اور اندر گھس گئے۔ انہوں نے بقول عینی شاہدوں کے اس انداز میں کارروائی کی کہ کوئی ایک لمحے کے لئے بھی نہ سنبھل سکا اور تھوڑی دیر بعد وہ کارروائی کر کے کار لے کر نکل بھی گئے''...... پراگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم کب وہاں پہنچے تھے''...... جان کلے نے کہا۔

''میں جیپ لے کر ادھر آ رہا تھا کہ راڈز کلب کے سامنے سے گزرا وہاں پولیس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیاں دیکھ کر میں رک گیا اور پھر ساری کارروائی کا مجھے علم ہو گیا''...... پراگ نے جواب دیا۔

''میرا خیال دوسرا ہے''...... سوزین نے کہا۔

''وہ کیا''...... جان کلے نے چونک کر پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ لوگ کسی معاملے کو الجھانے کے لئے یہ سب کچھ کرتے پھر رہے ہیں''...... سوزین نے کہا تو جان کلے کے ساتھ ساتھ پراگ بھی چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں''...... جان کلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''پہلے روجر کلب والی کارروائی تو یقیناً انتقامی تھی کیونکہ ڈبل راڈز کا لیبارٹری سے کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن راڈز کلب کا لیبارٹری سے براہ

راست تعلق تھا۔ راڈز کلب سے وہاں سپلائی پہنچائی جاتی تھی اس لئے لامحالہ انہوں نے راڈز کلب کے کسی بڑے سے پوچھ گچھ کی ہوگی اور پھر اس پوچھ گچھ کو چھپانے کے لئے انہوں نے راڈز کلب کو اڑا دیا'' ...... سوزین نے کہا۔

''لیکن پراگ تو بتا رہا ہے کہ کلب میں آتے ہی انہوں نے حملہ شروع کر دیا۔ پھر پوچھ گچھ کے لئے ان کے پاس کون سا موقع تھا''۔ جان کلے نے کہا۔

''اسی بات سے تو میں نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ پراگ تم نے معلوم کیا کہ سپلائی کون بھجواتا ہے'' ...... سوزین نے کہا۔

''ہاں۔ لیبارٹری میں شراب، پھل، دیگر ضروریات زندگی اور عورتوں کی سپلائی راڈز کے ذمے ہی تھی کیونکہ ایسے کام یہاں راڈز کے علاوہ اور کسی کو کرنے کی اجازت نہیں۔ البتہ سائنسی آلات اور سائنسی سامان کی سپلائی ونگٹن سے براہ راست بھجوائی جاتی تھی'' ...... پراگ نے جواب دیا۔

''تم نے معلوم کر لیا ہے کہ راسٹر ہلاک ہوا ہے یا نہیں''۔ سوزین نے کہا۔

''جی۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ اس کی لاش بھی دوسری لاشوں میں شامل ہے۔ لیکن'' ...... پراگ بات کرتے کرتے رک گیا تو جان کلے اور سوزین بے اختیار چونک پڑے۔

''لیکن کیا۔ تم رک کیوں گئے ہو'' ...... جان کلے نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے پہلے اس بات کو سرسری لیا تھا لیکن اب میڈم کی بات سن کر مجھے خیال آیا ہے کہ میڈم کی بات درست ہے۔ راسٹر کی لاش کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ اس کی دونوں ٹانگوں اور دونوں بازوؤں کی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اور اس کی لاش اس کے آفس کے باہر ہال میں فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ گو یہ ہال بھی بموں سے تباہ ہو گیا ہے لیکن لگتا ہے کہ پہلے راسٹر کو پکڑ کر اس پر تشدد کیا گیا اور پھر اسے ہلاک کیا گیا'' ...... پراگ نے کہا تو سوزین بے اختیار مسکرا دی جبکہ جان کلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ اب سارا کھیل سمجھ میں آ گیا ہے۔ یقیناً یہ تینوں کسی خفیہ راستے سے راسٹر کے پاس پہنچے اور راسٹر پر تشدد کر کے انہوں نے اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر فرنٹ سے آ کر انہوں نے اس معاملے کو الجھانے کے لئے پورے کلب کو ہی بموں اور میزائلوں سے اڑا دیا۔ ویری گڈ سوزین۔ تمہاری دانش مندی واقعی قابل داد ہے'' ...... جان کلے نے بے اختیار سوزین کو داد دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ کلے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ سوچو کہ یہ تینوں محض تباہی پھیلانا ہی نہیں جانتے بلکہ یہ لوگ واقعی عقل مندی سے کام کر رہے ہیں اور اب جبکہ وہ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں تو اب لامحالہ وہ ادھر کا رخ کریں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ انہیں تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ کیا جائے''۔ سوزین نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اب ان سے دو دو ہاتھ وہیں سازینو میں ہی ہوں گے۔ آؤ چلیں'' ...... جان کلے نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی پراگ اور سوزین بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیزی سے سازینو کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر پراگ تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر سوزین اور عقبی سیٹ پر جان کلے بیٹھا ہوا تھا۔

''کتنا وقت لگے گا ہمیں وہاں پہنچنے میں''...... سوزین نے پراگ سے پوچھا۔

''چار گھنٹے''...... پراگ نے جواب دیا تو سوزین کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے جان کلے نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی چار گھنٹے کے طول اور تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ سازینو پہنچ گئے۔ لیکن یہاں پہنچ کر جان کلے اور سوزین دونوں کی ساری تھکاوٹ یہ دیکھ کر ہی کافور ہو گئی کہ یہ جگہ ہر لحاظ سے بہترین تھی۔ یہاں سے وہ واقعی لیبارٹری کا بہترین انداز میں دفاع کر سکتے تھے اور پھر پراگ کے سیکشن نے وہاں اس انداز میں اسلحہ کو سیٹ کیا تھا کہ دور دور تک کا علاقہ ان کی زد پر تھا۔ زمین پر رینگنے والا کوئی چھوٹے سے چھوٹا جانور بھی ان کی نظروں سے نہ چھپ سکتا تھا۔ جان کلے اور سوزین نے راؤنڈ لگا کر تمام انتظامات کا بغور جائزہ لیا اور پھر پوری طرح مطمئن ہو گئے۔ ان کے لئے ایک کمرہ علیحدہ سیٹ کیا گیا تھا جبکہ آپریشن روم ایک اور کمرے میں بنایا گیا تھا جس میں چیکنگ مشینری نصب کی گئی تھی۔ چٹانوں میں اس انداز میں دور دور تک چیکنگ کرنے والے آلات چھپا دیئے گئے تھے کہ باہر سے وہ کسی طرح نظر نہ آتے تھے لیکن ان کی وجہ سے آپریشن روم میں موجود مشینری کی سکرین پر چاروں طرف سے تقریباً دس کلومیٹر تک کا علاقہ صاف دکھائی دیتا تھا۔

''سپلائی کب جاتی ہے لیبارٹری میں''...... جان کلے نے پوچھا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے جناب''...... پراگ نے جواب دیا۔

''تم نے یہاں وائرلیس فون کا انتظام کیا ہے یا نہیں''...... جان کلے نے پوچھا۔

''یس باس۔ نہ صرف وائرلیس فون کا بلکہ انٹر کام کا سسٹم بھی یہاں نصب کیا جا رہا ہے۔ ابھی آپ کے کمرے میں فون سیٹ اور انٹر کام سیٹ نصب ہو جائے گا''...... پراگ نے جواب دیا۔

''فون لے آؤ۔ میں لیبارٹری کے سیکورٹی انچارج کرنل جیکسن سے بات کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم لیبارٹری کے لئے آنے والی سپلائی کو ہی دشمن سمجھ کر اڑا دیں''...... جان کلے نے کہا تو پراگ سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''کچھ عرصے کے لئے سپلائی بند کرا دو ورنہ اس سپلائی کی آڑ میں یہ دشمن ایجنٹ بھی لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں''...... سوزین نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہو گا''...... جان کلے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

عمران اپنے ساتھیوں سمیت جب لانسنگ ایئر پورٹ کے پسنجر لاؤنج میں پہنچا تو ٹائیگر وہاں مقامی میک اپ میں موجود تھا۔

''میرا نام ٹائیگر ہے''...... ٹائیگر نے آگے بڑھ کر عمران سے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''اچھا۔ میں تو سمجھا تھا کہ ہم ایکریمیا میں ہیں لیکن جہاز شاید غلطی سے افریقہ پہنچ گیا ہے جہاں ٹائیگر ایئر پورٹ پر موجود ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''ابھی اکیلا ٹائیگر آیا ہے ورنہ اگر جوزف اور جوانا ساتھ ہوتے تو واقعی افریقہ بن جاتا یہ''......صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اسٹیشن ویگن میں سوار لانسنگ کی ایک معروف سڑک پر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''کیا ہوا جوزف اور جوانا کی موجودگی میں تمہاری لیڈر شپ کا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جوزف کی وجہ سے لیڈر شپ کا بھرم قائم رہ گیا ہے ورنہ جوانا تو ایکریمیا پہنچتے ہی وہی ماسٹر کلر کا جوانا بن گیا تھا''......ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''جس طرح افریقہ پہنچ کر جوزف کی خصوصی حسیات جاگ اٹھتی ہیں یہ حال ایکریمیا پہنچ کر جوانا کا ہوتا ہے''......عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم نے بتایا تھا کہ تم تینوں نے راڈز کو مکمل طور پر آف کر دیا ہے۔ کیسے ہوا یہ سب کچھ''......عمران نے کہا تو ٹائیگر نے روجر کلب سے لے کر راڈز کلب کے راسٹر سے پوچھ گچھ اور پھر راڈز کلب کی تباہی تک مکمل تفصیل بتا دی۔

''جوزف نے واقعی بے حد دانش مندی سے کام لیا ہے عمران صاحب ورنہ راسٹر کی اس انداز میں لاش ملتے ہی اصل بات سامنے آجاتی''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ اب لانسنگ راڈز سے پاک ہو چکا ہے لیکن سی اے کے سیکشن کا کیا ہوا''......عمران نے کہا۔

''میں نے ان پر کام کیا ہے۔ بڑی مشکل سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ جان کلے اور سوزین یہاں پہنچے اور پھر یہ پورا سیکشن اس علاقے کی طرف چلا گیا جہاں لیبارٹری ہے''......ٹائیگر نے کہا۔

''کیسے معلوم ہوا''......عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جس کوٹھی میں پراگ رہتا ہے اس کوٹھی کے چوکیدار کو میں نے بھاری رقم دے کر معلومات حاصل کی ہیں''......ٹائیگر نے جواب دیا۔

''لیکن وہ سارا علاقہ تو بے حد وسیع و عریض ہے اور تمام علاقہ پہاڑی بھی ہے اور وہاں گھنے جنگلات بھی ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ان لوگوں نے کہاں ڈیرہ لگایا ہے''......عمران نے کہا۔

''یہ تو معلوم نہیں ہو سکا''......ٹائیگر نے جواب دیا۔

''وہ کس سواری پر گئے ہیں''......عمران نے پوچھا۔

''جیپوں پر۔ ٹرم پار جیپوں پر''......ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ معلوم ہو جائے گا''......عمران نے کہا۔

''وہ کیسے عمران صاحب''......عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

''ٹرم پار جیپیں اس علاقے میں نظروں سے نہیں چھپ سکتیں اور اس علاقے میں ایسے چھوٹے چھوٹے سپاٹ موجود ہیں جہاں ایڈونچر

پسند سیاح جاتے رہتے ہیں۔ میں نے اس بارے میں کافی معلومات حاصل کی ہیں۔ ان سیاحوں کے لئے وہاں سپاٹس پر مستقل عملہ وزارت سیاحت کی طرف سے تعینات رہتا ہے۔ ان میں سے ایک سپاٹ کا انچارج کا نام فلر ہے۔ اس کے لئے میں نے ولنگٹن سے ایک ٹپ اور اس کا خصوصی فون نمبر معلوم کیا ہے کیونکہ میرا پروگرام یہی تھا کہ پہلے اس سپاٹ پر جا کر ٹھہرا جائے اور پھر آگے کا لائحہ عمل طے کیا جائے''...... عمران نے کہا تو اس بار صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسٹیشن ویگن ایک رہائشی کوٹھی میں داخل ہوئی۔ جوزف اور جوانا بھی میک اپ میں وہاں موجود تھے۔

''تمہاری تسلی ہوئی ہے یا ابھی کوٹہ باقی رہتا ہے''...... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''بڑے عرصے بعد کچھ ہاتھ چلانے کا موقع ملا ہے ماسٹر''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ٹائیگر سمیت ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جوزف نے ان سب کے لئے ہاٹ کافی تیار کر رکھی تھی۔ اس نے ہاٹ کافی سب کو سرو کر دی۔ اس کے بعد وہ اور جوانا کمرے سے باہر چلے گئے تاکہ نگرانی کر سکیں۔

''جوانا تو ضد کر رہا تھا کہ آپ کی آمد سے پہلے لیبارٹری پر حملہ کر دیا جائے لیکن میرے اور جوزف کے سمجھانے پر بڑی مشکل سے وہ خاموش ہوا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''ابھی اس کا کوٹہ پورا نہیں ہوا''...... عمران نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ پھر ایک جھٹکے سے اس نے رسیور واپس رکھ دیا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

''ٹائیگر لیبارٹری والے علاقے کا تفصیلی نقشہ تو ہو گا تمہارے پاس''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ میں لے آتا ہوں''...... ٹائیگر نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر مڑ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران صاحب۔ ہمارا ٹکراؤ اس بار اصل پارٹی سے ہو ہی نہیں رہا۔ راڈز تو غیر متعلقہ لوگ ہیں۔ اصل مقابلہ تو سی اے سے ہونا چاہئے تھا لیکن وہ ابھی تک سامنے ہی نہیں آئے''...... صالحہ نے کہا۔

''انہوں نے میدان جنگ کا باقاعدہ انتخاب کیا ہے۔ ولنگٹن میں تو وہ ہم پر ہاتھ نہیں ڈال سکے اور چونکہ وہ عقل مند ہیں اس لئے انہیں سمجھ آ گئی کہ ولنگٹن جو کہ ایک لحاظ سے انسانوں کا سمندر ہے وہاں وہ ہمیں شکار کرنے کی بجائے خود ہمارا بھی شکار ہو سکتے تھے اس لئے انہوں نے لانسنگ کا میدان فائنل راؤنڈ کے لئے منتخب کیا ہے۔ جہاں تک راڈز کا تعلق ہے تو یہ لوگ عام غنڈے تھے اس لئے وہ جوانا کے ہاتھوں اتنی آسانی سے تہ تیغ ہو گئے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ اب اس علاقے میں باقاعدہ میدان جنگ لگے گا''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اس لئے میں نے نقشہ منگوایا ہے تاکہ اس میدان جنگ پر پوری توجہ کی جا سکے''...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے ٹائیگر واپس آ گیا۔ اس نے تہہ شدہ نقشہ کھول کر میز پر رکھ دیا تو عمران اس پر جھک گیا اور عمران کے دوسرے ساتھی بھی اس پر جھک گئے۔ یہ سارا علاقہ مکمل طور پر

پہاڑی ہے اور اس علاقے میں اکلوتی سڑک بھی ایک قدیم دور کے قلعے تک جا کر ختم ہو جاتی تھی۔ باقی پہاڑی انداز کی سڑکیں تھیں جو چھوٹی، تنگ اور انتہائی پیچدار تھیں۔

''اب بتاؤ کہ راسٹر سے تم نے لیبارٹری کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق لیبارٹری کہاں ہے''۔ عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا تو ٹائیگر نے جیب سے بال پوائنٹ نکال کر ایک جگہ دائرہ لگا دیا۔

''کیسے اندازہ لگایا ہے تم نے''...... عمران نے پوچھا۔

''راسٹر نے بتایا تھا کہ آثار قدیمہ کے قلعے کی مغربی جانب پہاڑیوں کا جو سلسلہ ہے اسے سازینو کہا جاتا ہے اور سازینو کو کراس کرنے پر مشرق کی طرف آگے بڑھیں تو ایک چھوٹی سی سڑک نظر آتی ہے۔ یہ سڑک ایک پہاڑی درے پر ختم ہو جاتی ہے۔ اس درے کے بعد زیر زمین لیبارٹری ہے۔ اس کے مطابق جو سپلائی بھیجی جاتی ہے وہ اس قدیم قلعے تک پہنچائی جاتی ہے۔ وہاں سے لیبارٹری کے لوگ اسے لے جاتے ہیں اور وہ ایک بار لیبارٹری گیا تھا اور اس سازینو کو کراس کر کے وہ اس چھوٹی سڑک سے اس درے پر پہنچا تھا۔ پھر درے کے آگے ایک زیر زمین راستہ کھل گیا تھا جس میں سے ان کی کار کو اندر لیبارٹری میں لے جایا گیا اور اس نے یہ بھی بتایا کہ لیبارٹری کے اندر باقاعدہ چیکنگ آپریشن روم بنا ہوا ہے اور اس پورے علاقے میں ایسے خفیہ آلات نصب ہیں کہ جیسے ہی کوئی آدمی یا سواری اس درے میں داخل ہوتی ہے وہ سکرین پر چیک ہو جاتی ہے اور اسے اندر سے ہی خفیہ مشینری کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو تم نے اس درے اور اس کے اردگرد کے علاقے کو اس لئے مارک کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں''...... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اب غور سے نقشے کو دیکھو اور بتاؤ کہ اگر جان کلے کی جگہ تم ہوتے تو تم کہاں پکٹنگ کرتے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔

''میرے خیال میں باس یہ سازینو کا علاقہ اس کام کے لئے بہترین ہے۔ یہ چونکہ کافی بلندی پر ہے اس لئے یہاں سے انتہائی کامیابی سے ہر طرف پکٹنگ بھی کی جا سکتی ہے اور آنے والوں کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے''...... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اس علاقے کے گرد دائرہ لگا دیا اور پھر کافی دیر تک وہ نقشے پر جھکا رہا۔ پھر اس نے سازینو سے کافی ہٹ کر ایک جگہ پر دائرہ ڈال دیا۔

''ٹورسٹ سپاٹ نمبر آٹھ۔ یہ ہے فلر کا سپاٹ۔ لیکن یہ تو اس سارے علاقے سے کافی دور ہے۔ بہرحال اب چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''فلر سے بات کراؤ۔ میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ فلر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ آپ کو ونگٹن سے ریمزے نے میرے بارے میں کال کی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یس سر حکم۔ فرمایئے سر''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہمارے چند دوست ٹرم پار جیپوں پر لیبارٹری والے علاقے میں گئے ہیں۔ ہمیں ان کی لوکیشن معلوم نہیں ہو رہی۔ کیا آپ نے ان جیپوں کو چیک کیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ چار ٹرم پار جیپوں کو ہم نے سازینوں کی طرف جاتے ہوئے چیک کیا ہے۔ پھر یہ جیپیں واپس جاتی ہوئی بھی چیک کی گئی ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سازینو کے کس علاقے میں۔ نقشہ میرے سامنے پڑا ہوا ہے آپ لوکیشن بتائیں''...... عمران نے کہا۔

''سازینو علاقہ آپ نقشے میں چیک کر لیں۔ یہ سارا پہاڑی علاقہ ہے اور دوسرے تمام علاقوں سے بلند ہے۔ یہ جیپیں اسی علاقے میں جاتی اور پھر اسی علاقے سے واپس آتی ہوئی چیک کی گئی ہیں۔ مزید ہمیں معلوم نہیں ہے''...... فلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا اس علاقے میں کوئی ایسی جگہ ہے جہاں پکنک کے لئے سپاٹ بنایا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''پہاڑی علاقے میں ویران غاریں اور کریک ہوں گے اس لئے کیا کہا جا سکتا ہے۔ ویسے یہ قطعاً ویران علاقہ ہے''...... فلر نے جواب دیا۔

''اگر آپ کو معقول اور منہ مانگا معاوضہ دیا جائے تو کیا آپ اس علاقے میں خود جا کر یا کسی بھی آدمی کو بھیج کر اس انداز میں چیک کرا سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھیوں کو علم نہ ہو سکے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پانچ ہزار ڈالر دیں تو میں چیکنگ کرا سکتا ہوں''...... فلر نے جواب دیا۔

''کتنی دیر میں چیکنگ کرا لو گے''...... عمران نے پوچھا۔

''لیکن رقم کیسے ملے گی''...... فلر نے پوچھا۔ اسے شاید صرف رقم سے دلچسپی تھی۔

''رقم تمہارے سپاٹ پر پہنچ جائے گی بے فکر رہو۔ ریمزے نے تمہیں گارنٹی دی ہو گی''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ کال کر لینا''۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اگر اس فلر نے جھوٹ بول دیا تو پھر''۔ صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ ریمزے نے مجھے بتایا ہے کہ وہ لالچی آدمی ضرور ہے لیکن غلط بیانی نہیں کرے گا''...... عمران نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک گھنٹے تک مسلسل باتیں کرنے کے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کر دیئے۔

''فلر بول رہا ہوں'' ......اس بار براہ راست فلر کی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں'' ......عمران نے کہا۔

''پرنس۔ آپ کا کام ہوگیا ہے۔ بارہ آدمی اور ایک عورت سازینو کے علاقے میں موجود ہیں اور انہوں نے وہاں با قاعدہ چیکنگ آلات خفیہ طور پر لگا رکھے ہیں اور وہ پوری طرح مسلح ہیں'' ......فلر نے جواب دیا۔

''کیسے معلوم ہوا'' ......عمران نے پوچھا۔

''میں خود چکر کاٹ کر وہاں گیا۔ میرے پاس ایسے خطروں کو چیک کرنے کے لئے زیرو ایکس ون آلہ ہوتا ہے۔ میں نے اس کے ذریعے چیکنگ کی تو وہاں بارہ افراد دکھائی دیئے جن میں ایک عورت بھی شامل ہے۔ انہوں نے وہاں غاروں میں با قاعدہ اڈے بنا رکھے ہیں اور اپنے انداز سے وہ ایجنسی کے تربیت یافتہ لوگ دکھائی دیتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو'' ۔فلر نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تمہارا سپاٹ بھی ان کی چیکنگ رینج میں آتا ہے'' ......عمران نے پوچھا۔

''نہیں جناب۔ ہمارا سپاٹ تو وہاں سے کافی دور اور آف سائیڈ پر ہے'' ......فلر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر ہم آپ کے سپاٹ پر آجاتے ہیں۔ آپ کی رقم بھی دے دیں گے اور موقع کے مطابق مزید تفصیلات بھی معلوم کر لیں گے'' ......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ موسٹ ویل کم'' ......دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''آپ کے پاس کتنے افراد کی رہائش کا بندوبست ہے'' ......عمران نے پوچھا۔

''پچیس افراد کی رہائش اور کھانے پینے کا انتظام ہوسکتا ہے'' ۔فلر نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم چھ افراد ہیں۔ ہم آپ کو با قاعدہ پیمنٹ کریں گے'' ......عمران نے کہا۔

''یس سر'' ......دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ چھ افراد کیسے کہہ رہے ہیں آپ۔ اب ٹائیگر، جوزف اور جوانا بھی تو ہمارے ساتھ شامل ہوں گے'' ......صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہ ہمارے ساتھ نہیں جائیں گے۔ ٹائیگر جا کر جوزف اور جوانا کو بلا لاؤ'' ......عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

''کیا آپ انہیں یہیں چھوڑ جائیں گے'' ......صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ انہیں علیحدہ اس سازینو علاقے کی طرف بھیجوں گا۔ فلر لالچی آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ مزید دولت کے لالچ میں ہماری مخبری کر دے۔ ہم سب کو بہر حال پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں نہیں گرنا چاہئے'' ......عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دیر بعد ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

''بیٹھو''......عمران نے کہا تو وہ تینوں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''ٹائیگر۔تم نے جوزف اور جوانا کے ساتھ اس سازینو علاقے میں اس کے عقبی طرف پہنچنا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی تمام تر توجہ سامنے لیبارٹری کی طرف ہوگی اس لئے عقبی طرف خالی ہوگی اور تم نے عقبی طرف سے ان تک پہنچنا ہے اور پھر وہاں جو صورتحال ہوئی اس کے مطابق اسی انداز میں کارروائی کرنی ہے جبکہ ہم فلر سپاٹ سے پہنچیں گے اور پھر وہاں سے جائزہ لے کر سازینو کی طرف بڑھیں گے''......عمران نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ انہیں دونوں طرف سے گھیرا جائے''......ٹائیگر نے کہا۔

''ہاں۔اس کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو بھی کور کیا جا سکے گا۔یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں اس لئے ان سے اس انداز سے نہیں نمٹا جا سکتا جس انداز میں تم راڈز سنڈیکیٹ سے نمٹتے رہے ہو''۔عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''وہاں ہمیں ہر قسم کے اقدام کی تو اجازت ہوگی ماسٹر''......جوانا نے کہا۔

''سب کچھ صورتحال کے مطابق ہوگا اور سنو۔تم نے اور جوزف نے ٹائیگر کے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔اگر رپورٹ ملی کہ تم نے اس معاملے میں کوتاہی برتی ہے تو پھر گٹر کے کیڑے بھی تمہاری لاش کھانے سے انکار کر دیں گے''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ایسا ہی ہوگا ماسٹر''......جوانا نے بے اختیار طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر۔میں تمہیں فہرست دیتا ہوں۔تم نے ہمیں اسلحہ اور ایک بڑی ٹرم پار جیپ مہیا کرنی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تم اپنے لئے تمام انتظامات مکمل کر لو۔رات کے پچھلے پہر ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے اور ہمارے بعد تم روانہ ہو گے''......عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

حُسنہ اور حُسن آراء

حُسنہ اور حُسن آراء دورِ حاضر کی مقبول ترین مصنفہ **عمیرہ احمد** کی 4 تحریروں کا مجموعہ ہے جس میں ایک کہانی حسنہ اور حسن آراء پہلی بار آپ کے سامنے آ رہی ہے۔ عمیرہ احمد کا TV کے لئے یہ پہلا منی سیریل بھی تھا اور یہ TV کی تاریخ کے مہنگے ترین منی سیریلز میں سے ایک تھا......اپنی تھیم کے لحاظ سے یہ آپ کو بہت متنازعہ لگے گا۔مگر انسانی فطرت اس سے زیادہ حیران کُن اور متنازعہ ہے۔ **حُسنہ اور حُسن آراء** بہت جلد کتاب گھر پر پیش کیا جائے گا جسے **ناول** سیکشن میں دیکھا جا سکے گا۔

جان کلے اور سوزین دونوں اپنے مخصوص غار میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نوجوان تیزی سے اندر داخل ہوا تو وہ دونوں چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''کیا بات ہے انتھونی''......جان کلے نے چونک کر پوچھا۔

''ایک آدمی کو چیک کیا گیا۔ وہ زیرو ایکس آلہ کی مدد سے ہمیں چیک کر رہا تھا۔ باس نے اسے پکڑ لیا ہے''......انتھونی نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کون ہے وہ''......جان کلے نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھ ہی سوزین بھی بے اختیار اٹھ کھڑی ہوگئی۔ اس کے چہرے پر بھی تشویش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کہاں ہے وہ''......جان کلے نے پوچھا۔

''ساتھ والے غار میں''......انتھونی نے جواب دیا۔

''چلو''......جان کلے نے کہا تو انتھونی واپس مڑ گیا۔ جان کلے اس کے پیچھے تھا اور اس کے پیچھے سوزین تھی۔ ساتھ والے بڑے سے غار میں داخل ہوتے ہی انہوں نے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو کرسی پر رسی سے جکڑے بیٹھا ہوا دیکھ لیا۔ اس آدمی کے چہرے پر انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ پراگا اس کے ساتھ کھڑا تھا۔

''کون ہے یہ۔ کچھ بتایا ہے اس نے''......جان کلے نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ محکمہ سیاحت کی طرف سے یہاں ٹورسٹ سپاٹ کا انچارج ہے۔ اس کا نام فلر ہے۔ بس اتنا بتایا ہے اس نے''......پراگ نے جواب دیا تو جان کلے چونک پڑا۔

''تمہارے کاغذات کہاں ہیں''......جان کلے نے فلر سے پوچھا۔

''میرے سپاٹ پر موجود ہیں جناب۔ البتہ سرکاری کارڈ میری جیب میں تھا جو ان صاحب کے پاس ہے''......فلر نے جواب دیا تو پراگ نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ایک بیج جان کلے کی طرف بڑھا دیا۔ جان کلے نے اسے لے کر غور سے دیکھا تو وہ اصل ہی تھا۔

''وہ زیرو ایکس آلہ کہاں ہے''......جان کلے نے کہا تو پراگ نے جیب سے ایک آلہ نکال کر جان کلے کی طرف بڑھا دیا۔ جان کلے نے اسے بھی غور سے دیکھا۔

''یہ واقعی سرکاری ہے۔ اس پر وزارت سیاحت کی مہر موجود ہے''......جان کلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں جناب۔ آپ میرے ساتھ میرے سپاٹ پر چلیں۔ وہاں کاغذات چیک کر لیجئے اور چاہے تو فون کر کے یہاں لانسنگ میں وزارت سیاحت کے ہیڈ آفس سے میرے بارے میں معلومات حاصل کر لیجئے''......فلر نے کہا۔

''کیا نمبر ہے تمہارے ہیڈ آفس کا''......جان کلے نے کہا تو فلر نے نمبر بتا دیا۔

''پراگ۔ جا کر چیک کرو اور یہاں دو کرسیاں بھجوا دو۔ یہ آدمی واقعی سرکاری افسر ہے۔ اس سے چند سرکاری باتیں ہو جائیں تو اچھا

ہے‘‘...... جان کلے نے کہا تو پراگ سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ انتھونی پہلے ہی باہر جا چکا تھا۔ چند لمحوں بعد دو آدمیوں نے دو فولڈنگ چیئر لا کر وہاں رکھیں اور پھر انہیں کھول دیا تو جان کلے اور سوزین ان پر بیٹھ گئے۔ فلر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

''ہاں مسٹر فلر۔ اب خود ہی سب کچھ بتا دو سچ سچ۔ ہم نہ صرف تمہیں چھوڑ دیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں بھاری معاوضہ بھی دے دیں ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش بھی پہاڑیوں میں کسی کو نہیں ملے گی‘‘...... جان کلے نے سرد لہجے میں کہا۔

''پہلے بتاؤ کہ تم کون لوگ ہو‘‘...... فلر نے کہا۔

''ہمارا تعلق ایکریمیا کی ایک ایجنسی سے ہے اور ہم یہاں دشمن ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے موجود ہیں‘‘...... جان کلے نے کہا۔

''کیا تم پرنس آف ڈھمپ کو جانتے ہو‘‘...... فلر نے اچانک کہا تو جان کلے اچھل پڑا۔

''پرنس آف ڈھمپ۔ اوہ یہ تو پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کا کوڈ نام ہے۔ تم نے یہ نام کیوں لیا ہے اور تم کیسے جانتے ہو اسے‘‘...... جان کلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ سوزین کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''اگر تمہیں سب کچھ سچ سچ بتا دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے‘‘...... فلر نے کہا۔

''ہاں۔ وعدہ رہا لیکن سب کچھ سچ بتا دو‘‘...... جان کلے نے کہا۔

''میں واقعی ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ کا انچارج ہوں۔ ونگٹن میں رین بو کلب کا مالک اور جنرل مینجر ریمزے میرا دوست ہے۔ میں اس کے کلب کے جوئے خانے میں اکثر کارڈ کھیلا کرتا ہوں اور جب میں ہار جاتا ہوں تو وہ مجھے رقم ادھار دے دیتا ہے۔ جب میں جیت جاتا ہوں تو اس کا ادھار اتار دیتا ہوں۔ اس نے مجھے فون کیا اور کہا کہ ایک آدمی جس کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے مجھ سے رابطہ کرے گا۔ اس نے مجھ سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور اگر میں نے اسے درست معلومات مہیا کر دیں تو مجھے بھاری رقم معاوضے میں دے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اگر اس نے ریمزے کو میرے بارے میں اچھی رپورٹ دی تو ریمزے کا جو ادھار میں نے دینا ہے وہ بھی معاف کر دیا جائے گا۔ میں یہ سن کر بے حد خوش ہوا۔ اب سے آدھ گھنٹہ پہلے جب میں سپاٹ پر اپنے آفس میں موجود تھا تو اس کا فون آیا۔ اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میں نے اس علاقے میں ٹرم پار جیپوں کو دیکھا ہے کیونکہ اس کے چند دوست ٹرم پار جیپوں کے ذریعے اس علاقے میں گئے ہیں۔ جس پر میں نے اسے بتایا کہ میں نے چار ٹرم پار جیپوں کو سازینو کے علاقے میں جاتے اور پھر واپس آتے ہوئے دیکھا ہے۔ پھر اس نے مجھے کہا کہ اگر میں سازینو کے علاقے میں اپنے کسی آدمی کو بھجوا کر صرف یہ معلوم کرا دوں کہ وہاں کتنے افراد موجود ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں تو وہ مجھے پانچ ہزار ڈالر دے گا۔ پانچ ہزار ڈالر میرے لئے خاصی بڑی رقم ہے اس لئے میں نے حامی بھر لی۔ یہاں سرکاری طور پر ہمارے پاس زیرو ایکس ون آلہ موجود ہوتا ہے تاکہ ہم پہاڑیوں میں سیاحوں کو چیک کر سکیں اور مشکل وقت میں ان کی مدد کر سکیں۔ چنانچہ میں اسے لے کر یہاں آیا ہی تھا کہ اچانک میرے سامنے ہلکا سا دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک پڑ گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھا ہوا موجود تھا‘‘...... فلر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے پراگ اندر داخل ہوا۔

''کیا رپورٹ ہے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''یہ سچ کہہ رہا ہے۔اس کی بات کی تصدیق ہوگئی ہے''۔ پراگ نے کہا۔

''سنو۔کیا تم ہم سے تعاون کرنے پر تیار ہو۔تمہیں رقم بھی ملے گی اور ہوسکتا ہے کہ تمہیں ولنگٹن میں کوئی اچھا عہدہ بھی دلوا دیا جائے''...... جان کلے نے کہا۔

''مم۔مم۔میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں''...... فلر نے جواب دیا۔

''تو سنو۔جان لوگوں نے تم سے رابطہ کیا ہے ان کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور وہ یہاں حکومت کی انتہائی اہم لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ہم ان سے نمٹنے کے لئے یہاں موجود ہیں تم اگر بالکل اسی طرح کرو جس طرح ہم تمہیں کہیں اور انہیں شک نہ ہونے دو تو تمہیں ایک لاکھ ڈالر انعام بھی ملے گا اور اس کے ساتھ ساتھ عہدہ بھی۔یہ میرا وعدہ ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''مجھے کیا کرنا ہوگا''...... فلر نے کہا۔

''پراگ۔اس کی رسیاں کھول دو۔اب یہ ہمارا ساتھی ہے''۔ جان کلے نے کہا تو پراگ نے آگے بڑھ کر فلر کے جسم کے گرد موجود رسیاں کھول دیں۔

''شکریہ''...... فلر نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور جان کلے نے اسے پوری تفصیل سے ہدایات دینا شروع کر دیں۔

''ٹھیک ہے جناب۔بالکل ایسے ہی ہوگا''...... فلر نے جواب دیا۔

''تم جا سکتے ہو۔لیکن ایک بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اگر تم نے ایکریمیا کے دشمنوں کا ساتھ دیا تو نہ صرف تم بلکہ تمہارا پورا خاندان تباہ کر دیا جائے گا''...... جان کلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔بالکل ویسا ہی ہوگا جیسے آپ نے کہا ہے''۔ فلر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''پراگ۔تم جاکسن کو اس کے ساتھ بھجوا دو اور سنو فلر۔ہمارا آدمی جاکسن تمہارے پاس رہے گا۔تم نے اسے اپنے سٹاف کا ممبر بنا کر رکھنا ہے''...... جان کلے نے کہا تو فلر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پراگ''...... جاکسن کو بلاؤ تاکہ میں اسے تفصیلی ہدایات دے سکوں''...... جان کلے نے کہا تو پراگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جاکسن کو ہدایات دے کر جان کلے اور سوزین اپنے غار میں آ گئے۔

''وہ لوگ بے حد شاطر ہیں۔فلر اس قابل نہیں کہ انہیں ڈاج دے سکے''...... سوزین نے کہا۔

''اسی لئے تو میں نے جاکسن کو ساتھ بھجوایا ہے۔وہ ہمیں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہے گا۔ویسے فلر لالچی آدمی ہے۔یہ دولت کے لالچ میں درست کام کرے گا اور ہم اس بار پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آسانی سے مار گرائیں گے''...... جان کلے نے کہا تو سوزین نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد سامنے فولڈنگ میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جان کلے نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ جان کلے بول رہا ہوں''......جان کلے نے کہا۔

''جاکسن بول رہا ہوں باس''......دوسری طرف سے جاکسن کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپوٹ ہے''......جان کلے نے چونک کر پوچھا۔

''باس۔اس پرنس آف ڈھمپ کی کال آئی اور فلر نے اسے بتایا کہ اس نے خود جا کر زیرو ایکس آلے سے چیکنگ کی ہے اور وہاں بارہ افراد موجود ہیں جن میں ایک عورت بھی شامل ہے اور انہوں نے وہاں چیکنگ کے خفیہ آلات بھی نصب کر رکھے ہیں لیکن ان کی چیکنگ کا ٹارگٹ سامنے کے رخ پر ہے جس پر اس پرنس نے کہا کہ وہ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت اس کے سپاٹ پر پہنچ رہا ہے۔ وہاں وہ اسے معاوضہ بھی دے گا اور مزید معلومات بھی حاصل کرے گا''۔جاکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔اس کا مطلب ہے کہ فلر انہیں ڈاج دینے میں کامیاب رہا ہے''......جان کلے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس۔فلر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں بات کی ہے اس لئے پرنس کو شک نہیں پڑیگا''......جاکسن نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔تم وہیں رہو۔میں تمہیں کچھ دیر بعد خود کال کر کے مزید ہدایات دوں گا''......جان کلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب کیا خیال ہے۔ہم اس سپاٹ کو جا کر گھیر لیں اور جیسے ہی یہ لوگ وہاں پہنچیں ان کا خاتمہ کر دیں''......جان کلے نے سوزین سے کہا۔

''یہ لوگ اتنی آسانی سے مطمئن ہونے والے نہیں ہیں جان کلے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دو ٹیموں کی صورت میں یہاں آئیں۔تم ان تین افراد کو بھول رہے ہو جنہوں نے لانسنگ میں راڈز کا حشر کر دیا ہے''......سوزین نے کہا۔

''اوہ ہاں۔تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ فلر کو صرف آسرا دے رہے ہوں جبکہ وہ براہ راست سازینو پہنچ جائیں۔تو اب کیا کرنا چاہئے۔تم بتاؤ''......جان کلے نے کہا۔

''ہم بھی دونوں جگہ چیکنگ کر لیں گے یہاں بھی اور وہاں بھی''۔سوزین نے کہا۔

''یہاں تو ہم بہرحال موجود ہیں اور یہاں سے آسانی سے دور دور تک چیکنگ بھی کی جا سکتی ہے اور فائر بھی کھولا جا سکتا ہے۔میں تو وہاں کی بات کر رہا ہوں''......جان کلے نے کہا۔

''مجھے یقین ہے یہ لوگ سازینو عقبی طرف سے آئیں گے اور واقعی ہم نے اس طرف توجہ نہیں دی اور فلر نے بھی انہیں یہی بتایا ہے کہ ہم نے چیکنگ کا ٹارگٹ سامنے کے رخ پر رکھا ہوا ہے اس لئے ایک تو یہ کہ ہم عقبی طرف بھی چیکنگ شروع کرا دیں اور دوسری بات یہ کہ تم یہاں رہو اور میں چار ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچ جاتی ہوں۔ہم بھی ٹورسٹ بن کر رہیں گے اور پھر موقع ملتے ہی ان کا خاتمہ کریں گے اور اگر ان کی دوسری ٹیم عقبی طرف آئے تو تم ان سے نمٹ لینا''......سوزین نے کہا۔

''او کے۔ٹھیک ہے۔لیکن تمہیں انتہائی محتاط رہنا ہوگا''۔جان کلے نے کہا تو سوزین بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم تو اس طرح مجھے کہہ رہے ہو جیسے میں دودھ پیتی بچی ہوں''......سوزین نے ہنستے ہوئے کہا تو جان کلے بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں۔ دراصل ان لوگوں کی شہرت ایسی ہے کہ مجھے ایسی بات کہنی پڑی ہے"...... جان کلے نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ تم یہاں کا خیال رکھنا۔ وہاں کی فکر چھوڑ دو"۔ سوزین نے کہا تو جان کلے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

لیبارٹری کا سیکورٹی انچارج کرنل جیکسن اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے اور ٹی دیکھنے میں مصروف تھا۔ لیبارٹری کو مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا تھا اس لئے نہ ہی لیبارٹری سے باہر کوئی جا سکتا تھا اور نہ ہی باہر سے کوئی اندر آ سکتا تھا۔ صرف ہفتے کے روز باہر سے سپلائی آتی تھی جسے جیکسن کے آدمی قدیم قلعے سے اٹھا کر لے آتے تھے اس لئے اس کا کام اب صرف آفس میں بیٹھ کر شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے تک محدود ہو گیا تھا۔ لیبارٹری اس لئے کلوز کر دی گئی تھی کہ حکومت نے اس کے باقاعدہ احکامات دیئے تھے اور ساتھ ہی کیپٹل ایجنسی کے چیف کی طرف سے اسے باقاعدہ سرکاری طور پر اطلاع دی گئی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ کسی بھی وقت اس لیبارٹری کو تباہ کرنے پہنچ سکتے ہیں اس لئے وہ لیبارٹری میں ہر وقت ریڈ الرٹ رکھے اور اس نے ایسا ہی کیا تھا۔ چونکہ یہ سرکاری احکامات تھے اس لئے اس نے ان پر عمل کر دیا تھا لیکن ان احکامات کی وجہ سے وہ دل ہی دل میں ہنسا ضرور تھا کیونکہ یہ اعلیٰ حکام اس لیبارٹری کے محل وقوع کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ یہاں کوئی بھی آدمی کسی صورت نہیں بچ سکتا تھ۔ تمام پہاڑی علاقے میں ایسے خفیہ آلات نصب تھے کہ اس قدیم قلعے کے بعد تمام علاقے میں رینگنے والا کیڑا بھی ان نظروں سے نہ چھپ سکتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ لیبارٹری اس انداز میں بنائی گئی تھی کہ اگر اس پر ایٹم بم بھی مار دیئے جائیں تو اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکتا تھا اور پھر اس کا راستہ اندر سے تو کھل سکتا تھا لیکن باہر سے کسی صورت بھی نہ کھل سکتا تھا اس لئے وہ حکام کی سوچ پر ہنسا تھا کہ جو چند پسماندہ ایجنٹوں کے خوف سے اسے ریڈ الرٹ رہنے کا حکم دے رہے تھے۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا کہ سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"فریڈ بول رہا ہوں باس۔ آپریشن روم سے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ تم۔ کیا ہوا۔ کوئی خاص بات"...... کرنل جیکسن نے چونک کر کہا۔

"باس۔ میں نے پہلے آپ کو رپورٹ دی تھی کہ سازینو میں بلندی پر کیمپ لگایا گیا ہے"...... فریڈ نے کہا۔

"ہاں اور میں نے اس کے چیف جان کلے کی بات کی تھی۔ یہ لوگ سی اے کے ایجنٹ ہیں اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں۔ پھر کیا ہوا ہے"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"باس۔ میں نے ان کی مکمل چیکنگ جاری رکھی تھی۔ آپ کو تو علم ہے کہ سازینو میں بھی ایسے آلات موجود ہیں جو وہاں ہونے والی تمام نقل و حرکت کی اطلاع بھی دیتے ہیں اور وہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی ہم سنتے رہتے ہیں"...... فریڈ نے کہا۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ کھل کر بات کرو"۔ کرنل جیکسن نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''باس۔ان لوگوں نے ایک آدمی کو پکڑا ہے جو یہاں ٹورسٹ سٹریٹ سپاٹ نمبرایٹ کا انچارج ہے۔اس کا نام فلر ہے اوراس فلر نے ساز ینو میں ان کی موجودگی کی رپورٹ کسی پرنس آف ڈھمپ کو دینے کی بات کی جس پر جان کلے نے فلر کواپنے ساتھ شامل کرلیا ہے۔اس کے کہنے کے مطابق پرنس آف ڈھمپ پاکیشائی ایجنٹ کا کوڈ نام ہے۔اس نے اپنا آدمی جاکسن فلر کے ساتھ بھجوادیا۔جاکسن نے انہیں وہاں سے رپورٹ دی ہے کہ پرنس آف ڈھمپ اپنے پانچ ساتھیوں سمیت وہاں ٹورسٹ سپاٹ پہنچ رہا ہے۔جس پر جان کلے نے اپنی بیوی سوزین کو چار آدمیوں سمیت وہاں بھجوادیا ہے۔اورخود دوسرے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے۔اس کا خیال ہے کہ پاکیشائی ایجنٹ دوگرویوں کی صورت میں آسکتے ہیں''......فریڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا ہوا۔تم نے مجھے کال کیوں کی ہے''......کرنل جیکسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''باس۔میں نے ایکریمین سیکورٹی جائن کرنے سے پہلے کچھ عرصہ ایکریمیا کی ریڈ ایجنسی میں کام کیا ہےاس لئے مجھے معلوم ہے کہ پرنس آف ڈھمپ دنیا کا سب سے خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔اس کا اصل نام علی عمران ہے۔اس سے اسرائیل، ایکریمیا اور روسیاہ کی حکومتیں بھی خوفزدہ رہتی ہیں۔یہ دنیا کا شاطرترین اور خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہےاور کہا جاتا ہے کہ اس نے ہزاروں نہیں تو سینکڑوں کی تعداد میں ایسی ایسی لیبارٹریوں کوتباہ کردیا ہے جن کو ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ جان کلے اوراس کی بیوی سوزین کے قابو میں نہیں آسکتے''......فریڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں کیا کروں۔مجھے تم یہ بتاؤ کہ میرا ان سے کیا تعلق ہے''......کرنل جیکسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔فریڈ نے جس انداز میں پرنس آف ڈھمپ یا عمران کا قصیدہ پڑھا تھا اس پر اسے غصہ آگیا تھا۔

''باس۔ان کا ٹارگٹ ہماری لیبارٹری ہےاس لئے ہمیں ان کے خلاف کام کرنا چاہئے''......فریڈ نے کہا۔

''تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ لوگ لاکھ سرپٹک لیں یہ نہ ہی لیبارٹری میں داخل ہوسکتے ہیں اور نہ ہی اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں اس لئے تم بے فکر رہو۔ہاں البتہ اگر یہ لوگ یہاں پہنچ جائیں اورسی اے کی ٹیم کا خاتمہ کردیں تو مجھے بتانا میں ان کا خاتمہ خود اپنے ہاتھوں سے کردوں گا''......کرنل جیکسن نے کہااوراس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

''نانسنس۔اندر بیٹھے بیٹھے خوفزدہ ہورہا ہے۔ہونہہ''۔کرنل جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہااورایک بار پھر شراب پینے اورٹی وی دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔پھرتقریباً دوگھنٹوں بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

''یس''......کرنل جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''فریڈ بول رہا ہوں باس''......دوسری طرف سے ایک بار پھر فریڈ کی آواز سنائی دی۔

''اب کیا ہوا ہے۔کیا وہ خطرناک پاکیشائی ایجنٹ ہمارے سروں پر پہنچ گئے ہیں''......کرنل جیکسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ایک مقامی ایکریمی اوردوقوی ہیکل حبشی ساز ینو کی عقبی پہاڑی پر رینگتے ہوئے اوپر پہنچنے کی کوشش کررہے ہیں''۔فریڈ نے کہا۔

''کیا تم انہیں ہلاک کر سکتے ہو''...... کرنل جیکسن نے پوچھا۔

''نو باس۔ اتنے فاصلے سے ہم صرف چیکنگ کر سکتے ہیں۔ البتہ اگر وہ سازینو سے آگے والے درے میں داخل ہو جائیں تو پھر ان پر اٹیک کیا جا سکتا ہے''...... فریڈ نے جواب دیا۔

''کیا سی اے کے جان کلے کو ان کی آمد کا علم ہے''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''نہیں جناب۔ ان کے پاس جو آلات ہیں ان کی رینج خاصی محدود ہے۔ وہ جب قریب پہنچ جائیں گے تب انہیں علوم ہوگا''...... فریڈ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں انہیں اطلاع دے دیتا ہوں۔ وہ خود ہی ان سے نمٹ لیں گے''...... کرنل جیکسن نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کی چونکہ پہلے جان کلے سے بات ہو چکی تھی اس لئے اسے جان کلے کا نمبر معلوم تھا۔

''لیں''...... ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''لیبارٹری سیکورٹی آفیسر کرنل جیکسن بول رہا ہوں''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''اوہ آپ۔ میں جان کلے بول رہا ہوں۔ کوئی خاص بات''۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''آپ کی عقب کی طرف سے تین افراد آپ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مقامی ایکریمی ہے جبکہ دو قوی ہیکل حبشی ہیں۔ ہمارے وسیع آلات نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ ابھی وہ تقریباً آپ سے دو کلو میٹر دور ہیں لیکن ان کا رخ آپ ہی کی طرف ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ بے حد شکریہ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ پر جو پاکیشیائی ایجنٹ پہنچ رہے ہیں اس بارے میں آپ کی وائف نے کوئی رپورٹ دی ہے یا نہیں''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور آپ کو کیسے علم ہے''۔ جان کلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں پورے علاقے میں انتہائی طاقتور آلات نصب ہیں جان کلے صاحب اور یہاں ڈھونے والی تمام نقل و حرکت کے ساتھ یہاں ہونے والی تمام گفتگو بھی ہمارے پاس ٹیپ ہوتی رہی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ کے انچارج فلر کو آپ نے پکڑا اور اب آپ اسے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ گو میرا اسسٹنٹ بضد تھا کہ ہم خود ان ایجنٹوں کے خلاف کام کریں لیکن میں نے انکار کر دیا کیونکہ یہ ہمارا کام نہیں ہے آپ کا کام ہے''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''اوہ اچھا۔ یہ بات ہے۔ بہر حال ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں ملی ہے''...... جان کلے نے کہا۔

''اوکے گڈ بائی''...... کرنل جیکسن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے''...... کرنل جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''یس۔فریڈ بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے فریڈ کی آواز سنائی دی۔

''جب یہ تینوں ختم کر دیئے جائیں تو مجھے فوری رپورٹ دینا''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکسن نے رسیور رکھ دیا۔اسے معلوم تھا کہ یہ تینوں چونکہ ٹریس ہو چکے ہیں اس لئے آسانی سے ہٹ ہو جائیں گے اس لئے وہ ایک بار پھر اطمینان بھرے انداز میں ٹی وی دیکھنے لگا۔

☆☆☆

جیپ پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ باقاعدہ سڑک تھی اس لئے جیپ بڑے ہموار انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالحہ دونوں اکٹھی بیٹھی ہوئی تھیں اور عقبی سیٹوں پر صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔اسلحہ کے بیگ جیپ کے عقبی حصے میں پڑے ہوئے تھے۔

''عمران صاحب۔ یہ جیپ ہم اس ٹوسٹ سپاٹ پر چھوڑ دیں گے کیا''...... صفدر نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میری چھٹی حس اس وقت مسلسل خطرے کا الارم بجا رہی ہے جب سے آپ پہاڑوں کے لئے روانہ ہوئے ہیں''...... اس سے پہلے کہ عمران صفدر کی بات کا جواب دیتا صالحہ نے کہا۔

''اور صفدر اس الارم کے باوجود اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ مجھے کیا ہونا ہے''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''کمال ہے۔ ڈبل ایس میں سے ایک ایس خطرے کا الارم مسلسل سن رہا ہے اور دوسرے ایس کو خبر ہی نہیں ورنہ کہا تو یہی جاتا ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے''...... عمران نے جوب دیا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''عمران صاحب میں سچ کہہ رہی ہوں''...... صالحہ نے اس بار زیادہ سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جولیا تمہاری کیا پوزیشن ہے۔کیا خطرے کا الارم تمہارے دل میں بھی بج رہا ہے یا نہیں''...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''صالحہ درست کہہ رہی ہے۔ہمیں اس فلر پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہئے''...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں اس پر اعتماد کر رہا ہوں''۔عمران نے کہا تو صالحہ اور جولیا کے ساتھ ساتھ عقبی سیٹوں پر بیٹھے دوسرے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

''آپ جا تو وہیں رہے ہیں''......صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تو واقعی وہیں جا رہا ہوں لیکن ہم جیپ براہ راست اس کے سپاٹ پر نہیں لے جائیں گے بلکہ اس سے پہلے کچھ فاصلے پر روک کر پہلے وہاں کی چیکنگ کریں گے اور پھر آگے بڑھیں گے''۔ عمران نے جواب دیا۔

''وہاں کیا خطرہ ہو سکتا ہے عمران صاحب''......صفدر نے کہا۔

''یہ تو تم صالحہ سے پوچھو جس کے دل میں خطرے کی الارم بج رہے ہیں''......عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ابھی آپ نے خود میرے الارم کو درست تسلیم کیا ہے اور یہ الارم میرے ذہن میں بج رہا ہے۔ دل میں نہیں''......صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''خواتین کے دل میں الارم بجتے ہیں کیونکہ ان کا کنٹرولر دل ہوتا ہے جبکہ مرد دل کے چکر میں نہیں آتے کیونکہ ان کا کنٹرولر ذہن ہوتا ہے''......عمران نے بڑے فلسفیانہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ مطلب ہے کہ خواتین کے پاس ذہن نہیں ہوتا''......صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے نہ ہونے کی بات نہیں کی۔ کنٹرول کی بات کی ہے''۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی تو وہ سب چونک پڑے۔

''کیا سپاٹ قریب آ گیا ہے''......صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ یہاں سے تقریباً پانچ چھ کلومیٹر دور ہو گا''......عمران نے کہا اور پھر اس نے جیپ کو سڑک سے اتار کر نشیب میں واقع ایک گھاٹی میں اتار دیا۔ وہاں ایک بڑی سی چٹان کی اوٹ میں اس نے جیپ کو روک دیا۔

''تم یہاں رکو میں جا کر اس سپاٹ کو چیک کرتا ہوں۔ میں وہاں ٹرانسمیٹر پر تمہیں کال کر لوں گا''......عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''آپ یہاں رکیں عمران صاحب۔ میں اور تنویر وہاں جاتے ہیں''......صفدر نے کہا۔

''تم سب یہاں رکو۔ میں اور صالحہ وہاں جاتے ہیں''......اس بار جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن تم دونوں کے دل میں بجنے والا الارم اگر انہوں نے دور سے سن لیا تو پھر''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بکواس کی ضرورت نہیں۔ آؤ صالحہ''......جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس سڑک کی طرف بڑھنے لگی۔

''سڑک کی طرف سے مت جاؤ۔ اگر وہاں کوئی خطرہ ہے تو پھر سڑک پر ان کے آدمی موجود ہوں گے''......عمران نے کہا۔

''ابھی فاصلہ بہت ہے۔ اگر چیکنگ ہو گی تو سپاٹ کے قریب ہو گی''......جولائی نے مڑ کر کہا جبکہ صالحہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اوپر سڑک پر پہنچ کر آگے بڑھتے ہوئیں ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم سب اکٹھے جاتے تو زیادہ بہتر تھا''...... صفدر نے کہا۔

''انہیں تھوڑا آگے جانے دو پھر ہم جیپ کو یہیں چھوڑ کر ان کے پیچھے آگے بڑھیں گے اور چکر کاٹ کر عقبی طرف سے وہاں جائیں گے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی تقریباً دس منٹ بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت اوپر سڑک پر آیا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اسلحہ کے بیگ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کی پشت پر موجود تھے۔ کافی فاصلہ طے کر لینے کے بعد عمران نے رخ موڑا اور پھر پہاڑی چٹانوں کے اندر سے چلتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد انہیں دور سے پہاڑی چٹانوں پر بنا ہوا ٹوسٹ سپاٹ نظر آنے لگ گیا۔ یہ ایک منزلہ عمارت تھی۔ اس کا رخ سڑک کی طرف تھا۔ عمارت خاصی بڑی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا کہ اچانک ان کے کانوں میں دور سے آتی ہوئی ایسی آوازیں پڑیں جیسے پھلجھڑیاں چھوٹ رہی ہوں۔

''اوہ۔ اوہ۔ گڑبڑ ہو گئی۔ چلو''...... عمران نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی رفتار یکلخت تیز ہو گئی لیکن ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک سٹک سٹک کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے ان کے جسم پر مشین گن کا پورا برسٹ اتار دیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر نیچے گرا اس کے کانوں میں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کے چیخنے کی آوازیں بھی پڑیں اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن یکلخت تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆☆☆

سلگتے چہرے

ضوبار یہ ساحر کے جذبات نگار قلم سے ایک خوبصورت ناول...... اُن سُلگتے چہروں کی کہانی جن پر بجی آنکھوں میں انتظار کا عذاب لو دے رہا تھا۔ ایک ایسی لڑکی کی داستان حیات جسے اپنے خوابوں کو کچل کر میدانِ عمل میں آنا پڑا۔ اس کے نرل نجل جذبوں پر فرض کا ناگ پھن کاڑھے بیٹھا تھا۔ اس لئے محبت کو جانچنے پرکھنے کے فن سے وہ ناواقف تھی۔ لیکن اس سب کے باوجود دل کے ویرانے میں کہیں ہلکی ہلکی آنچ دیتا محبت کا جذبہ ضرور موجود تھا۔ وہ جو سائے کی طرح قدم قدم اسکے ساتھ رہا اس پر بیتنے والی ہر اذیت کو اُس نے بھوگا۔ وہ ادھوری لڑکی اُسے جاننے اور پہچاننے کی کوشش میں لگی رہی۔ مگر وہ عکس کبھی پیکر بن کر اسکے سامنے نہیں آیا اور جب وہ سامنے آیا تو بہت دیر ہو چکی تھی؟؟

یہ ناول کتاب گھر پر جلد آ رہا ہے، جسے رومانی معاشرتی ناول سیکشن میں پڑھا جا سکے گا۔

پہاڑی راستوں پر سفر کرنے والی مخصوص جیپ خاصی تیز رفتاری سے تنگ اور ناہموار راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی ہر طرف ویران پہاڑی علاقہ پھیلا ہوا تھا جہاں کہیں کہیں درختوں کے گھنے جھنڈ بھی تھے البتہ ہر طرح سرکنڈے نما جھاڑیاں پھیلی ہوئی تھیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوانا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گھٹنوں پر نقشہ رکھا ہوا تھا اور گلے میں ایک طاقتور دوربین ڈوری کی مدد سے لٹکی ہوئی تھی۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد وہ دوربین آنکھوں سے لگا کر سائیڈوں پر دیکھتا اور پھر دوربین ہٹا کر نقشے پر جھک کر اسے چیک کرتا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے جوانا کو ہدایات دینا شروع کر دیتا۔ عقبی سیٹ پر جوزف خاموش اور لاتعلق بیٹھا ہوا تھا جبکہ جیپ کے پچھلے حصے میں سیاہ رنگ کے تین بڑے بڑے تھیلے موجود تھے جن میں مخصوص ساخت کا اسلحہ اور دوسرا ضروری سامان تھا۔ ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں کی منزل سازینو پہاڑیاں تھیں جہاں سی اے کا جان کلے اور اس کے ساتھیوں نے پکنگ کر رکھی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت دوسرے طویل راستے سے ٹورسٹ سپاٹ کی طرف گیا تھا جبکہ ان کا ٹارگٹ عقبی طرف سے سازینو پہنچنا تھا اور اس وقت وہ سازینو پہاڑیوں سے تقریباً چار پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر تھے۔ سازینو پہاڑیاں اس پورے علاقے میں سب سے بلند پہاڑیاں تھیں اس لئے دور سے ہی وہ نظر آنے لگ گئی تھیں۔

''ٹائیگر۔ انہوں نے لامحالہ عقبی طرف چیکنگ آلات نصب کر رکھے ہوں گے۔ یہ لوگ اس قدر احمق نہیں ہو سکتے کہ عقبی طرف کو بالکل بھلا دیں''...... جوانا نے اچانک کہا۔

''تمہاری بات درست ہے۔ لیکن بہرحال ہم نے آگے تو بڑھنا ہے''...... ٹائیگر نے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد ٹائیگر نے جیپ کسی اوٹ میں روکنے کے لئے کہا تو جوانا نے جیپ کو راستے سے ہٹا کر نشیب میں لے جا کر ایک چٹان کی اوٹ میں روک دیا۔

''آؤ۔ اب ہمیں آگے پیدل جانا ہوگا''...... ٹائیگر نے جیپ سے اترتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا بھی جیپ سے نیچے اتر آئے۔ عقبی دروازہ کھول کر انہوں نے تھیلے اٹھا کر اپنی پشت پر لادے اور پھر وہ ٹائیگر کے پیچھے چلتے ہوئے اوپر چڑھنے لگے۔ چٹانیں پھلانگتے ہوئے اور ٹیڑھے میڑھے راستوں سے گزرتے ہوئے وہ سازینو پہاڑیوں کے قریب ہوتے چلے گئے کہ اچانک ٹائیگر ٹھٹھک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی جوزف اور جوانا بھی رک گئے۔

''کیا ہوا''...... جوانا نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے کارسی ویو کی چمک دیکھی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے لیکن یہ جھلک سازینو پہاڑیوں سے نہیں بلکہ میں نے سائیڈ پر موجود ایک چوٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اگر ہمیں چیک کیا جا رہا ہے تو کسی بھی وقت کسی بھی چٹان کی اوٹ سے ہم پر فائر بھی کھل سکتا ہے اور میزائل بھی داغے جا سکتے ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''ہم کھلے علاقے میں ہیں۔ اب کیا کیا جائے''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی اپنے تحفظ کے لئے کوئی راستہ نظر نہ آ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جوانا درست کہہ رہا ہے۔ کسی بھی لمحے انہیں کہیں سے بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔

''بڑا آسان طریقہ ہے۔ہمیں کوئی کریک تلاش کرنا ہوگا''۔جوزف نے کہا تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''وری گڈ جوزف۔تم واقعی ذہین ہو''......ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے بھی اس کی تائید کر دی کیونکہ اس کے علاوہ واقعی اور کوئی راستہ نہ تھا اور پھر تھوڑی سی تلاش کے بعد وہ ایک ایسے قدرتی کریک کو تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے جو بلندی کی طرف جا رہا تھا۔

''احتیاط کرنا''......ٹائیگر نے کریک میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو جوزف اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔کریک میں سفر کرتے ہوئے وہ کافی بلندی پر پہنچ گئے پھر اچانک کریک ختم ہوگئی تو تینوں کریک کے سرے پر ہی رک گئے۔

''اب آگے کھلا علاقہ ہے''......ٹائیگر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں علیحدہ علیحدہ ہو کر اوپر جانا چاہئے''......جوانا نے کہا۔

''جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں چکر کاٹ کر سائیڈ سے آگے جا کر اوپر چڑھنا چاہئے''......جوزف نے جواب دیا۔

''نہیں۔اس طرح بہت وقت لگ جائے گا اور چمک کی وجہ سے یقیناً انہوں نے ہمیں چیک کر لیا ہوگا اور اب وہ ہماری تلاش میں ہوں گے''......ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر تم خود سوچو۔ہمیں تو بس حکم دے دو''......جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میزائل گنیں نکال لو۔اب ہم علیحدہ علیحدہ ہو کر اوپر جائیں گے اور جہاں جیسے ہی کوئی خطرہ محسوس ہو میزائل فائر کھولا جا سکتا ہے''......ٹائیگر نے کہا۔

''اس طرح تو ہم یقینی موت مارے جائیں گے۔میرا خیال ہے کہ ہمیں کورگی ٹریپ کا استعمال کرنا چاہئے''......جوزف نے کہا۔

''کورگی ٹریپ۔وہ کیا ہوتا ہے۔یہ تو نیا نام ہے''......ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

''کوئی افریقی ٹریپ ہوگا۔لیکن یہ جنگل نہیں ہے پہاڑی علاقہ ہے''......جوانا نے مسکراتے ہوئے قدرے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہاں سے بائیں ہاتھ کچھ فاصلے پر پہاڑی جنگل نظر آ رہا ہے۔اس جنگل کے درخت خاصے اونچے ہیں۔میں اس کے سب سے اونچے درخت پر چڑھ جاؤں گا اور تم دونوں بھی اس جنگل میں آ کر اونچے درختوں پر چڑھ جانا۔درختوں کے اوپر سے ہم انتہائی آسانی سے سازینو پہاڑیوں پر میزائل فائر کر کے آگے بڑھ سکتے ہیں''......جوزف نے کہا۔

''کیا یہی کورگی ٹریپ ہے''......ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔کورگی ٹریپ کا مطلب ہوتا ہے کہ دونوں سمتوں سے ایک ٹارگٹ پر فائر کرنا ہے۔لیکن یہاں چونکہ دوسری سائیڈ پر درخت نہیں ہیں اس لئے یہاں کورگی ٹریپ استعمال نہیں کیا جا سکتا''......جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہاری بات ٹھیک ہے۔درختوں پر سے ہم ان پہاڑیوں اور وہاں موجود افراد کا اچھی طرح جائزہ لینے کے قابل ہو جائیں گے''......ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر میں جا رہا ہوں۔ تم مجھے کور کرتے رہنا''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے کریک کے سرے سے نکلا اور چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے اس طرف دوڑتا چلا گیا جدھر جنگل تھا۔ ٹائیگر اور جوانا دونوں وہیں سرے پر کھڑے بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے تھیلوں میں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے۔ وہ بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہے تھے کہ اچانک انہوں نے ایک شعلہ سا پہاڑیوں کے پیچھے فضا میں ابھرتے دیکھا اور پھر تیز سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی شعلہ ٹھیک اسی جگہ پر گرنے لگا جہاں جوزف موجود تھا وہاں ہر طرف دھواں پھیلتا چلا گیا جس میں سرخ رنگ کے شعلے سے ہر طرف دکھائی دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ چٹانوں کے ٹکڑے اور ریزے بھی شامل تھے۔

''اوہ۔ اوہ۔ جوزف ہٹ ہو گیا ہے۔ وری بیڈ''...... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''وہ ہٹ نہیں ہوا''...... جوانا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ٹائیگر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سمجھ رہا ہو کہ جوزف کو ہٹ ہوتے دیکھ کر جوانا کے ذہن پر اثر پڑا ہوا ہو۔

''وہ دیکھو''...... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے چونک کر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ دھواں چھٹ چکا تھا اور جوزف ایک غار کی سائیڈ میں دبکا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کا رخ ادھر ہی تھا جدھر وہ دونوں موجود تھے۔

''حیرت ہے۔ یہ غار کہاں سے آ گیا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''میں نے اسے شعلہ گرنے سے پہلے غار میں داخل ہوتے دیکھ لیا تھا۔ شعلہ بیرونی سطح سے ٹکرایا تھا''...... جوانا نے جواب دیا۔

''بہرحال اب جوزف چیک ہو چکا ہے۔ اب ہمیں کچھ کرنا ہو گا''...... ٹائیگر نے کہا۔

''چلو آگے بڑھتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں''...... جوانا نے کہا۔

''میں سامنے سے جاؤں گا تم دائیں طرف جاؤ اور سائیڈ سے ہو کر آگے بڑھو۔ ہم ایک دوسرے کو کور دیں گے''...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹائیگر تیزی سے کریک سے باہر نکلا اور آگے بڑھتا چلا گیا جبکہ جوانا تیزی سے باہر نکل کر دائیں طرف دوڑتا چلا گیا۔ لیکن ابھی وہ چند قدم ہی آگے گیا ہو گا کہ ایک بار پھر تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور ایک شعلہ سا چمک کر آسمان کی طرف جاتے اور بجلی کی سی تیز سے نیچے گرتے دکھائی دیا تو ٹائیگر نے یکلخت اس سے بچنے کے لئے چھلانگ لگا دی۔ لیکن دوسرے لمحے اسکا جسم ہوا میں اڑتا ہوا ایک گہری کھائی میں گرتا چلا گیا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے یہی محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن سن ہو گیا ہو لیکن دوسرے لمحے اسے جیسے ہوش آ گیا کیونکہ کھائی بھی پتھریلی تھی اس لئے وہاں اتنی بلندی سے نیچے گرنے کا مطلب سوائے یقینی موت کے اور کچھ نہ ہو سکتا تھا اس لئے ٹائیگر نے اپنے آپ کو سنبھالا اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم تیزی سے ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا نیچے گرنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے پیر زمین سے ٹکرائے اور وہ پیراٹروپنگ کے انداز میں دوڑتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ سامنے موجود چٹانوں اور پتھروں کی جیسے بارش ہونا شروع ہو گئی۔ ٹائیگر کریک کے اندر کچھ دیر دوڑتا رہا اور پھر رک گیا۔ اس کے کانوں میں خوفناک دھماکے ہو رہے تھے اور پورے وجود میں جیسے لرزہ سا طاری تھا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور کریک کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے اب

جوانا کی فکر تھی۔ چند لمحوں بعد پتھر برسنے بند ہو گئے اور پھر کچھ دیر تک ریت کا بادل اڑتا رہا اور پھر آہستہ آہستہ فضا صاف ہو گئی تو اس کے نے کریک سے سر باہر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ وہ واقعی کافی بلند سے گرا تھا اور یہ اس پر قدرت کی خاص رحمت ہو گئی تھی کہ وہ اتنی بلندی سے پہاڑی علاقے میں گرنے کے باوجود بچ گیا تھا۔ وہ باہر نکلا ہی تھا کہ اسے دور سے جوانا کی آواز سنائی دی وہ ٹائیگر کو پکار رہا تھا۔

''میں یہاں ہوں''...... ٹائیگر نے اونچی آواز میں کہا تو چند لمحوں بعد بلندی پر موجود ایک چٹان کی اوٹ سے جوانا کا چہرہ نظر آیا۔

''نیچے آ جاؤ۔ یہاں ایک کریک ہے۔ اس کے ذریعے ہم دوسری طرف جا سکتے ہیں''...... ٹائیگر نے چیخ کر کہا۔

''جوزف کو لے کر میں آ رہا ہوں''...... جوانا کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کا سر غائب ہو گیا اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد جوزف اور جوانا نیچے اترتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ ٹائیگر خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اس کی سمجھ میں یہ بات تو آ رہی تھی کہ وہ چونکہ نشیب میں ہے اس لئے وہ کسی چیکنگ سکرین پر دکھائی نہیں دے رہا لیکن جوزف اور جوانا انہیں نظر کیوں نہیں آ رہے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بڑے محتاط انداز میں نیچے آ گئے۔

''تم پر فائر نہیں ہوا''...... ٹائیگر نے جوانا سے پوچھا۔

''نہیں۔ شعلے کا ٹارگٹ تم تھے۔ میں ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا تھا''...... جوانا نے کہا۔

''اور جوزف تمہیں انہوں نے دوبارہ چیک کیوں نہیں کیا''۔ ٹائیگر نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میرے خیال میں وہ میری موت کا یقین کر چکے تھے اور تھا بھی ایسا ہی۔ میں پلک جھپکانے کے وقفے میں غار میں داخل ہوا تھا ورنہ اس بار میں واقعی ہٹ ہو جاتا''...... جوزف نے جواب دیا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے آؤ۔ یہ سب قدرت کے کام ہیں۔ وہ ہماری مدد کر رہی ہے''...... ٹائیگر نے کہا اور مڑ کر وہ اسی کریک میں دوبارہ داخل ہو گیا۔ جوزف اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ کریک گھومتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اچانک آگے ایک چٹان آنے سے کریک بند ہو گیا۔ ٹائیگر نے اس چٹان پر ہاتھ مارا لیکن چٹان ٹھوس تھی۔

''اب اسے اڑانا پڑے گا''...... ٹائیگر نے مڑ کر کہا۔

''لیکن دھما کا دوسری طرف سنا جائے گا اور پھر ہمیں چوہوں کی طرح مار دیا جائے گا''...... جوزف نے کہا۔

''اس کے علاوہ اور کوئی صورت بھی نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس چٹان میں سوراخ کرنے والا آٹومیٹک برما موجود نہیں ہے۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ چٹان کو اڑا کر ہم دوسری طرف جائیں اور پھر جیسی بھی صورت حال ہو ویسا ہی کریں''...... ٹائیگر نے کہا تو اس بار جوزف اور جوانا دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ٹائیگر نے اپنی پشت پر موجود تھیلے میں سے میزائل گن کے پارٹس نکالے اور انہیں جوڑ کر اس نے اس میں میزائل لوڈ کیا اور پھر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔

''تیار ہو جاؤ''...... ٹائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میزائل گن کا ٹریگر دبا دیا اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور وہاں گرد و غبار سا پھیل گیا۔ پھر چند لمحوں بعد فضا ہوئی تو وہاں خاص روشنی تھی جو باہر کریک سے آ رہی تھی۔ ٹائیگر دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور خالی جگہ کو پھلانگ کر دوسری طرف آیا تو اس نے اپنے آپ کو دو اونچی چٹانوں کے درمیان کھڑا دیکھا۔ اسی لمحے جوزف اور جوانا بھی باہر آ گئے لیکن ابھی وہ تینوں ماحول کا جائزہ ہی لے رہے تھے کہ اچانک سٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسے اٹھا کر نیچے پٹخ دیا ہو اور یہ آخری احساس تھا جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا اور تاریکی بھی شاید دائمی تھی۔

☆☆☆

جولیا اور صالحہ دونوں سڑک پر چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئیں۔

''ہم نے وہاں فل ایکشن کرنا ہے اس لئے پوری طرح تیار رہنا''...... جولیا نے کہا۔

''کیوں۔ پہلے وہاں جائزہ تو لے لیں''...... صالحہ نے حیرت سے کہا۔

''جو الارم تمہاری چھٹی حس بجا رہی ہے وہی میرے اندر بھی بج رہا ہے۔ عمران نے حماقت کی ہے کہ اس فلر پر اس حد تک اعتماد کیا ہے۔ لالچی آدمی ہر طرف سے دولت کمانے کی کوشش کرتا ہے اس لئے کسی جائزے کی ضرورت نہیں۔ بس ہم نے وہاں موجود تمام افراد کا خاتمہ کر دینا ہے''...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ تو خواہ مخواہ قتل عام ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ٹورسٹ بھی ٹھہرے ہوئے ہوں''...... صالحہ نے کہا۔

''جو بھی ہوں اس وقت ہم مشن پر ہیں اور مشن کے وقت صرف مقصد دیکھا جاتا ہے اور بس''...... جولیا نے بڑے سفاک لہجے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہمیں عقبی طرف سے جانا چاہئے۔ اس طرح سڑک پر پیدل چلتی ہوئی ہم ان کی نظروں میں آ جائیں گی''...... کچھ دیر بعد صالحہ نے کہا۔

''ہماری جیپ راستے میں خراب ہو گئی ہے اور بس''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہیں دور سے ٹورسٹ سپاٹ کی عمارت نظر آنے لگ گئی۔ خاصی وسیع عمارت تھی۔ باہر کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ دونوں جیسے ہی سپاٹ کے سامنے پہنچیں تو اسی لمحے شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس کے سینے پر باقاعدہ محکمہ سیاحت کا بیج موجود تھا۔ وہ ان دونوں کو دیکھ کر بے اختیار چونک کر رک گیا۔

''آپ۔ آپ''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم ٹورسٹ ہیں۔ ہماری جیپ اچانک خراب ہو گئی ہے اس لئے ہمیں پیدل آنا پڑا ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ تشریف لائیں۔ آپ کی جیپ بھی منگوا لی جائے گی''...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس مڑ گیا۔ جولیا اور صالحہ دونوں اس کے پیچھے شیشے کے دروازے سے اندر داخل ہوئیں تو یہ ایک چھوٹا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں میزیں لگی ہوئیں تھیں لیکن ہال

خالی پڑا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے بھی باہر آنے والے نوجوان کی طرح باقاعدہ یونیفارم پہنی ہوئی تھی اور اس کے سینے پر بھی محکمہ سیاحت کا بیج موجود تھا۔

''یس میڈم''...... وہ جولیا اور صالحہ کو اس آدمی کے ساتھ کاؤنٹر کی طرف آتے دیکھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کیا یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی ٹورسٹ نہیں ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہیں۔ لیکن سب اپنے کمروں میں ہیں۔ ایک خاتون اور چار مرد ٹورسٹ ہیں''...... کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان نے کہا۔

''منیجر کہاں ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''منیجر صاحب اپنے آفس میں ہیں۔ کیا آپ ان سے ملاقات کرنا چاہتی ہیں''...... اس آدمی نے کہا۔

''ہاں۔ ہم کمرہ لینے سے پہلے ان سے بات کرنا چاہتی ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''رولڈ انہیں منیجر صاحب کے آفس میں پہنچا دو''...... کاؤنٹر مین نے ان کے ساتھ موجود اس نوجوان سے کہا جو انہیں باہر سے اندر لے آیا تھا۔

''یس سر۔ آیئے میڈم''...... اس نوجوان نے جس کا نام رولڈ تھا انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔

''یہاں کا ماحول تو ٹھیک لگتا ہے''...... صالحہ نے رولڈ کے پیچھے ایک راہداری میں مڑتے ہوئے آہستہ سے جولیا سے کہا۔

''ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے''...... جولیا نے بھی آہستگی سے جواب دیا۔ راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ تھا۔ رولڈ نے دروازے پر دستک دی اور پھر دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا۔

''تشریف لے جائیں''...... رولڈ نے کہا تو جولیا اور صالحہ اندر داخل ہو گئیں لیکن کمرہ خالی تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ مڑتیں اچانک چھت سے چٹک کی آواز کے ساتھ ہی ان کے جسموں پر سرخ رنگ کی روشنی پڑی اور اس کے ساتھ ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر اچانک سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی ہو۔ پھر جس طرح گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں روشنی سی ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلنے کی آواز جولیا کے کانوں میں پڑی۔

''کیا ہوا سمتھ''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''وہ چاروں ہلاک ہو گئے ہیں میڈم''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی تو جولیا کے جسم کو یکلخت جھٹکا سا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر پڑی ہوئی ہے جبکہ ساتھ والی کرسی پر صالحہ موجود تھی یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا اور وہ دونوں اس کمرے کے کونے میں موجود تھیں جبکہ ان سے کچھ آگے میز کے پیچھے ایک کرسی پر ایکریمین عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی پشت جولیا اور صالحہ کی طرف تھی جبکہ میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا جس کے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی۔ جولیا نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اسے احساس ہوا کہ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ بیلٹس کے

ذریعے باندھا گیا ہے۔

"تم نے تسلی کر لی ہے یا ویسے ہی کہہ رہی ہو"...... اس عورت نے سرد لہجے میں کہا۔

"ہم نے تسلی کر لی ہے اور اگر آپ کہیں تو ان کی لاشیں یہاں اٹھا لائیں"...... اسی آدمی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ان کی لاشیں میں نے سازینو لے جانی ہیں ورنہ جان کلفے کو یقین ہی نہیں آئے گا۔ وہ انہیں جن بھوت سمجھتا ہے جنہیں مارا ہی نہیں جا سکتا"...... اس عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔ میں حکم دے دیتا ہوں انہیں کہاں رکھنا ہے"۔ اس نوجوان نے کہا۔

"بڑے تہہ خانے میں رکھ دو۔ پہلے انہیں خود چیک کروں گی پھر جان کلفے سے بات ہو گی"...... اس عورت نے کہا۔

"یس میڈم۔ ان دونوں عورتوں کا کیا کرنا ہے"...... اس آدمی نے جولیا اور صالحہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں میں زندہ وہاں لے جانا چاہتی ہوں۔ انہیں اسی طرح بے ہوش رہنے دو"...... اس عورت نے جواب دیا۔

"کیوں نہ انہیں بھی وہاں تہہ خانے میں پہنچا دیا جائے میڈم۔ یہاں کسی بھی وقت کوئی مداخلت کر سکتا ہے"...... اس آدمی نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی ٹھیک ہے۔ اپنے ساتھیوں کو بلاؤ جو انہیں اٹھا کر وہاں لے جائیں اور سنو۔ میں اس فلر کے آفس میں جا رہی ہوں تاکہ ان کی جیبیں منگوا سکیں کیونکہ میں اپنی جیپ میں لاشیں نہیں رکھوانا چاہتی"...... اس عورت نے کہا۔

"یس میڈم"...... اس نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا جبکہ اس کے باہر جاتے ہی وہ عورت اٹھی۔ اس نے مڑ کر ایک نظر جولیا اور صالحہ کو دیکھا جو اسی طرح کرسیوں پر ڈھلکی ہوئی پڑی تھیں اور پھر مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جولیا کے ذہن میں اس وقت مسلسل دھماکے ہو رہے تھے جب سے اس نے سنا تھا کہ چار آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور لامحالہ یہ چار آدمی عمران اور اس کے ساتھی ہی ہو سکتے تھے لیکن جولیا کو یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے ہیں اور اس عورت کے بارے میں وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ جان کلفے کی بیوی سوزین ہے۔ جو کچھ بھی ہوا تھا یا ہونے والا تھا اس سے یوں لگتا تھا کہ ان کی چھٹی حس نے درست الارم بجایا تھا۔ فلر نے واقعی جان کلفے اور سوزین سے گٹھ جوڑ کر لیا تھا اور سوزین اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پہلے سے موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو جولیا نے نیم آنکھوں سے دیکھا کہ آنے والے افراد تھے۔ وہ جولیا اور صالحہ کی طرف بڑھے۔ انہوں نے بیلٹس کھولیں اور ان دونوں کو اٹھا کر کاندھوں پر لاد لیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گئے۔ ایک بار تو جولیا کو خیال آیا کہ وہ یہیں سے کارروائی کا آغاز کر دے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ وہ پہلے عمران اور اس کے دوسرے ساتھی کم از کم ہلاک نہیں ہوئے ورنہ لازماً اس کا دل اسے بتا دیتا۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک تہہ خانے میں لا کر فرش پر لٹا دیا گیا اور دونوں آدمی مڑ کر واپس باہر چلے گئے۔ تہہ خانے کا دروازہ بند تھا۔ جولیا اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے اب حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اسے خیال آیا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی زندہ نہ ہوئے تو یہ لوگ انہیں ہلاک بھی کر سکتے تھے اس لئے اسے پہلے ہی حرکت میں آ جانا چاہئے۔ وہ اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ باہر سے قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں تو وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور

صالحہ کے قریب آ کر اس انداز میں لیٹ گئی جیسے وہ بے ہوش پڑی ہو۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان سب نے کاندھوں پر آدمی لادے ہوئے تھے۔ انہوں نے ان سب کو فرش پر لٹا دیا۔ اسی لمحے وہ آدمی وہ اندر داخل ہوا جو سوزین سے باتیں کر رہا تھا۔

''یہ سب زخمی ہیں جناب لیکن ابھی زندہ ہیں''...... انہیں لے آنے والوں نے اس آدمی سے کہا تو بے اختیار اچھل پڑا۔

''زندہ ہیں۔ اوہ۔ تو پھر انہیں ہلاک کر دو۔ میں نے میڈم سے کہا تھا کہ یہ ہلاک ہو چکے ہیں''...... اس آدمی نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''پھر انہیں باہر لے جانا ہوگا۔ یہاں اگر فائرنگ ہوئی تو میڈم کو پتہ چل جائے گا''...... ایک آدمی نے کہا۔

''تم جاؤ۔ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل لے آتا ہوں اور پھر خود ہی ان کا خاتمہ کر کے میڈم کو اطلاع دے دوں گا''...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر ان آدمیوں کے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل گیا تو جولیا تیزی سے اٹھی اور ان افراد کی طرف بڑھنے لگی جنہیں اٹھا کر لایا گیا تھا۔ یہ عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے اور چاروں واقعی شدید زخمی تھے۔ وہ شاید بلندی سے نیچے گرے تھے کیونکہ ان کے جسموں پر گولیوں کے نشانات نہیں تھے۔ جولیا نے عمران کی نبض چیک کی اور پھر باری باری سب کی نبضیں چیک کرنے لگی۔ ان کی حالت خاصی خراب تھی لیکن وہ بہرحال زندہ تھے۔ البتہ انہیں فوری طور پر طبی امداد کی ضرورت تھی۔ اسی لمحے دروازے سے باہر قدموں کی آواز ابھری تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور دروازے کے قریب کھڑی ہوگئی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی آدمی ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل پکڑے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ جولیا حرکت میں آئی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر سامنے فرش پر جا گرا جبکہ اس کے ہاتھ سے سائیلنسر لگا مشین پسٹل اب جولیا کے ہاتھ میں آ چکا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھنے میں کامیاب ہوتا جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور سٹک سٹک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی دوبارہ گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ گولیاں اس آدمی کے سینے پر لگی تھی کیونکہ وہ اوندھے منہ گرنے کے بعد تیزی سے مڑ کر اٹھ رہا تھا کہ جولیا نے اس کے دل میں گولیاں اتار دیں اور پھر وہ مڑ کر دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔ باہر سیڑھیاں اوپر جا رہی تھی جو ایک راہداری میں جا کر نکل رہی تھیں۔ جولیا جب اوپر پہنچی تو اس راہداری میں ایک کمرے کے کھلے دروازے سے باتوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

''میں ان کی لاشیں لے کر آ رہی ہوں''...... ایک عورت کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر جولیا اچھل کر دروازے سے اندر داخل ہوگئی کیونکہ وہ پہچان گئی تھی کہ بولنے والی سوزین ہے۔ وہ فون پر کسی سے باتیں کر رہی تھیں پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی جولیا نے ٹریگر دبا دیا اور سٹک سٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ چیختی ہوئی کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گری۔ جولیا بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑ گئی کیونکہ اسے اپنے نشانے پر مکمل اعتماد تھا اور پھر تھوڑی سی دیر میں اس نے پوری عورت میں موجود چار مسلح افراد اور چھ ٹورسٹ سپاٹ کے عملے کے افراد کو گولیوں سے اڑا دیا۔ سائیلنسر لگے مشین کی وجہ سے اسے بے حد سہولت ہوگئی تھی ورنہ شاید وہ اتنی آسانی سے ان سب کا خاتمہ نہ کر سکتی تھی۔ مینجر فلر بھی اس کے ہاتھوں مارا جا چکا تھا اور اس کے آفس میں اس نے ایک میڈیکل باکس دیکھ لیا تھا۔ پوری عمارت میں اندر اور باہر تیزی سے گھومنے کے بعد جب اس نے تسلی کر لی کہ اب یہاں اس کے ساتھیوں کے علاوہ زندہ آدمی کوئی نہیں ہے تو اس نے میڈیکل باکس اٹھایا اور دوڑتی ہوئی تہہ خانے میں پہنچی تو وہاں صالحہ اٹھ کر بیٹھ رہی تھی۔ وہ ابھی ہوش میں آئی تھی۔

''صالحہ۔ صالحہ۔ جلدی ہوش میں آؤ۔ عمران اور ساتھی شدید زخمی ہیں''...... جولیا نے میڈیکل باکس ایک طرف رکھ کر صالحہ کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو صالحہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہو گئی۔

''کیا۔ کیا کہہ رہی ہو''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے اسے مختصر طور پر سب کچھ بتا دیا۔

''اوہ۔ اوہ جلدی کرو تاکہ ان کی بینڈ تیج کریں''...... صالحہ نے صورت حال کا پوری طرح ادراک ہوتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی ان دونوں نے مل کر باری باری سب ساتھیوں کی بینڈ تیج کرنا شروع کر دی۔

''عمران کو ہوش میں لے آئیں پھر معاملات درست ہوں گے''...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کا ایک بازو پکڑ کر اسے جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ ہی وہ اسے آوازیں بھی دے رہی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد عمران نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

''حیرت ہے۔ قبر ایک ہی ہے''...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

''عمران۔ عمران۔ ہوش میں آؤ عمران''...... جولیا نے ایک بار پھر اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو عمران نے آنکھیں پوری طرح کھول دیں اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ہم زندہ ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر پر پڑیں تو وہ اس طرح اچھلا جیسے اسے لاکھوں وولٹیج کا الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔ لیکن چونکہ وہ خود بھی شدید زخمی تھا اس لئے اچھل کر کھڑے ہونے کی بجائے وہ کراہتا ہوا نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ ایک بھر پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس لمحے کیپٹن شکیل کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

''کیپٹن شکیل ہوش میں آؤ۔ عمران دوبارہ بے ہوش ہو گیا ہے صفدر اور تنویر بھی شدید زخمی ہیں''...... جولیا نے بے تابانہ انداز میں آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ گو اس کا پورا جسم خون میں لت پت ہو رہا تھا لیکن اس کے باوجود اس طرح اٹھ کر بیٹھ جانے کا مطلب تھا کہ اس کی ہڈیاں ٹوٹنے سے محفوظ رہی ہیں۔

''کیا ہوا۔ عمران صاحب کو کیا ہوا''...... کیپٹن شکیل نے انتہائی بے تابانہ لہجے میں کہا۔

''وہ ہوش میں آیا تھا لیکن پھر بے ہوش ہو گیا ہے''...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر اپنی جگہ پر جم گیا۔ اس نے سر کو دو تین بار اس انداز میں جھٹکا جیسے ذہن پر چھا جانے والے اندھیروں کو جھٹک رہا ہو۔ پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ ان کی حالت تو بے حد خراب ہے۔ کہاں ہے میڈیکل باکس''...... کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر ساتھ ساتھ پڑے ہوئے عمران اور دوسرے ساتھیوں کو دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ ہے باکس۔ انہیں بچاؤ کیپٹن شکیل''...... جولیا نے انتہائی رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ مہربانی کرے گا''...... کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میڈیکل باکس کھول کر اس میں موجود پانی کی بوتل

نکال کر اسے کھولا اور پھر اس نے پہلے تنویر کے جبڑے بھینچے اور منہ کھلنے پر کافی سارا پانی اس کے حلق میں انڈیل دیا۔ پھر اس نے یہی کارروائی صفدر کے ساتھ کی اور آخر میں اس نے عمران کے حلق میں بھی پانی انڈیل دیا اور پھر بوتل میں بچا ہوا تھوڑا سا پانی اس نے خود پی کر بوتل ایک طرف رکھ دی۔ پانی پینے سے اس کے ستے ہوئے چہرے پر ہلکی سی بشاشت پھیل گئی تھی۔ اس نے میڈیکل باکس سے انجکشن نکالے اور باری باری اپنے ساتھیوں کو لگائے اور جولیا سے کہا کہ ایک انجکشن وہ اسے بھی لگا دے۔

''میں لگاتی ہوں انجکشن۔ میں نے باقاعدہ ٹریننگ لی ہوئی ہے''...... صالحہ نے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔

''اب میرے ساتھ مل کر ان کی بینڈ تج کراؤ''...... کیپٹن شکیل نے صالحہ سے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''مس جولیا آپ باہر جائیں ورنہ کسی بھی لمحے کوئی ہم پر اچانک حملہ آور ہو سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے جولیا سے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ کیپٹن شکیل نے صالحہ کی مدد سے پہلے عمران، صفدر اور تنویر کی قمیصیں اتار کر گردن اور سر سے لے کر ان کی پشت تک کی بینڈ تج کر دی۔

''اب آپ میرے زخموں کی بینڈ تج کر دیں ورنہ میں کسی بھی لمحے لہرا کر گر سکتا ہوں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے صالحہ سے کہا اور اس کیساتھ ہی اس نے اپنی قمیض اتارنا شروع کر دی۔

''کیا لہرانا ضروری ہے''...... صالحہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''بغیر لہرائے گرنے کا لطف ہی نہیں آتا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور پھر اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں کیپٹن شکیل کے اوپر والے جسم کی بینڈ تج کر دی۔

''اوکے۔ اب آپ بھی باہر جا کر مس جولیا کے ساتھ نگرانی کریں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب آپ کے لہرانے کا خطرہ تو نہیں رہا''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ آپ کے ہاتھوں ہونے والی بینڈ تج نے مجھے اچھی طرح جکڑ لیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو صالحہ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی تو کیپٹن شکیل نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس نے اپنی پینٹ اتاری اور ٹانگوں اور کولہوں پر بینڈ تج کرنا شروع کر دی۔ اس کے بعد اس نے باری باری صفدر، عمران اور تنویر کے نچلے جسم کی بھی بینڈ تج کر دی اور پھر میڈیکل باکس سے ایک بار پھر انجکشن نکالے اور عمران، صفدر اور تنویر کو دوبارہ انجکشن لگا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد یکے بعد دیگرے تینوں ہی کراہتے ہوئے ہوش میں آنے لگے تو کیپٹن شکیل نے باکس میں موجود پانی کی دو بوتلیں لیں اور باری باری ان تینوں کو پانی پلایا تو وہ تینوں ہی ہوش میں آ کر اٹھ بیٹھے۔

''ارے جولیا کی آواز میں نے سنی تھی کیا واقعی یا میں خواب دیکھ رہا تھا''...... عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت

بھرے لہجے میں کہا کیونکہ جولیا اور صالحہ دونوں اس وقت یہاں موجود نہ تھیں۔

''تو اب آپ جولیا کے خواب بھی دیکھنے لگ گئے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تنویر کے خوف سے اب صرف خواب ہی دیکھ سکتا ہوں اور کیا کروں''...... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''بس صرف خواب دیکھتے رہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں''۔ تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر کیپٹن شکیل کی مدد سے ایک کر کے وہ تینوں اٹھ کھڑے ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

''اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ نہ صرف ہم بچ گئے ہیں بلکہ ہماری ہڈیاں بھی ٹوٹنے سے بچ گئی ہیں اور صرف جسمانی زخم آئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب ہم پر کیا فائر کیا گیا ہے۔ گولیوں کے نشانات تو نہیں ہیں حالانکہ ایسے محسوس ہوا تھا جیسے پورے جسم پر مشین گن کا برسٹ کھول دیا گیا ہو اور پھر ہم گہرائی میں گرتے ہوئے بے ہوش ہو گئے تھے''...... صفدر نے کہا۔

انہوں نے گن فائرنگ کی بجائے بلیو ریز فائر کی تھیں۔ ان سے انسان کسی صورت نہیں بچ سکتا چاہے کسی چٹان کی اوٹ میں ہی کیوں نہ ہو۔ اس سے نہ صرف جسم زخمی ہو جاتا ہے بلکہ یہ ریز اپنے بے پناہ دباؤ کی وجہ سے انسان کو اٹھا کر دور پھینک دیتی ہیں۔ ہم چونکہ پہاڑی چٹانوں پر تھے اس لئے ان ریز کے فائر ہونے سے ہم نہ صرف شدید زخمی ہو گئے بلکہ گہرائی میں موجود چٹانوں اور پتھروں پر جا گرے۔ اب یہ تو اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ اس کے باوجود ہم بچ نکلے ہیں۔ لیکن یہاں ہمیں کون لایا ہے''...... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا نے سب کچھ کیا ہے۔ میں بلاتا ہوں انہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''حیرت ہے۔ جولیا نے سب کچھ کیا ہے۔ کیا وہ ہمیں گہرائی سے اٹھا لائی ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے کوئی کیا جواب دے سکتا تھا کیونکہ انہیں بھی عمران کی طرح اب ہوش آیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا اور صالحہ دونوں اندر داخل ہوئیں۔

''یا اللہ تیرا شکر ہے کہ اس نے تمہیں نئی زندگیاں دی ہیں''۔ جولیا نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی تشکرانہ لہجے میں کہا۔

''پہلے زندگی میں کون سی بہار تھی جو اب نئی زندگی میں ہو گی''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''شٹ اپ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو ورنہ اس بار تمہارا بچ نکلنا ناممکن تھا''...... جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''مس جولیا پلیز ہمیں بتائیں کہ یہاں کیا پوزیشن ہے اور کیا ہوا ہے''...... صفدر نے بات بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے آسانی سے باز نہیں آنا اور پھر جولیا نے تمام حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔

''واقعی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور اس میں تمہارا بھی شکر گزار ہوں جولیا کہ تمہاری وجہ سے ساتھیوں کی جانیں بچ گئی ہیں''...... عمران نے اس بار تشکرانہ لہجے میں کہا۔

''اور تمہاری''...... جولیا نے ایک بار پھر آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''تنویر کی بھی ساتھ ہی بچ گئی ہے اب تم بتاؤ کیا فائدہ''۔عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

''تو تم چاہتے تھے کہ تم اکیلے بچ جاؤ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا تھا''......تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ میں اکیلا کیا کر سکتا ہوں۔ وہ کیا محاورہ ہے کہ اکیلا چنا تو بھاڑ بھی نہیں جھونک سکتا۔ ساتھ جولیا کو بھی ہونا چاہئے''۔عمران نے کہا تو اس بار سب ہنس پڑے۔

''اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ توزین تو ختم ہو گئی اور یہاں موجود تمام افراد بھی۔ اس فلر نے یقیناً لالچ سے کام لیا تھا''۔کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اب ہمیں سازینو پہنچنا ہے اور کیا کرنا ہے''......عمران نے کہا۔

''لیکن سازینو سے تو مکمل چیکنگ ہو رہی ہوگی اور ہم فوراً ٹریس ہو جائیں گے''......صفدر نے کہا۔

''تم چلو تو سہی۔ بہرحال یہاں بیٹھے رہنے سے تو کچھ نہیں ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ سیکنڈ ٹیم نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ کا مطلب ٹائیگر اور اس کے ساتھیوں سے ہے''۔صفدر نے چونک کر کہا۔

''ہاں''......عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تو آپ اس ٹرانسمیٹر پر رابطہ کر لیں''......صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ وہ خود کال کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ہماری کال کیچ ہو سکتی ہے اور اس طرح وہ کسی یقینی خطرے میں پڑ سکتے ہیں اور اب ہم یہاں سے رات کو روانہ ہوں گے۔ رات کو ہم بہرحال دن کی نسبت زیادہ محفوظ ہوں گے''......عمران نے کہا۔

''لیکن کسی بھی لمحے یہاں اس جان کلے کا فون آ سکتا ہے پھر''۔جولیا نے کہا۔

''تم نے بتایا تھا کہ سوزین نے اسے کہا ہے کہ وہ پہنچ رہی ہے''۔عمران نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔سوزین نے یہی کہا تھا''......جولیا نے کہا۔

''تو پھر ٹھیک ہے۔ جب سوزین وہاں نہیں پہنچے گی تو لامحالہ وہ یہاں کال کرے گا اور جب یہاں سے بھی اسے کوئی جواب نہ ملے گا تو وہ اپنے آدمی یہاں بھیجے گا۔ اس کے آدمیوں کو کور کر کے ہم میں سے ایک یا دو آسانی سے اس کے آدمیوں کے روپ میں وہاں پہنچ سکتے ہیں''......عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے بھی وہ خاصے زخمی تھے اس لئے کچھ دیر آرام کرنا چاہتے تھے اس لئے عمران کی بات کی سب نے ہی تائید کر دی تھی۔

☆☆☆

جان کلے پراگ کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ غار اس غار سے علیحدہ تھا جہاں جان کلے اور سوزین ٹھہرے تھے۔ یہاں مشینری نصب کی گئی تھی اور پراگ اس تمام مشینری کو آپریٹ کرتا تھا جبکہ ان کے ساتھ یہاں اب چھ آدمی رہ گئے تھے۔ باقی چار افراد سوزین کے ساتھ ٹورسٹ سپاٹ پر گئے تھے اور ابھی تھوڑی دیر پہلے سوزین کی کال آئی تھی جس میں اس نے بتایا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار مردوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے جبکہ دونوں عورتوں کو علیحدہ ٹورسٹ سپاٹ میں داخل ہوئی تھیں بے ہوش کر دیا گیا ہے۔ گو جان کلے نے انہیں بھی ہلاک کرنے کا کہا تھا لیکن سوزین کا کہنا تھا کہ وہ انہیں زندہ سازینو میں لے آئے تاکہ ان سے مزید معلومات حاصل کی جا سکیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی اور گروپ بھی کام کر رہا ہو اور جان کلے نے اس کی ذہانت کی داد دیتے ہوئے اس کی بات کی تائید کر دی تھی۔

یہ آدمی کسی کریک میں داخل ہوگیا ہے باس''......اچانک پراگ نے کہا تو جان کلے چونک پڑا۔

''یہ آدمی کسی کریک میں داخل ہوگیا ہے باس''......اچانک پراگ نے کہا تو جان کلے چونک پڑا۔

''ہاں۔ یہ اچانک کہاں اور کیسے غائب ہوسکتا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کوئی کریک ہمارے سر پر آ نکلے''......جان کلے نے کہا۔

''نہیں باس۔ میں نے چیک کرالی ہے۔ یہاں کریک تو بہت سے موجود ہیں لیکن یہ سب آگے جا کر چٹانوں سے بند ہو جاتے ہیں''......پراگ نے جواب دیا۔

''تو اب کیا کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم اپنے آدمیوں کو بھیج کر ان کا خاتمہ کرا دیں۔ تین آدمی ہیں۔ آسانی سے مارے جائیں گے''......جان کلے نے کہا۔

''دو تو مارے جا چکے ہیں باس۔ صرف ایک آدمی باقی رہتا ہے''۔ پراگ نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ واقعی مجھے اس کا خیال نہ رہا تھا۔ ٹھیک ہے۔ ایک آدمی ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے''......جان کلے نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ سامنے ایک سکرین پر سازینو پہاڑیوں کا عقبی حصہ نظر آ رہا تھا لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ صرف پہاڑی چٹانیں ہی نظر آ رہی تھیں۔ گو انہیں کرنل جیکسن نے بہت پہلے بتا دیا تھا کہ انہوں نے تین افراد کو سازینو پہاڑیوں کے عقبی طرف چیک کیا ہے لیکن ان کے پاس اتنی وسیع رینج کے آلات نہ تھے اس لئے انہیں اس وقت یہ تینوں نظر آئے جب وہ ان کے آلات کی رینج میں پہنچے اور پھر ان میں سے دو کو پراگ نے ریڈ فائر کر کے ان کا خاتمہ کر دیا تھا۔ البتہ ایک آدمی کسی نشیب میں اتر گیا تھا اس لئے وہ سکرین پر نظر آ رہا تھا اور جب پراگ نے اس نشیب کو چیک کیا تو تب بھی وہ نظر نہ آیا تھا اس لئے اس نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ کسی کریک میں چھپ گیا ہے۔ ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں کہ اچانک ایک جگہ پتھر اڑتے ہوئے دکھائی دیئے اور اس کے ساتھ ہی مشین سے خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے اور دوسرے لمحے ان دونوں کے چہرے حیرت سے بگڑتے چلے گئے جب انہوں نے ایک سوراخ سے ایک کی بجائے تینوں کو باہر آتے دیکھا۔ ان میں ایک مقامی اور ایک قوی ہیکل ایکریمی اور ایک افریقی حبشی بھی شامل تھا جنہیں وہ مردہ سمجھ بیٹھے تھے۔

''ویری بیڈ۔ یہ تینوں ہی زندہ ہیں۔ ویری بیڈ''......جان کلے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا تو پراگ نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن

آپریٹ کرنے شروع کر دیئے۔اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے جبکہ وہ تینوں افراد اس سوراخ سے جہاں سے پہلے پتھر نکلے تھے باہر آ کر ادھر ادھر دیکھ رہے تھے کہ اسی لمحے پراگ نے ایک بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی جان کلے یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ تینوں یکلخت اچھلے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔

''کیا یہ ختم ہو گئے ہیں''......جان کلے نے تیز لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب۔اتنی شارٹ رینج میں میزائل فائرنگ نہیں ہو سکتی تھی اس لئے میں نے کراسموز ریز فائر کی ہیں۔اس سے یہ بے ہوش ہو چکے ہیں اور جب تک انہیں اینٹی ریز انجکشن نہ لگائے جائیں یہ بہتر گھنٹوں تک ہوش میں نہیں آ سکتے''......پراگ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ پراگ''......تم نے واقعی کام کیا ہے۔ویری گڈ۔باہر موجود آدمیوں کو بلاؤ''......جان کلے نے کا تو پراگ سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ جان کلے اطمینان بھرے انداز میں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔سوزین کی طرف سے اطلاع مل چکی تھی کہ سوائے دو عورتوں کے باقی مردوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور یہاں اب یہ تینوں بھی ایک لحاظ سے ختم ہو چکے تھے۔چند لمحوں بعد پراگ واپس آیا تو اس کے پیچھے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے۔

''یس چیف''......ایک آدمی نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

''پراگ تمہیں لوکیشن بتا دے گا اور تم ان تینوں کو اٹھا کر وہاں سے لے آئے اور یہاں اس غار میں ڈال دو جہاں میری رہائش ہے''......جان کلے نے کہا۔

''باس۔انہیں وہیں ہلاک نہ کر دیا جائے''......پراگ نے کہا۔

''ارے نہیں۔اب یہ کیچوؤں کی طرح بے ضرر ہو چکے ہیں۔میں سوزین کی آمد پر ان کا خاتمہ سوزین سے کراؤں گا''......جان کلے نے جواب دیا۔

''اوکے باس''......پراگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کچھ کہنا چاہتا ہو لیکن کہہ نہ پا رہا ہو۔

''کیا بات ہے۔کیا تمہیں شک ہے کہ یہ لوگ ہوش میں آ جائیں گے''......جان کلے نے کہا۔

''اوہ نہیں باس۔یہ لوگ بہتر گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش میں نہیں آ سکتے۔میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے بہتر ہے کہ انہیں فوراً ہلاک کر دیا جائے''......پراگ نے کہا۔

''میں دراصل چاہتا ہوں کہ سوزین کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کرے۔لیکن تمہارا انداز بتا رہا ہے کہ تمہیں شک ہے کہ یہ لوگ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتے ہیں اس لئے تم ایسا کرو کہ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دو تا کہ یہ خدشہ سرے سے ہی ختم ہو جائے''......جان کلے نے کہا۔

''یس باس۔یہ بہتر رہے گا''......پراگ نے اس بار اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''جاؤ اور انہیں اٹھا کر وہاں پہنچا دو''...... جان کلے نے کہا اور وہ چاروں سلام کر کے باہر چلے گئے۔ پراگ بھی ان کے ساتھ ہی باہر چلا گیا جبکہ جان کلے کرسی پر بیٹھا تھا اور اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر وہ تینوں آدمی ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ پھر اس نے اپنے چار آدمیوں کو وہاں آتے دیکھا۔ ان میں سے ایک نے مقامی آدمی کو اٹھا لیا جبکہ باقی تینوں نے مل کر ایک قوی ہیکل حبشی کو اٹھا لیا جبکہ دوسرا حبشی وہیں پڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر وہ چاروں وہاں پہنچے اور اس بار ان چاروں نے مل کر دوسرے حبشی کو اٹھایا اور واپس چلے گئے۔ اس کے ساتھ ہی جان کلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سکرین سے نظریں ہٹا لیں۔ تھوڑی دیر بعد پراگ اندر داخل ہوا۔

''میں نے ان تینوں کو انجکشن بھی لگا دیئے ہیں اور ان تینوں کے ہاتھ بھی ان کے عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیئے ہیں اور باس میں نے انہیں علیحدہ غار میں رکھوا دیا ہے ورنہ آپ والے غار میں ان کی ہلاکت سے خون پھیل جاتا''...... پراگ نے کہا تو جان کلے بے اختیار مسکرا دیا۔

''بہرحال۔ اب تو تمہاری تسلی ہو گئی ہے کہ یہ لوگ کچھ نہیں کر سکتے''...... جان کلے نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''یس باس''...... پراگ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''اب نجانے سوزین یہاں پہنچنے میں کتنی دیر لگے گی''...... جان کلے نے کہا۔

''دو تین گھنٹے تو بہرحال لگ ہی جائیں گے''...... پراگ نے کہا۔

''میں فون کر لوں۔ ایسا نہ ہو کہ سوزین رات وہیں ٹھہر جائے۔ یہاں کی نسبت بہرحال وہاں کی رہائش گاہ زیادہ آرام دہ ہو گی''۔ جان کلے نے کہا تو پراگ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جان کلے نے فون کا رسیور اٹھا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''جان کلے بول رہا ہوں۔ میڈم سوزین سے بات کراؤ''...... جان کلے نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''وہ تو روانہ ہو چکی ہیں۔ آپ منیجر صاحب سے بات کر لیں''۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ فلر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد منیجر فلر کی آواز سنائی دی۔

''جان کلے بول رہا ہوں''...... جان کلے نے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''میڈم سوزین کب روانہ ہوئی ہیں وہاں سے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''ابھی دس منٹ پہلے جناب''...... فلر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون کون ساتھ ہے''...... جان کلے نے پوچھا۔

''دو بے ہوش عورتیں اور چار مردوں کی لاشیں اور ان کے ساتھی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان کلے بے اختیار مسکرا دیا۔

''اوکے ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہارا معاوضہ تمہیں جلد مل جائے گا''...... جان کلے نے کہا۔

''یس سر''...... فلر نے جواب دیا تو جان کلے نے رسیور رکھ دیا۔

''میں اپنے غار میں جا رہا ہوں۔ اب تمام خطرے دور ہو چکے ہیں اس لئے میں کچھ دیر آرام کروں گا۔ جب سوزین آ جائے تو مجھے بتا دینا''...... جان کلے نے کہا۔

''یس باس''...... پراگ نے جواب دیا تو جان کلے تیز تیز قدم اٹھاتا اس غار سے باہر آ گیا اور دوسرے لمحے ایک غار کے باہر کھڑے چاروں مسلح افراد دیکھ کر اس کے چہرے پر بے اختیار کھچاؤ سا نمودار ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ تینوں بے ہوش آدمی اس غار میں ہوں گے اور پراگ نے ان چاروں کو باہر پہرے کے لئے کھڑا کیا ہوا ہے۔

''یہ تو انتہائی بزدل آدمی ثابت ہوا ہے۔ نانسنس''...... جان کلے نے اپنے غار کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

''ریز سے بے ہوشی پر طویل بے ہوشی کے انجکشن اور پھر رسیوں سے ہاتھ بندھے ہونے کے باوجود باہر پہرے دار کھڑے کرنا حماقت نہیں تو کیا ہے''...... جان کلے نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ اور پھر اپنے غار میں داخل ہو کر اس نے ایک سائیڈ پر موجود میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتلوں میں سے ایک اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر بوتل سے منہ لگا لیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے بوتل خالی کر کے ایک طرف اچھال دی اور غار کی سائیڈ میں موجود فولڈنگ بستر پر لیٹ گیا۔ شراب کی تیزی اور اعصاب کے اطمینان بھرے انداز میں ڈھیلے پڑ جانے پر جلد ہی وہ نیند کی وادیوں میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆

یتّی

اس طویل و عریض دنیا میں ابھی بے شمار حقائق ایسے بھی ہیں جن سے انسان پوری طرح باخبر نہیں ہو سکا ہے لیکن اس کی تجسس پسند فطرت ہر روز کسی نئے چونکا دینے والے انکشاف کے لئے اسے بے قرار رکھتی ہے۔ ایسے ہی چند تحقیق کے میدان کے کھلاڑیوں کی مہم جوئی کا قصہ۔ وہ ایک ان دیکھی مخلوق کے بارے میں جاننے کے لئے بے چین تھے۔ ان کی مہم جو طبیعت انہیں خطرناک راستوں پر لے آئی تھی۔ ایک **یتّی (برفانی انسان)** کی انہیں تلاش تھی۔ اس کتاب کا قصہ جس کا آخری باب تحریر کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ انگریزی ادب سے یہ انتخاب، کتاب گھر کے **ایکشن ایڈونچر ناول** سیکشن میں جلد آ رہا ہے۔

ٹائیگر کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کی لہریں سی نمودار ہونا شروع ہوئیں اور پھر یہ لہریں پھیلتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں لیکن چند لمحوں تک اس کی آنکھوں کے آگے دھند سی چھائی رہی اور پھر آہستہ آہستہ یہ دھند غائب ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر کے ذہن میں وہ سارا منظر فلمی سین کی طرح گھوم گیا جب سٹک کی آواز کے ساتھ ہی وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ اس نے ایک ہی نظر میں جائزہ لے لیا تھا کہ وہ کسی غار میں موجود ہے۔ اس کے ساتھ ہی جوزف اور جوانا بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے جبکہ اس کے ہاتھ اس کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ البتہ باقی جسم آزاد تھا۔ غار کا دہانہ کھلا ہوا تھا اور باہر چند افراد کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔ ٹائیگر سمجھ گیا کہ وہ جان کلے کی قید میں ہے۔ لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ انہیں ہلاک کرنے کی بجائے زندہ کیوں رکھا گیا ہے۔ بہرحال نے بجلی کی سی تیزی سے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈ کو رسی پر چلانا شروع کر دیا اور تھوڑی سی محنت کے بعد وہ رسی کاٹ لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے ہاتھ سیدھے کئے اور دیوار کے ساتھ ساتھ غار کے دہانے کی طرف بڑھنے لگا۔ غار میں ان تینوں کے اور کوئی نہیں تھا اور وہ یہ بات چیک کر چکا تھا کہ ان کی تلاشی لے کر ان سے سب کچھ علیحدہ کیا جا چکا ہے اس لئے وہ مکمل طور پر خالی ہو چکا تھا جبکہ جوزف اور جوانا دونوں بھی غار میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ٹائیگر بہرحال اتنی بات سمجھ تو گیا تھا کہ چونکہ وہ بھی عمران کی طرح ذہنی ورزش کرنے کا عادی ہے اس لئے اس کے ذہن نے ان ورزشوں کی وجہ سے خود بخود عمل پیدا کیا اور اس طرح وہ بھی عمران کی طرح ذہنی ورزش کرنے کا عادی ہے اس لئے اس کے ذہن نے ان ورزشوں کی وجہ سے خود بخود رد عمل پیدا کیا اور اس طرح وہ جلد ہی ہوش میں آ گیا تھا لیکن اب مسئلہ تھا باہر موجود افراد سے نمٹنے کا۔ اس نے غار کے دہانے کی سائیڈ سے ہو کر باہر جھانکا تو بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ باہر چار مسلح افراد کھڑے تھے۔ ان کی پشت غار کی طرف تھی اور مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی تھیں۔ وہ بڑے ڈھیلے انداز میں کھڑے باتیں کر رہے تھے لیکن پوزیشن ایسی تھی کہ معمولی سے کھٹکے کی آواز سن کر وہ یقیناً ہوشیار ہو جاتے اور ٹائیگر کو بہرحال اسلحہ حاصل کرنا تھا۔ وہ کچھ دیر سوچتا رہا پھر اسے دور سے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ وہ چاروں بھی یکلخت سن کر کھڑے ہو گئے تھے۔

”کیا پوزیشن ہے“...... ایک آدمی کی آواز قریب سے سنائی دی۔

”اوکے باس“...... سامنے کھڑے چار آدمیوں میں سے ایک آدمی نے جواب دیا۔

”خیال رکھنا یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ چیف اپنے غار میں سو رہے ہیں اور میں آپریشن روم میں موجود ہوں۔ اب باہر تم ہی موجود ہو اس لئے پوری طرح محتاط رہنا۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ چیف نے خواہ مخواہ ضد کی ہے کہ انہیں میڈم سوزین کے ہاتھوں ہلاک کرائے گا۔ بہرحال وہ باس ہے اس لئے مجبوری ہے“...... اس آنے والے نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ یہ کہیں نہیں جا سکتے۔ ویسے بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے میں انہیں چیک کر چکا ہوں اور میڈم سوزین بھی جلد ہی یہاں پہنچ جائے گی“...... چاروں میں سے ایک اور آدمی نے کہا۔

”اوکے بہرحال پھر بھی محتاط رہنا“...... باس نے کہا اور پھر قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی تو ٹائیگر نے بے اختیار ایک طویل سانس

لیا۔اس گفتگو سے اسے بہت سی معلومات حاصل ہوگئی تھیں ۔ایک تو یہ کہ انہیں اس لئے زندہ رکھا گیا تھا کیونکہ جان کلّے کی بیوی سوزین کہیں گئی ہوئی تھی اور وہ اس کی آمد کا انتظار کر رہے تھے ۔دوسرا یہ کہ یہاں صرف یہی چار مسلح افراد تھے جبکہ چیف جان کلّے کسی غار میں سو رہا تھا جبکہ یہ آدمی باتیں کر رہا تھا اور جسے یہ باس کہہ رہے تھے یہ کسی آپریشن روم یا آپریشن غار میں تھا۔اب ٹائیگر کے لئے ضروری ہوگیا تھا کہ وہ اس سوزین کے یہاں پہنچنے سے پہلے یہاں کا کنٹرول سنبھال لے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سوزین کے ساتھ بھی مسلح افراد ہوں اور وہ کہیں راؤنڈ پر گئے ہوئے ہوں لیکن مسئلہ اس کے لئے اسلحہ کا تھا۔اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے جھک کر ایک طرف پڑا ہوا پتھر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تو پتھر گولی کی رفتار سے اڑتا ہوا سامنے کھڑے ایک مسلح آدمی کے سر کی عقبی طرف پوری قوت سے پڑا اور وہ آدمی چیخ مار کر بے اختیار منہ کے بل سامنے زمین پر جا گرا۔

''کیا ہوا۔کیا ہوا''......باقی تینوں نے چیخ کر کہا اور وہ اس پر جھکے ہی تھے کہ ٹائیگر نے اس دوران دوسرا پتھر اٹھا کر اسے دوسرے آدمی پر دے مارا۔یہ پتھر اس آدمی کی گردن کی سائیڈ پر لگا اور وہ آدمی بھی چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ ایک آدمی تیزی سے غار کی طرف مڑا۔اس نے کاندھے سے مشین گن اتار کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔اس نے شاید سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے غار کے اندر سے پتھر آتا دیکھ لیا تھا لیکن اس کے باوجود وہ اس طرح دوڑتا ہوا غار کے دہانے میں داخل ہوا جیسے اسے یہاں کوئی خطرہ نہ ہو اور اسی لمحے سائیڈ پر موجود ٹائیگر نے ٹانگ آگے کر دی اور وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے جا گرا اور اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن اچھل کر ایک طرف گری تو ٹائیگر نے چیتے کی طرح جمپ لگایا اور اس کے ساتھ ہی غار ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔

''کیا ہوا۔کیا ہوا۔کس نے یہ فائر کھولا ہے ڈیوڈ''......باہر سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو ٹائیگر جس نے مشین گن جھپٹتے ہی اس آدمی پر فائر کھول دیا تھا کیونکہ نیچے گرتے ہی وہ واقعی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ رہا تھا۔ٹائیگر سمجھ گیا کہ باہر موجود آدمی نے یہی سمجھا ہے کہ اندر جانے والے نے ان پر فائر کھول دیا ہے کیونکہ ان کے ذہن میں تو یہ خیال ہی نہیں آسکتا تھا کہ بے ہوش اور بندھے ہوئے آدمی بھی کوئی حرکت کر سکتے ہیں اور پتھر اندر سے آتا تو شاید وہی آدمی دیکھ سکا تھا جس پر ٹائیگر نے فائر کھولا تھا۔اس کے ساتھ ہی ٹائیگر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی باہر موجود ایک کھڑا ہوا آدمی اور باقی دو زمین پر سر پکڑے بیٹھے ہوئے آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ٹائیگر تیزی سے غار سے باہر نکل کر ایک چٹان کی اوٹ میں ہوگیا کیونکہ فائرنگ کی آوازوں سے پوری پہاڑیاں گونج اٹھی تھیں اس لئے لامحالہ وہ باس اور چیف باس باہر آسکتے تھے۔

''کیا ہوا۔کیا ہوا''......اچانک ایک غار سے ایک آدمی چیختا ہوا باہر آیا۔یہ وہی آدمی تھا جس کی آواز اس نے پہلے سنی تھی اور جسے باس کہا جا رہا تھا اور پھر جیسے ہی وہ ٹائیگر کے نزدیک پہنچا تو ٹائیگر نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا اور ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی چیختا ہوا نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔

''کیا ہوا ہے۔کیا ہوا ہے''......اسی لمحے قریب ہی ایک اور غار میں سے ایک لمبے قد اور بھرے ہوئے جسم کا آدمی تیزی سے باہر آیا۔اس

کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ سوتے ہوئے اچانک جاگ اٹھا ہے ٹائیگر سمجھ گیا کہ یہ جان نکلے ہے۔ ٹائیگر نے ایک بار پھر ٹریگر دبایا اور ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ آدمی بھی چیختا ہوا نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو ٹائیگر نے دوبارہ اس پر فائر کھول دیا اور اس بار وہ آدمی نیچے گر کر چند لمحے مزید تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ ٹائیگر چٹان کی اوٹ سے نکل کر دوڑتا ہوا اس غار میں گیا جہاں سے وہ آدمی نکلا تھا لیکن غار میں ایک فولڈنگ میز، دو کرسیاں اور ایک بڑا بیڈ موجود تھا۔ میز پر فون بھی موجود تھا جبکہ غار کے کونے میں ایک چھوٹی میز بھی پڑی تھی جس پر شراب کی کئی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر اس غار سے نکلا اور دوڑتا ہوا اس غار کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ باس باہر آیا تھا۔ یہ غار بھی خالی تھا۔ البتہ وہاں ایک مشین موجود تھی جس کے سامنے کرسی رکھی ہوئی تھی۔ مشین چل رہی تھی اور اس پر پہاڑیوں کا منظر آ رہا تھا۔ غار میں کوئی آدمی نہ تھا۔ ٹائیگر نے مشین گن کا رخ مشین کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے مشین کے پرخچے اڑ گئے تو ٹائیگر باہر آ گیا اور پھر تھوڑی دیر میں اس نے یہاں موجود تمام غاروں کو چیک کر لیا۔ دو غاروں میں فولڈنگ بیڈز موجود تھے۔ کرسیاں اور شراب بھی موجود تھی لیکن وہاں وہاں بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔ جب ٹائیگر کی تسلی ہو گئی کہ اب وہاں کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے تو وہ واپس اس غار کی طرف بڑھ گیا جہاں جوزف اور جوانا ابھی تک بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کسی بھی لمحے سوزین اور اس کے ساتھ یہاں پہنچ سکتے تھے اور فائرنگ کی آوازیں بھی یقیناً انہوں نے سن لی ہوں گی۔ اس بار کے قریب سے گزرتے ہوئے ٹائیگر بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ اس کا سانس چل رہا تھا۔ اس کے پیٹ میں گولیاں لگی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ بہرحال زندہ تھا۔ ٹائیگر نے مشین گن ایک طرف رکھی اور اس پر جھک گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... ٹائیگر نے اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''پپ۔ پپ۔ پراگ۔ پراگ''...... اس آدمی کے منہ سے رک رک کر الفاظ نکلے۔

''سوزین کہاں ہے۔ بولو''...... ٹائیگر نے اسے مزید جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''وہ۔ وہ میڈم آ رہی ہے۔ وہ ٹورسٹ سپاٹ پر گئی اور وہاں دشمن ایجنٹ تھے۔ میڈم نے انہیں ختم کر دیا ہے۔ میں نے چیف سے کہا تھا کہ ان تینوں کو بھی ہلاک کر دے لیکن اس نے میری بات نہ مانی۔ پہلے میں نے انہیں ریز سے بے ہوش کیا اور پھر طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے اور ان کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دیئے۔ لیکن میرا دل گواہی دے رہا تھا کہ یہ لوگ پھر بھی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ کاش چیف میری بات مان جاتا۔ کاش''...... اس آدمی نے رک رک کر خود کلامی کے انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''سوزین نے کیا کہا ہے''...... ٹائیگر نے اسے ایک بار پھر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''میڈم سوزین نے ان سب کا خاتمہ کر دیا ہے۔ وہ ان کی لاشیں لے کر آ رہی ہے''...... پراگ نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جا رہی تھی۔

''وہاں کا فون نمبر کیا ہے''...... ٹائیگر نے ایک خیال کے تحت پوچھا تو پراگ نے رک رک کر فون نمبر بتا دیا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہچکی لی۔ اس کے پیٹ سے خون ابل پڑا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ ٹائیگر کے اپنے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ

پراگ نے جو کچھ بتایا تھا اس سے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی سوزین اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ وہ اٹھ کر دوڑتا ہوا اس غار کی طرف بڑھا جہاں اس نے فون دیکھا تھا۔ اسے اب جوزف اور جوانا کا ہوش نہ رہا۔ ویسے اسے سمجھ آ گئی تھی کہ اسے اتنی جلدی ہوش کیسے آ گیا۔ ان لوگوں نے بھی وہی حماقت کی تھی جو اکثر ایسے موقعوں پر کی جاتی ہے کہ ریز سے بے ہوش افراد کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے جاتے ہیں جس سے ہوش میں نہ آتا ہوا انسان بھی ہوش میں آ جاتا ہے۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو پراگ نے مرتے ہوئے بتائے تھے۔

''ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ''......ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''میڈم سوزین سے بات کراؤ میں پراگ بول رہا ہوں''......ٹائیگر نے پراگ کی آواز اور لہجے کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ تم ٹائیگر۔ تم کیسے فون کر رہے ہو''......اچانک دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو ٹائیگر بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ باس آپ۔ ہم نے یہاں سازینو پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جان کلے اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ سوزین نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے''......ٹائیگر نے کہا۔

''ایسا واقعی ہو جاتا اگر جولیا کام نہ دکھاتی۔ تم تفصیل بتاؤ کیا پوزیشن ہے''......عمران نے کہا تو ٹائیگر نے شروع سے لے کر اب تک پوری رپورٹ تفصیل سے بتا دی۔

''گڈ شو۔ ہم آ رہے ہیں''......عمران نے کہا۔

''یس باس''......ٹائیگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر واپس غار کے دہانے کی طرف مڑ گیا تا کہ جوزف اور جوانا کو ہوش میں لا سکے۔

☆☆☆

لحاف

عصمت چغتائی اردو زبان میں افسانہ نگاری کے حوالے سے ایک بڑا اور معتبر نام ہے......منٹو کی طرح عصمت کا قلم بھی معاشرے کے حساس موضوعات کی نشاندہی کرتا رہا اور اس پر بھی اکثر اوقات فحش نگاری کا الزام لگتا رہا۔ لیکن اسکے باوجود عصمت چغتائی کے افسانے اور ناول اردو ادب کا لازمی جزو ہیں۔ **لحاف** عصمت کے 11 بہترین منتخب افسانوں کے مجموعہ کا نام ہے، اس میں جوانی، لحاف، پہلی لڑکی، باندی، ایک شوہر کی خاطر، نئی دُلہن، تل، عورت، خرید لو، بہو بیٹیاں اور ڈائن افسانے شامل ہیں۔ افسانوں کا یہ مجموعہ بہت جلد کتاب گھر پر پیش کیا جائے گا، جسے **افسانے** سیکشن میں پڑھا جا سکے گا۔

کرنل جیکسن اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے اور ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''پھر شاید اس فریڈ کے پیٹ میں مروڑ اٹھا ہے''...... کرنل جیکسن نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''فریڈ بول رہا ہوں باس۔ آپریشن روم سے''...... دوسری طرف سے فریڈ کی تیز اور قدرے متوحش سی آواز سنائی دی۔

''پھر کیا ہو گیا ہے''...... کرنل جیکسن نے چونک کر کہا۔

''جناب۔ سازینو پہاڑیوں پر دشمن ایجنٹوں نے قبضہ کر لیا ہے''۔ فریڈ نے کہا تو کرنل جیکسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو''...... وہاں تو جان کلے اور اس کے ساتھیوں کا قبضہ تھا۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم''...... کرنل جیکسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ لیکن اچانک وہاں سچویشن تبدیل ہو گئی ہے۔ جان کلے اور اس کے آدمیوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں جبکہ وہ تینوں آدمی جن کے بارے میں آپ نے جان کلے کو آگاہ کیا تھا انہوں نے سازینو پر قبضہ کر لیا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کیا یہ تین آدمی بھی ان سے سنبھالے نہیں گئے۔ ویری بیڈ''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''باس ان کا ٹارگٹ ہماری لیبارٹری ہے اور اب یہ ہماری لیبارٹری پر حملہ کریں گے''...... فریڈ نے کہا۔

''یہاں وہ کیسے حملہ کر سکتے ہیں۔ کیا تم نشے میں ہو''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''باس۔ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا تھا کہ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اور آپ نے دیکھا کہ کیپٹل ایجنسی جیسی تربیت یافتہ ایجنسی کے سپر ایجنٹ کا انہوں نے خاتمہ کر دیا ہے حالانکہ ہم نے انہیں پہلے ہی الرٹ کر دیا تھا''...... فریڈ نے کہا۔

''تو پھر تم کیا چاہتے ہو''...... کرنل جیکسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''باس۔ اس وقت وہاں صرف تین افراد ہیں اور انہیں قطعاً خیال بھی نہ ہو گا کہ ہماری طرف سے ان پر حملہ بھی ہو سکتا ہے اس لئے اگر ہم آدمی وہاں بھیج دیں جو اچانک ان پر حملہ کر دیں تو انہیں ہلاک کیا جا سکتا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''اس کے لئے تو لیبارٹری اوپن کرنا پڑے گی اور ایسا کرنا سختی سے ممنوع ہے''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''ہم سپیشل وے اوپن کر دیتے ہیں باس۔ اس طرح زیادہ آسانی ہو جائے گی اور ہمارے آدمی عقبی طرف سے ان پر حملہ کر کے ان کو ختم کر دیں گے''...... فریڈ نے کہا۔

''کیوں نہ ہم خاموش ہو کر بیٹھ جائیں۔ یہ لوگ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے''...... کرنل جیکسن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

''باس۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور جو ایجنٹ پاکیشیا سے یہاں پہنچ کر صورت حال پر کنٹرول کر سکتے ہیں وہ لامحالہ لیبارٹری کو تباہ

کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ بھی نکال سکتے ہیں۔اس وقت یہ لوگ مطمئن ہیں اس لئے انہیں آسانی سے ہلاک کیا جاسکتا ہے"۔ فریڈ اپنی بات پر بضد تھا۔

"اور اگر انہوں نے جان کلے اور اس کے آدمیوں کی طرح ہمارے آدمیوں کو بھی کور کر لیا تو پھر سپیشل وے سے وہ آسانی سے لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"باس اپنے آدمیوں کو باہر بھیج کر سپیشل وے کو اندر سے کلوز کر دیا جائے اور اپنے آدمیوں سے ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھا جائے۔ جب یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر سپیشل وے کھولا جائے"...... فریڈ نے کہا۔

"تم کن کو بھجوانا چاہتے ہو"...... کرنل جیکسن نے نیم رضا مندانہ لہجے میں کہا۔

"براڈوا انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور پھر سیکرٹ ایجنسی میں بھی کام کر چکا ہے۔اس کے ساتھ چار سیکورٹی کے آدمی بھیج دیئے جائیں اور ہم یہاں سے ان کی نگرانی کرتے رہیں تو مجھے یقین ہے کہ براڈوا اور اس کے ساتھی بڑی آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیں گے"...... فریڈ نے کہا۔

"او کے۔ٹھیک ہے۔میری طرف سے اجازت ہے۔انہیں بھیج دو اور جب وہ چلے جائیں تو مجھے کال کر دینا۔پھر میں خود آپریشن روم میں بیٹھ کر ان کی نگرانی کروں گا اور سنو۔ براڈو کو ڈبل ایکس ٹرانسمیٹر دے دینا تا کہ اس سے مسلسل رابطہ رہ سکے"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"میں براڈو کو ڈبل ایکس ٹرانسمیٹر کے ساتھ ساتھ کراس ویو بھی دے دوں گا تا کہ براڈوا اور اس کے ساتھی نہ صرف مسلسل ہماری نظروں میں رہیں بلکہ وہاں ہونے والی تمام بات چیت بھی ہم سن سکیں"...... فریڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔تم تمام انتظامات کر کے مجھے کال کرو"۔ کرنل جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

جان کلے اور اس کے ساتھی تو انتہائی تھرڈ کلاس لوگ ثابت ہوئے ہیں جو تین آدمیوں کو بھی کور نہیں کر سکے حالانکہ انہیں پہلے سے الرٹ کر دیا گیا تھا۔نجانے اتنی بڑی ایجنسی میں ایسے لوگوں کو کیوں بھرتی کر لیا جاتا ہے"...... کرنل جیکسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اچانک اسے خیال آیا کہ وہ فون کر کے ڈیفنس سیکرٹری کو ساری سچویشن بتا دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ حکومت نے فوراً دوسری ایجنسی یہاں بھیج دینی ہے جبکہ اگر وہ خود دشمن ایجنٹوں کو ہلاک کر کے پھر حکومت کو اطلاع دے تو یقیناً نہ صرف اسے ترقی دے دی جائے گی بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایجنسی میں ٹاپ ایجنٹ کا عہدہ بھی حاصل کر لے اس لئے اس نے ارادہ بدل دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"فریڈ بول رہا ہوں باس۔آپ پریشن روم میں آجائیں تا کہ آپ کے سامنے سپیشل وے کھولا اور بند کیا جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جب میں نے اجازت دے دی ہے تو میری موجودگی کی کیا ضرورت ہے"...... کرنل جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب سپیشل وے کھولنے والے کارڈ پر آپ کے دستخط ضروری ہیں۔ اس کے بعد ہی سپیشل وے کھل سکتا ہے ورنہ نہیں"...... فریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا میں آ رہا ہوں"...... کرنل جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا۔ ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی آف کر کے اس نے ریموٹ کنٹرول میز کی دراز میں رکھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد آپریشن روم میں داخل ہوا تو وہاں چار بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ہر مشین کے سامنے اسٹول پر آپریٹر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ایک طرف شیشے کا بنا ہوا کیبن تھا جس میں فریڈ بیٹھا نظر آ رہا تھا۔ وہاں ایک قد آدم کنٹرولنگ مشین موجود تھی جس پر بے شمار چھوٹی بڑی سکرینیں بھی تھیں جن پر مختلف پہاڑی منظر دکھائی دے رہے تھے۔

"آیئے باس"...... نوجوان فریڈ نے کرنل جیکسن کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے براڈ و اور اس کے ساتھی"...... کرنل جیکسن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ سات نمبر سکرین پر باس"...... فریڈ نے ایک چھوٹی سی سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ تو وہاں پانچ افراد سیکورٹی یونیفارم میں موجود تھے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"انہیں کیا ہدایات دی ہیں تم نے"...... کرنل جیکسن نے پوچھا۔

"باس۔ وہاں موجود تین افراد کو ہلاک کرنا ہے اور وہ تینوں بڑے اطمینان بھرے انداز میں غار میں موجود ہیں جبکہ انہوں نے جو فون ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ پر کیا ہے اس کے مطابق ان کے مزید ساتھی بھی یہاں پہنچ رہے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے ساتھیوں کے آنے سے قبل ان تینوں کا خاتمہ کر دیا جائے جب ان کے ساتھی آئیں تو ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ وہ بھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں آ رہے ہوں گے"...... فریڈ نے کہا۔

"تم انتہائی احمق آدمی ہو فریڈ۔ تمہارا کیا خیال ہے تمہاری سیکورٹی ٹریننگ والے آدمی دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹوں کا خاتمہ آسانی سے کر دیں گے۔ ان ایجنٹوں کا جنہوں نے کیپٹل ایجنسی کے سپر ٹاپ ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے"...... کرنل جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے دراصل فریڈ پر غصہ آ گیا تھا جو ایسے لہجے میں بات کر رہا تھا جیسے وہ کرنل جیکسن کی بجائے خود سیکورٹی چیف ہو۔

"باس۔ انہیں تو شک تک نہ ہو سکے گا وہ اطمینان سے مارے جائیں گے"...... فریڈ نے کہا۔

"نہیں یہ اپنے سائے سے بھی ہوشیار رہتے ہیں۔ تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والے گیس کے کیپسول تو ہوں گے"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"یس باس"...... فریڈ نے کہا۔

"تو براڈو کو یہ کیپسول دے دو۔ ایسی گیس کے کیپسول جو کھلی فضا میں اور وسیع رینج میں کام کر سکے۔ انہیں کہو وہاں جا کر پہلے گیس فائر کریں اور جب یہ تینوں بے ہوش ہو جائیں انہیں گولیاں مارنے کی بجائے کسی غار میں ڈال دیں ورنہ فائرنگ کی آوازیں پہاڑوں میں گونج اٹھیں گی اور ان

کے ساتھی جو ٹورسٹ سپاٹ سے سے ادھر آ رہے وہ چونک پڑیں گے اور پھر ان کا ہاتھ آنا ناممکن ہو جائے گا۔ جب وہ یہاں سکون اور خاموشی محسوس کریں گے تو اطمینان سے آگے آئیں گے اور پھر ان پر بھی گیس فائر کی جائے۔ جب یہ سب بے ہوش ہو جائیں اور پھر انہیں وہیں رسیوں سے باندھ دیا جائے۔ اس کے بعد میں وہاں جا کر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اور ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دوں گا''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یس باس۔ آپ نے واقعی بہترین پلاننگ کی ہے۔ گڈ باس۔ آپ کی ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے''...... فریڈ نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل جیکسن کا چہرہ کھل اٹھا۔ اس کا سینہ مزید کئی انچ تک پھول گیا۔

''میں جب اس بارے میں جب حکومت کو رپورٹ دوں گا تو خصوصی طور پر تمہارا بھی ذکر کروں گا''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''شکریہ باس''...... فریڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مائیک نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''فریڈ کالنگ یو۔ براڈ وتم اکیلے واپس آؤ۔ سٹور سے گیس پسٹلز اور ان کے میگزین لے لو۔ اس کے بعد تم آپریشن روم میں آؤ گے۔ یہاں چیف صاحب تمہیں بریفنگ دیں گے اور پھر تم اپنے ساتھیوں سمیت بالکل ویسے ہی کرنا جیسے چیف تمہیں احکامات دیں گے''...... فریڈ نے مائیک میں کہا۔

''یس باس''...... مشین میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پر موجود ایک آدمی تیزی سے مڑ کر آگے بڑھا اور غائب ہو گیا۔ اب وہاں چار افراد خاموش لیکن مستعد انداز میں کھڑے تھے۔

☆☆☆

جیپ خاصی تیز رفتاری سے ٹورسٹ اسپاٹ سے سازینو پہاڑیوں کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سازینو اور پھر اس سے آگے پہاڑی درے تک باقاعدہ سڑک موجود تھی اس لئے جیپ خاصی ہموار رفتار سے آگے بڑھے چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جولیا تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر چاروں چونکہ زخمی تھے اس لئے وہ چاروں عقبی سیٹوں پر لیٹنے کے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں چونکہ اس ٹورسٹ سپاٹ سے اپنے سائز کے لباس نہ ملے تھے اس لئے وہ اسی خون آلودہ اور پھٹے ہوئے لباسوں میں تھے اور ان لباسوں میں ان کے جسموں کے گرد موجود بینڈ تیج نمایاں طور پر نظر آ رہی تھیں۔

''ٹائیگر نے کام کر دکھایا ہے عمران صاحب۔ اس جان کلے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا ہے''...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ٹائیگر واقعی عمران کا ہونہار شاگرد ثابت ہو رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہار نہیں بلکہ ناخلف شاگرد کہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم تو پیدائشی ناشکرے ہو''...... جیپ چلاتی ہوئی جولیا نے جھلائے ہوئے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب دیکھو استاد بیچارہ کب سے کوچہ عاشقی میں سر کے بل چل رہا ہے لیکن شاگرد صاحب میں سرے سے ایسے جراثیم تک نہیں ہیں۔ ایک روزی راسکل اس پہ فدا ہوئی تو اسے بھی ہر وقت گولی سے اڑا دینے کے درپے رہتا ہے۔ اب تم بتاؤ کہ میرا وہ شاگرد رشید ہے یا ناخلف شاگرد''......عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وہ تمہاری طرح ندیدہ نہیں ہے کہ جہاں عورت نظر آئے اس پر ریشہ خطمی ہو جائے''......جولیا نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''ارے۔ارے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ ہم تو ویسے ہی یک در گیر اور محکم گیر کے قائل ہیں اور دو رنگی کی بجائے یک رنگی کے قائل ہیں اور تم مجھے ندیدہ کہہ رہی ہو''......عمران نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ سب باتیں ہیں ورنہ ساتھی گواہی دے سکتے ہیں کہ تمہیں جہاں بھی کوئی خوبصورت لڑکی نظر آئی تو تم نے فوراً اس کے حسن کی تعریف شروع کر دی۔ بولو نہیں کرتے ایسا''......جولیا بھی شاید موڈ تھی۔

''ارے۔ارے۔ وہ تو بس زبانی جمع خرچ ہوتا ہے''......عمران نے قدرے شرمندہ لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

''اب یہی جمع خرچ تمہاری زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن چکا ہے''......جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو اب تک زندہ ہے''......اچانک تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ اصل مسئلہ تو اس لیبارٹری کی تباہی کا ہے۔ اس کا کیا پلان بنایا ہے آپ نے''......صفدر نے کہا۔

''ابھی وہاں تک پہنچیں تو سہی۔ پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے''......عمران نے جواب دیا۔

''ویسے مجھے لگتا ہے کہ اس بار ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے سر اس مشن کا سہرا بندھے گا''......اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''کیوں''......عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیونکہ وہ لوگ صحیح سلامت ہیں جبکہ ہم زخمی ہیں اور لیبارٹری کی تباہی کے لئے جس چستی اور پھرتی کی ضرورت ہوتی ہے اس کا استعمال فوری طور پر ہم نہیں کر سکیں گے''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''جولیا اور صالحہ ٹھیک ہیں اس لئے یہ اس ٹیم کو لیڈ کریں گی''۔ عمران نے جواب دیا۔

''میں نے تو تمہیں کہا تھا کہ تم سب ٹورسٹ سپاٹ پر رہ جاؤ۔ وہاں بیڈز بھی موجود تھے اور تم ان پر آرام کر سکتے تھے۔ ہم مشن مکمل کر لیتے لیکن تم نے خواہ مخواہ ساتھ چلنے کی ضد کی''......جولیا نے کہا۔

''میں دراصل تمہیں اکیلے بھیجنے کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا''۔ عمران نے جواب دیا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہہ رہے ہو''......جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''تنویر ساتھ ہے تو مجھے تسلی ہو گئی ہے کہ بھائی کی موجودگی میں کوئی ٹیڑھی آنکھ سے بھی تمہیں نہ دیکھ سکے گا اور جب تنویر ساتھ نہ ہو تو پھر

نجانے کس کس کی نظریں تم پر پڑیں گی۔ بس یہی بات مجھے پسند نہیں"...... عمران نے کہا جولیا کا چہرہ یکلخت گلنار سا ہو گیا۔

"تم بکواس سے باز نہیں آؤ گے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بقول مس جولیا زبانی جمع خرچ میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔ پھر میں کیسے اس سے باز آ سکتا ہوں اور تمہیں تو وہ نصیب بھی نہیں ہے۔ بس منہ میں گھنگھیاں ڈالے بیٹھے رہتے ہو۔ چلو اور تم سے کچھ بھی نہیں ہوتا تو زبانی جمع خرچ ہی کرتے رہا کرو"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کی تباہی کے لئے ہمارے پاس کوئی مخصوص اسلحہ تو نہیں ہے۔ پھر ہم وہاں پہنچ کر کیا کریں گے"۔ اچانک صفدر نے موضوع کا رخ موڑتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے بات کرنے سے باز نہیں آنا اور تنویر کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا۔

"عمران صاحب کو اسلحہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ تو صرف فون کال کے ذریعے لیبارٹری تباہ کر دیتے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں خراج تحسین۔ ایک جولیا ہے جو سرے سے خراج کی ہی قائل نہیں ہے۔ تحسین تو دور کی بات ہے"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہم سب سازینو پہاڑیوں کے قریب پہنچنے والے ہیں"۔ اچانک جولیا نے کہا تو سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔ عمران نے چونکہ ٹورسٹ سپاٹ سے روانگی سے پہلے راستوں اور سازینو پہاڑیوں کے بارے میں جولیا کو بریف کر دیا تھا اس لئے جولیا نہ صرف اطمینان سے جیپ چلاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی بلکہ سازینو پہاڑیوں میں داخل ہوتے ہی وہ انہیں نشانیوں کی بنا پر پہچان بھی گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ اگر ہماری عدم موجودگی میں وہاں سپاٹ پر ٹورسٹ آئے تو پھر"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"تو پھر کیا۔ سپاٹ خالی ملے گا۔ اب وہ عقبی طرف غاروں میں جا کر فلر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو تلاش کرنے سے رہے۔ البتہ وہ حکومت کو اطلاع دیں گے اور کیا کر سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف، جوانا اور ٹائیگر میں سے کوئی نظر نہیں آ رہا"۔ اچانک صالحہ نے کہا۔

"وہ چٹانوں کی اوٹ میں ہوں گے کیونکہ ضروری نہیں کہ اس جیپ میں ہم ہوں۔ حکومت کے آدمی بھی ہو سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اب جیپ کہاں روکنی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اوپر بلندی پر پہنچ کر کسی کھلی جگہ روک دینا"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد بلندی پر پہنچ کر جولیا نے جیپ روک دی لیکن یہاں ہر طرف خاموشی تھی۔

"آؤ باہر چلیں تاکہ ٹائیگر، جوانا اور جوزف ہمیں دیکھ کر اوٹوں سے باہر آ جائیں"...... عمران نے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ جیپ سے اتر کر باہر آ کھڑے ہوئے لیکن اس کے باوجود کوئی سامنے نہ آیا۔

''ٹائیگر''......عمران نے اونچی آواز میں پکارتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے دو اطراف سے سٹک سٹک کی آوازیں ابھریں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اسے کسی نے اچانک پوری رفتار سے چلتے ہوئے سیلنگ فین سے باندھ دیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ آخری آوازیں اس کے کانوں میں اپنے ساتھیوں کی پڑیں جو حیرت بھرے انداز میں چیخ رہے تھے اور پھر تاریکی نے اس کے ذہن پر مکمل قبضہ کر لیا اور اس کے تمام حواس تاریک دلدل میں جیسے غرق ہوتے چلے گئے۔ آخری احساس جو اس کے ذہن میں ابھرا تھا وہ اپنے ہٹ ہو جانے کا تھا۔

☆☆☆

کرنل جیکسن آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ مشین پر موجود چار سکرینوں پر سازینو پہاڑیوں کے مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ براڈو اور اس کے ساتھیوں نے واقعی انتہائی مہارت سے سازینو پہاڑیوں پر موجود ان تینوں افراد کو گیس سے فائر کر کے بے ہوش کر دیا تھا۔ ایسا اس لئے بھی آسانی سے ہو گیا تھا کہ وہ تینوں غار سے نکل کر اس طرف پہاڑی چٹانوں کی اوٹ میں بیٹھ گئے تھے جدھر سے ٹورسٹ سپاٹ سے سڑک آتی تھی۔ ان کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ تصور تک نہ تھا کہ ان کے عقب سے بھی ان پر فائرنگ کی جا سکتی ہے۔ ویسے براڈو نے تو ان پر گیس فائر کی تھی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ان پر مشین گنوں سے بھی فائرنگ کر دی جاتی تو وہ کیڑے مکوڑوں کی طرح آسانی سے ہلاک ہو سکتے تھے۔ لیکن کرنل جیکسن جانتا تھا کہ پہاڑیوں پر فائرنگ کی تیز آوازیں گونجیں گی اور یہ آوازیں ٹورسٹ سپاٹ سے آنے والے ایجنٹ سن کر چوکنا ہو سکتے ہیں اس لئے اس نے فائرنگ سے منع کیا تھا۔ پھر سپیشل ٹرانسمیٹر پر کرنل جیکسن نے براڈو کو حکم دیا کہ ان تینوں بے ہوش افراد کو اٹھا کر کچھ فاصلے پر کسی غار میں ڈال دے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کا شکار دس بارہ گھنٹوں سے پہلے کسی صورت ہوش میں نہیں آ سکتا۔ اس کے بعد براڈو اور اس کے ساتھیوں کو کرنل جیکسن نے ٹورسٹ سپاٹ کی طرف سے آنے والی سڑک کی چیکنگ کا حکم دے دیا اور وہ پانچوں اب مختلف چٹانوں کی اوٹ میں موجود تھے۔

''باس۔ شام پڑنے والی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ کل صبح آئیں''......فریڈ نے کہا۔

''دیکھو''......کرنل جیکسن نے کہا اور ہونٹ بھینچ لئے۔ اچانک مشین سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی تو کرنل جیکسن اور فریڈ دونوں بے اختیار چونک پڑے کیونکہ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر کی کال کی تھی۔ فریڈ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

''براڈو کالنگ۔ اوور''......براڈو کی آواز سنائی دی۔

'یس۔ کیوں کال کیا ہے۔ اوور''......کرنل جیکسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ایک بڑی جیپ تیزی سے پہاڑیوں کی طرف آ رہی ہے وہ ایک گھنٹے کے اندر یہاں پہنچ جائے گی۔ اوور''......براڈو نے کہا۔

''ایک جیپ ہے یا زیادہ ہیں۔ اوور''......کرنل جیکسن نے کہا۔ فریڈ ساتھ ساتھ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن آف کرتا جا رہا تھا۔

''چیف۔صرف ایک جیپ ہے اوور''...... براڈو کی آواز سنائی دی۔

''او کے۔تم نے پوری طرح ہوشیار رہنا ہے۔یہ انتہائی خطرناک اور انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں اس لئے تم نے اگر معمولی سے غلطی بھی کی تو تم بھی مارے جاؤ گے اور تمہارے ساتھی بھی۔اوور''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یس چیف۔ہم پوری طرح محتاط ہیں۔اوور''...... براڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ جیپ تمہارے سامنے کھلے ایریئے میں رکیں گے۔پھر جیسے ہی یہ نیچے اتریں تم نے فوراً گیس فائر کر دینی ہے۔لیکن خیال رکھنا اس سے پہلے تمہارے سانسوں کی آوازیں بھی انہیں سنائی نہ دیں۔اوور''...... کرنل جیکسن نے باقاعدہ سپہ سالار کے انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل جیکسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کرا دیا۔

''فریڈ۔ براڈو اور اس کے ساتھیوں کے سامنے والی کھلی جگہ کو سکرین پر لے آؤ تاکہ ساری صورتحال کو ہم یہاں سے مانیٹر کر سکیں''...... کرنل جیکسن نے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... فریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔چند لمحوں بعد ایک بڑی سکرین پر دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس پر ایک منظر ابھر آیا۔یہ ایک خاصی کھلی جگہ تھی جس کے چاروں طرف اونچی چٹانیں تھیں۔طرف ایک سائیڈ سے سڑک مڑ کر نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ایک بڑی سی جیپ رینج میں داخل ہو گئی۔وہ خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی

آ رہی تھی۔پھر اس کی رفتار آہستہ ہونا شروع ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے جیپ اس کھلی جگہ کے درمیان رک گئی۔چند لمحوں بعد اس میں سے چار مرد اور دو عورتیں باہر نکلیں۔چاروں مرد زخمی نظر آ رہے تھے جبکہ عورتیں زخمی نہ تھیں۔وہ سب حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

''ٹائیگر''...... اچانک ایک چیختی ہوئی آواز مشین سے نکل کر ان کے کانوں میں پڑی اور اسی لمحے سٹک سٹک کی آوازیں بھی سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے چاروں مردوں اور دونوں عورتوں کو لہرا کر نیچے گرتے دیکھا۔پھر چند لمحوں بعد وہ سب کے سب ساکت ہو گئے۔

''گڈ شو۔گڈ شو''...... کرنل جیکسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''براڈو نے واقعی انتہائی مہارت سے کام لیا ہے''...... فریڈ نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔اسی لمحے سیٹی کی آواز سنائی دی اور فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''ہیلو۔ہیلو۔براڈو کالنگ۔اوور''...... براڈو کی آواز سنائی دی۔

''کرنل جیکسن بول رہا ہوں۔تم نے واقعی بہترین انداز میں کام کیا ہے۔اب جا کر انہیں چیک کرو کہ کیا واقعی یہ بے ہوش ہو چکے ہیں یا نہیں اور پھر مجھے رپورٹ دو۔اوور اینڈ آل''...... کرنل جیکسن نے کہا تو فریڈ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔اب ان دونوں کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔پھر براڈو اور اس کے ساتھی ٹیلوں کی اوٹ سے نکل کر اس کھلی جگہ پر پہنچ گئے جہاں جیپ کے ساتھ دو عورتیں اور چار مرد ٹیڑھے میڑھے

انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ براڈو اور اس کے ساتھیوں نے ان چھ افراد کو باقاعدہ چیک کیا اور پھر براڈو نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس کا بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ ہیلو۔ براڈو کالنگ۔ اوور''...... براڈو کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... کرنل جیکسن نے تیز لہجے میں کہا حالانکہ وہ سب کچھ خود سکرین پر دیکھ بھی رہا تھا۔

''چیف۔ یہ تمام افراد گیس سے بے ہوش ہو چکے ہیں۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ اوور''...... براڈو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں بھی اٹھا کر اسی غار میں ڈال دو جہاں پہلے تین افراد پڑے ہوئے ہیں اور سنو۔ وہاں یقیناً کوئی رسی وغیرہ ہو گی۔ اس سے ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے باندھ دینا اور پیر بھی باندھ دینا اور اس کے بعد تم نے باہر اپنے ساتھیوں سمیت پہرہ دینا ہے۔ میں خود وہاں جا کر اپنے ہاتھوں سے ان کا خاتمہ کروں گا''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی۔ اوور''...... براڈو نے کہا۔

''اور سنو۔ دو آدمیوں کو تم نے دوبارہ اس سڑک کی نگرانی پر مامور کرنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ دو گروپوں کی صورت میں یہاں آرہے ہوں اور ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک ہمارے سروں پر پہنچ جائیں۔ اوور''...... کرنل جیکسن نے کہا۔

''یس چیف۔ اوور''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل''...... کرنل جیکسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی فریڈ نے بھی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر وہ احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں''...... فریڈ نے کہا۔

''میں نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔ ان سے پوچھ گچھ کر کے ان کو گولیوں سے اڑا دینا ہے اور پھر یہاں بھی آپریشن روم کو خالی نہیں چھوڑا جا سکتا اس لئے تم یہیں رہو گے اور سپیشل وے کھول دو تاکہ میں یہ آخری کام کر کے حکومت کو اس کی اطلاع دے سکوں اور بے فکر رہو اس رپورٹ میں تمہاری کارکردگی کا بھی ذکر ہو گا''۔ کرنل جیکسن نے کہا۔

''تھینک یو چیف۔ میری ایک درخواست ہے''۔ فریڈ نے کہا۔

''وہ کیا''...... کرنل جیکسن نے چونک کر پوچھا۔

''یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اس لئے انہیں ہوش میں لائے بغیر گولیاں مار دی جائیں تو ہر قسم کا خطرہ ختم ہو جائے گا''۔ فریڈ نے کہا۔

''تمہارا مطلب ہے کہ میں پوچھ گچھ نہ کروں''...... کرنل جیکسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ یہ جب تک گیس کی وجہ سے بے ہوش ہیں بے ضرر ہیں لیکن جیسے ہی یہ ہوش میں آئے انہوں نے سچویشن تبدیل کر دینی ہے۔ ایسے لوگوں کو توراڈز والی کرسیاں کھولنے کی بھی خصوصی تربیت دی جاتی ہے۔ رسیاں وغیرہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں''۔ فریڈ نے جواب دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی اس پہلو پر تو میں نے غور ہی نہ کیا تھا۔ او کے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس پر غور کروں گا"...... کرنل جیکسن نے کہا۔

"تھینک یو چیف"...... فریڈ نے خوش ہو کر کہا تو کرنل جیکسن سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ فریڈ پیشل وے کھولنے میں مصروف ہو گیا۔

☆☆☆

جوزف کے تاریک ذہن میں روشنی کے جگنو چمکے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر گھوم گیا اور وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایک ہی نظر میں اس نے چیک کر لیا تھا کہ وہ غار کے اندر موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ ٹائیگر اور جوانا کے ساتھ ساتھ وہاں عمران اور اس کے ساتھی بھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں رسی سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے پیر بھی باندھ دیئے گئے تھے۔ غار میں روشنی قدرے کم تھی اور باہر موجود روشنی کو دیکھ کر احساس ہو رہا تھا کہ شام پڑنے والی ہے۔ وہاں ایک فولڈنگ چیئر بھی ایک طرف رکھی ہوئی تھی۔ غار کے باہر سے آدمیوں کے بولنے کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ وہ فوراً سمجھ گیا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ کس طرح اسے، جوانا اور ٹائیگر کو گیس سے بے ہوش کر کے انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہاں پہنچنے پر گیس سے بے ہوش کیا ہے اور اب یقیناً وہ اپنے کسی آدمی کے انتظار میں ہوں گے کیونکہ ایک فولڈنگ چیئر کی وہاں موجودگی یہ بتا رہی تھی۔ جوزف کو اچانک خیال آیا کہ ٹائیگر اور جوانا بھی تو اس کے ساتھ ہی بے ہوش ہوئے ہوں گے پھر انہیں ہوش کیوں نہیں آیا اور اسے کیوں ہوش آ گیا ہے اور دوسرے لمحے اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اس کی وجہ سمجھ گیا تھا کہ یہاں موجود لوگوں کا خاتمہ کرنے کے بعد جب جوزف نے اس علاقے کا راؤنڈ لگایا تو اسے وہاں موجود جھاڑیوں کے اندر شپالی کی جھاڑیاں بھی نظر آ گئی تھیں۔ شپالی اس کی پسندیدہ چیز تھی۔ جب وہ شراب پینے کا عادی تھا تو باقاعدگی سے شپالی کو بھی استعمال کیا کرتا تھا کیونکہ شپالی بھی نشہ آور بوٹی تھی اور اس سے شراب کا سرور دوگنا ہو جاتا تھا۔ اب کافی طویل عرصہ بعد شپالی کو وہاں دیکھ کر اس سے رہا نہ گیا اور اس نے کافی ساری بوٹی کو توڑ کر باقاعدہ چبا لیا تھا جس کی وجہ سے اسے ہلکا سا سرور بھی محسوس ہوا تھا۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گیا تھا اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ شپالی نے گیس کا دباؤ ختم کر دیا ہے اور پھر چونکہ غار سے باہر موجود روشنی اور غار میں موجود عمران اور اس کے ساتھیوں کی موجودگی سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اسے بے ہوش ہوئے کافی وقت گزر چکا ہے اس لئے شپالی کی وجہ سے وہ ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے فوراً ہی اپنی کلائیوں کے گرد موجود رسی کی گانٹھ چیک کرنا شروع کر دی کیونکہ کسی بھی لمحے باہر موجود کوئی آدمی اندر آ سکتا تھا اور وہ اسے ہوش میں دیکھ کر گولی بھی چلا سکتا تھا یا دوبارہ بے ہوش بھی کر سکتا تھا۔ اس لئے اس کی انگلیاں انتہائی تیزی سے حرکت کر رہی تھیں اور پھر چند لمحوں بعد وہ گانٹھ کھولنے میں کامیاب ہو گیا تو اس نے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کھولی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر وہ محتاط انداز میں چلتا ہوا غار کے دہانے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک

ایک آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔

''تم۔تم''...... اس نے سامنے آتے ہوئے جوزف کو دیکھ کر حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کاندھے سے مشین گن اتاری ہی تھی کہ جوزف نے کسی چیتے کی طرح چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا اچھل کر کسی گینڈے کی طرح اڑتا ہوا غار سے باہر ایک دھماکے سے جا گرا جبکہ مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل کر غار میں گر گئی تھی۔ جوزف نے واقعی حیرت انگیز انداز میں اسے دھکیلا تھا کہ وہ اڑتا ہوا غار سے باہر جا گرا تھا۔ جوزف کو اس بات کا احساس تھا کہ عمران اور اس کے تمام ساتھی غار میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں اس لئے اگر غار میں فائرنگ ہوئی تو گولیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی خاتمہ کر سکتی ہیں اس لئے اس نے غار سے باہر جانے کا فیصلہ کیا تھا حالانکہ اسے یہ بھی احساس تھا کہ باہر کافی مسلح افراد موجود ہیں لیکن بہرحال وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی خطرے سے دوچار نہ کرنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اس آدمی کو غار سے باہر دھکیل دیا تھا تاکہ جو کچھ بھی ہو غار سے باہر ہی ہو۔ اس آدمی کے باہر گرتے ہی جوزف نے بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور اس کے ساتھ ہی کسی بھوکے شیر کی طرح چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا غار سے باہر جا کھڑا ہوا۔ یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہی وقوع پذیر ہو گیا تھا۔ باہر آ کر گرنے والا آدمی ابھی اٹھنے کی کوشش ہی کر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی کھڑے آدمی حیرت بھرے انداز میں اس پر جھک رہے تھے کہ جوزف کے اس انداز میں باہر آتے ہی وہ اچھل کر پیچھے ہٹے ہی تھے کہ جوزف نے کسی لٹو کی طرح گھومتے ہوئے فائر کھول دیا اور ریٹ ریٹ کی آواز کے ساتھ ہی اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا آدمی اور اس کے اردگرد کھڑے دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے جا گرے اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ گولیاں ان کے دلوں میں اتر گئی تھیں۔

''کیا ہوا۔ براڈو کیا ہوا''...... اچانک دور سے ایک آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو جوزف بے اختیار چونک اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر چھلانگ لگائی اور جس طرف سے آواز آئی تھی اس کی مخالف سمت ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے اسے کچھ فاصلے سے دو مسلح آدمی دوڑ کر ادھر آتے دکھائی دیئے تو جوزف نے چٹان کی اوٹ سے مشین گن کا رخ ان کی طرف کیا اور دوسرے لمحے ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی آنے والے دونوں آدمی چیختے ہوئے نیچے گرے اور تڑپنے لگے۔ جوزف بجلی کی سی تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکلا اور اس نے ایک بار پھر ان پر فائر کھول دیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں ساکت ہو گئے تو جوزف تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں مزید لوگ یہاں موجود نہ ہوں اور وہ اچانک آ کر فائر کھول دیں۔ وہ تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھتا چلا گیا جدھر سے یہ دونوں آئے تھے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پوری طرح محتاط تھا کیونکہ یہ پہاڑی علاقہ تھا اور کسی بھی لمحے کسی کی چٹان کی اوٹ سے اس پر فائر کھولا جا سکتا تھا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ جیسے ہی ایک چٹان پر چڑھا تاکہ اس طرف گہرائی میں جھانک سکے تو اس نے نیچے درے کی طرف سے ایک آدمی کو ایک چٹان کی اوٹ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا۔ اسکے ساتھ ہی اس نے چھلانگ لگائی اور اوڑتا ہوا کافی نیچے گہری کھائی میں پیروں کے بل جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک چٹان کی اوٹ لی اور آگے بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی اس نے اس طرف دیکھا جہاں وہ آدمی موجود تھا تو اس نے اس آدمی کو پہاڑی خرگوش کی طرح دوڑ کر واپس درے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ وہ چٹانوں کی اوٹ لے کر اس انداز میں دوڑ رہا تھا کہ صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ انتہائی تربیت یافتہ آدمی

ہے لیکن اسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے مقابل جوزف ہے جو افریقہ کے جنگلوں کا شہزادہ ہے۔ افریقہ کے ان جنگلوں کا جہاں درندے باوجود اپنے انتہائی چوکنا پن کے اس کے ہاتھوں نہ بچ پاتے تھے۔ جوزف نے مشین گن کی نال چٹان کی اوٹ سے نکالی اور پھر جیسے ہی اس آدمی نے ایک چٹان کی اوٹ سے دوسری چٹان کی طرف چھلانگ لگائی فضا ایک بار پھر ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی چیختا ہوا فضا میں اچھلا اور ایک دھماکے سے نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ جوزف نے اس عین اس جگہ کا نشانہ نہ لیا تھا جہاں وہ آدمی موجود تھا بلکہ اس نے اس سے تھوڑا آگے فائرنگ کی تھی۔ اس طرح جتنی دیر میں گولیاں وہاں پہنچتیں اتنی دیر میں وہ آدمی بھی وہاں پہنچ چکا تھا جس کے نتیجے میں وہ ہٹ ہو گیا۔ جوزف نے اس کے گرتے ہی ایک بار پھر فائر کھول دیا اور اس بار گولیاں اس کے تڑپتے ہوئے جسم میں داخل ہو گئیں اور چند لمحوں بعد وہ ساکت ہو گیا۔ جوزف نے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس آدمی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ جوزف نے اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور ایک بار پھر تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اس جگہ پر آ گیا جہاں پہلے پانچ افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس نے اس آدمی کی لاش بھی وہیں ڈالی اور ادھر ادھر کا بغور جائزہ لینے کے بعد وہ دوڑتا ہوا غار کے اندر داخل ہوا تو بے اختیار ٹھٹک کر رک گیا کیونکہ ٹائیگر اٹھ کر بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ابھی تک پوری طرح ہوش میں نہیں آیا۔

''ٹائیگر۔ ٹائیگر۔ جلدی ہوش میں آؤ۔ جلدی'' ...... جوزف نے قریب جا کر ایک ہاتھ سے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم جوزف۔ یہ سب کیا ہے'' ...... ٹائیگر نے اٹھنے کی لاشعوری کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن چونکہ اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں بندھے ہوئے تھے اور دونوں پیر بھی اس لئے وہ اٹھنے کی بجائے ایک بار پھر پشت کے بل گر گیا۔

''میں تمہارے ہاتھ کھول دیتا ہوں۔ باہر خطرہ ہے۔ تم باس اور دوسرے ساتھیوں کو ہوش دلاؤ۔ میں باہر کا خیال رکھتا ہوں''۔ جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ باس۔ تمہارا مطلب ہے کہ عمران صاحب۔ کہاں ہیں وہ'' ...... اوندھے پڑے ہوئے ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس اور اس کے ساتھی سب یہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں'' ...... جوزف نے اس کے ہاتھوں کی رسی کھولتے ہوئے کہا اور وہ اٹھ کر مشین گن اٹھائے دوڑتا ہوا غار سے باہر چلا گیا۔ اسے اصل خدشہ باہر سے تھا کیونکہ کسی بھی وقت کوئی آدمی غار میں داخل ہو کر فائر کھول دیتا تو ان سب کے ہلاک ہونے کا یقینی خدشہ تھا۔ باہر آ کر وہ ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا تاکہ غار کے دہانے کو بھی چیک کرتا رہے اور آس پاس کے علاقے کو بھی۔ لیکن وہاں کوئی اور آدمی موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر غار سے باہر آیا تو وہاں موجود لاشیں دیکھ کر اچھل پڑا۔

''کیا ہوا ٹائیگر۔ باس کو ہوش آ گیا ہے'' ...... جوزف نے چٹان کی اوٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ پانی چاہئے اور ان سب کا خاتمہ تم نے کیا ہے''۔ ٹائیگر نے لاشوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ جلدی کرو پانی دوسرے غاروں میں تلاش کرو۔ سب کو جتنی جلد ممکن ہو سکے ہوش میں آنا چاہئے'' ...... جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جوزف دوبارہ چٹان کی اوٹ میں ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ٹائیگر کو ایک غار سے باہر آتے دیکھا تو

اس کے دونوں ہاتھوں میں پانی سے بھری ہوئی دو بوتلیں موجود تھیں اور جوزف نے پانی کی بوتلیں دیکھ کر اطمینان بھرا سانس لیا کیونکہ اب اسے یقین تھا کہ باس اور اس کے ساتھی جلد ہی ہوش میں آجائیں گے اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب اس نے عمران کو غار سے باہر آتے دیکھا تو وہ بھی چٹان کی اوٹ سے باہر آگیا عمران کے پیچھے اس کے ساتھی بھی تھے۔

''اوہ۔ یہ سب تم نے کیا ہے جوزف''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہوش میں آنے سے لے کر ٹائیگر کے ہاتھ کھولنے تک کی ساری تفصیل دوہرا دی۔

''لیکن ٹائیگر تو ذہنی مشقیں بھی کرتا ہے لیکن اسے ہوش نہیں آیا پھر تمہیں کیسے ہوش آگیا''...... عمران نے کہا۔

''باس۔ یہاں شیپالی کی جھاڑیاں نظر آئیں تو میں نے تھوڑی سی کھالیں''...... جوزف نے اس طرح آنکھیں نیچی کرتے ہوئے کہا جیسے وہ اپنے کسی بڑے جرم کا مجبوراً اعتراف کر رہا ہو۔

''شیپالی۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تمہارے اندر سے نشے کی طلب ختم نہیں ہوئی''...... عمران کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

''بب۔ باس۔ میں نے صرف اسے چکھا تھا باس''...... جوزف نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

''جھوٹ بھی بول رہے ہو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن۔ نن۔ نہیں باس۔ میں نے صرف ایک جھاڑی کی دس بارہ شاخیں چبائی تھیں باس۔ یہ تو چکھنا ہی ہوتا ہے''...... جوزف نے اور زیادہ سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارے اندر کا شرابی ابھی مرا نہیں ہے۔ ایک ہزار ڈنڈ تمہاری کم از کم سزا ہے اور یہ بھی اس لئے کہ تم نے واقعی کام کیا ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''تھینک یو باس''...... جوزف نے جلدی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہیں سب کے سامنے ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے۔

''نہیں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم نے ہماری زندگیاں بچائی ہیں''...... یکلخت جولیا نے چیخ کر کہا۔

''خاموش رہو۔ یہ میرا اور جوزف کا معاملہ ہے''...... عمران نے جولیا کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ احسان فراموشی ہے۔ رک جاؤ جوزف''...... جولیا نے پہلے سے زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

''نہیں میں۔ میں نہیں رک سکتا اور میں باس کا مشکور ہوں کہ اس نے مجھے کم سزا دی ہے''...... جوزف نے مسلسل ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہے۔ جوزف اگر یہ بوٹی نہ چباتا تو اسے خود بخود ہوش نہ آتا اور اب تک آپ سمیت ساری سیکرٹ سروس موت کے گھاٹ اتاری جا چکی ہوتی''۔ صفدر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ بھی ہوتا سو ہوتا لیکن اس کے اندر سے نشے کی طلب کیوں نہیں گئی۔ جس چیز کو ایک بار اس نے ترک کر دیا پھر اس کی طرف اس کا خیال کیوں گیا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں جوزف کی طرف سے معافی چاہتا ہوں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ احسان فراموش، انتہائی سنگ دل، بے رحم اور سفاک آدمی ہے۔ اس نے واقعی جوزف کو اس دور میں بھی اپنا زر خرید غلام بنا رکھا ہے"...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مسٹر تنویر۔ اگر تم زخمی نہ ہوتے تو باس کے خلاف یہ بات کرنے کے بعد تم دوسرا سانس بھی نہ لے سکتے۔ آئندہ محتاط رہنا۔ میرے لئے باس کی غلامی قابل فخر ہے"...... جوزف نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔

"دو ہزار ڈنڈ۔ تم نے میرے ساتھی پر غصے کا اظہار کیا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... جوزف نے بڑے فدویانہ لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت سے مسلسل ڈنڈ نکال رہا تھا۔ اس کا چہرہ اور جسم پسینے سے شرابور ہو چکے تھے۔

"میں جا رہی ہوں۔ میں اس جیسے آدمی کے ساتھ مزید نہیں رہ سکتی"...... یکلخت جولیا نے کہا اور ایک طرف موجود نشیب کی طرف بڑھنے لگی۔

"کتنے ہو گئے ہیں"...... عمران نے جوزف سے پوچھا۔

"ابھی تو پچاس ہوئے ہیں"...... جوزف نے ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باقی معاف۔ لیکن آئندہ خیال رکھنا۔ اب اگر تم نے کوئی نشہ آور چیز استعمال کی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا۔ سمجھے۔ مجھے ایسے لوگوں سے سخت نفرت ہے جو اپنے آپ کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔

"میں فادر جوشوا کا حلف دیتا ہوں باس کہ آئندہ شیپالی کے قریب بھی نہ جاؤں گا"...... جوزف نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگلی بار آئندہ کے لئے تم زندہ نہیں رہو گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم عظیم ہو باس۔ میں واقعی تمہاری توقع پر پورا نہیں اتر سکا اور جو غلام اپنے آقا کی توقعات پر پورا نہ اتر سکے اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے"...... جوزف نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا۔

"زندہ رہنے کا حق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ سمجھے۔ اس لئے خود کشی کو حرام اور بزدلی قرار دیا گیا ہے اس لئے یہ سب کچھ اپنے ذہن سے نکال دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... جوزف نے بری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب بتاؤ کہ وہ آدمی جس کی لاش تم اٹھا کر لائے ہو وہ کہاں ہلاک ہوا ہے"...... عمران نے کہا تو جوزف نے اسے ہاتھ کے اشارے سے

جگہ بتادی۔

''صفدر۔اس کی تلاشی لو۔ مجھے یہ ان سب کا باس لگتا ہے''۔عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر اس پر جھک گیا۔جولیا بھی واپس آ گئی تھی لیکن اس کے چہرے پر قدرے کھچاؤ سا دکھائی دے رہا تھا۔چند لمحوں بعد صفدر سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک پرس تھا۔اس نے پرس کھول کر اس میں سے ایک کارڈ نکال لیا۔

''اوہ عمران صاحب یہ لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہے''۔ صفدر نے ایک نظر کارڈ کو دیکھ کر اسے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''کرنل جیکسن ۔ چیف سیکورٹی آفیسر لیبارٹری۔اوہ۔تو یہ خود یہاں آیا تھا۔اس کا مطلب ہے کہ یہ باقی لوگ بھی سیکورٹی کے ہیں یقیناً انہوں نے یہاں ایسے آلات نصب کر رکھے ہیں جن سے وہاں یہاں چیکنگ کرتے ہوں گے۔باقی لوگوں کی بھی تلاشی لو''......عمران نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک آدمی کی جیب سے ایک سپیشل ٹرانسمیٹر برآمد ہوا اور ایک گیس پسٹل بھی۔عمران نے اس سپیشل ٹرانسمیٹر کو غور سے دیکھا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''ہیلو ہیلو۔مائیکل کالنگ۔اوور''......عمران نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔میں تمہیں سکرین پر دیکھ رہا ہوں۔تم نے کرنل جیکسن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن اب تم کسی بھی صورت یہاں سے بچ کر نہیں جا سکتے میں حکومت کو کال کر رہا ہوں۔ابھی یہاں فوج پہنچ جائے گی۔

''اوور''......یکلخت ٹرانسمیٹر میں سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''تمہارا کیا نام ہے اور لیبارٹری میں تمہارا کیا عہدہ ہے۔اوور''......عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''میرا نام فریڈ ہے اور اب کرنل جیکسن کی ہلاکت کے بعد میں لیبارٹری کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں اور یہ سن لو کہ تم چاہے کچھ بھی کر لو تم نہ لیبارٹری کا کچھ بگاڑ سکتے ہو اور نہ ہی میرا۔البتہ اب تمہاری موت یقینی ہو چکی ہے۔اوور اینڈ آل''......دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

''فوج یہاں آ گئی تو مسئلہ بن جائے گا عمران صاحب''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ہم پہاڑیوں پر بے بس ہو کر چوہوں کی طرح مارے جائیں گے اب ہمیں فوری طور پر اس لیبارٹری کا کچھ کرنا ہوگا''......عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کیوں نہ ہم واپس اس ٹورسٹ سپاٹ پر چلے جائیں تاکہ جب فوج آئے تو کم از کم ہم فوری طور پر ٹارگٹ نہیں ہوں گے''......صالحہ نے کہا۔

''مشن کے دوران واپسی کا لفظ ذہن سے نکال دیا کرو'' عمران نے سخت لہجے میں کہا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔عمران چند لمحے خاموش کھڑا رہا۔اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی تھیں۔

''باس۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس راستے تک آپ کو لے جا سکتا ہوں جہاں سے یہ کرنل جیکسن آیا تھا''...... اچانک جوزف نے کہا تو سب بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''کیسے۔ کیا تمہیں معلوم ہے''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم کیا جا سکتا ہے باس۔ کیونکہ اس آدمی کو میں نیچے سے اٹھا کر یہاں لایا ہوں۔ یہ بے پناہ شراب پینے کا عادی ہے کیونکہ اس کے جسم سے شراب کی تیز اور مخصوص بو نکل رہی تھی۔ اس بو کا سراغ لگایا جا سکتا ہے''...... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ چلو پھر''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یس باس''...... جوزف نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے عمران نے اس کی بات مان کر اسے بے پناہ عزت بخشی ہو۔

''اسلحہ لے لو''...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہاں موجود اسلحے کے ساتھ ساتھ ٹائیگر نے جیپ میں سے ایک بڑا بیگ بھی اٹھا کر اپنی پشت پر لاد لیا۔ اس کے بعد وہ سب جوزف کی رہنمائی میں نشیب میں اترتے چلے گئے۔

''ہم پر اندر سے فائرنگ تو نہ کھول دی جائے گی''...... اچانک صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ یہاں صرف چیکنگ اور سکریننگ کے آلات ہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا تو پھر لیبارٹری سے سیکورٹی کے افراد کو باہر نہ بھیجا جاتا''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں بے ہوش کیوں کیا گیا۔ گولی کیوں نہیں ماری گئی''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا ذاتی خیال ہے کہ ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو اس لئے بے ہوش کیا گیا کہ انہیں ہماری آمد کی توقع تھی اور پہاڑیوں میں فائرنگ کی آوازیں گونج اٹھتیں ہیں اور دور دور تک سنائی دیتی ہیں اور پھر ہمیں اس لئے بے ہوش کیا گیا تا کہ کرنل جیکسن خود آ کر ہمیں ہلاک کر سکے۔ یہ اور بات ہے کہ اس دوران جوزف کی شیپالی نے کام دکھایا اور ہم بچ گئے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس لحاظ سے تو آپ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ جوزف اگر شیپالی نہ کھاتا تو ہم سب کا اب تک خاتمہ بالخیر ہو چکا ہوتا''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جوزف نے شیپالی کھا کر اپنے کردار کی کمزوری کا اظہار کیا ہے اور کم از کم میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ جہاں تک زندگی کا تعلق ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اگر ہماری زندگیاں اسے مقصود ہوتیں تو وہ کوئی اور ذریعہ پیدا کر دیتا''...... عمران نے جواب دیا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر درے سے گزر کر وہ ایک وسیع وادی میں پہنچ گئے جس کے چاروں طرف اونچی پہاڑیاں موجود تھیں۔ جوزف مسلسل ایک طرف آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر چلتے چلتے وہ ایک پہاڑی کے دامن میں پہنچ کر رک گئے۔

''باس۔ یہاں سے آگے بو نہیں ہے''...... جوزف نے کہا تو عمران آگے بڑھا اور زمین پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا غور سے زمین کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

''ٹائیگر۔ بیگ سے میگا بم نکالو'' ...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے پشت پر موجود بیگ اتارا اور پھر اس میں سے ایک بڑے سائز کا بم نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

''تم سب کم از کم دو سو فٹ پیچھے ہٹ جاؤ'' ...... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ عمران نے جھک کر ایک بڑی چٹان کی جڑ میں اس بم کو رکھا اور اس پر موجود ایک چھوٹے سے ابھرے ہوئے حصے کو انگوٹھے سے دبایا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دوڑتا ہوا اپنے ساتھیوں کے قریب آ گیا۔ دوسرے لمحے ایک خوفناک اور کافی زوردار دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف پتھر اور گرد اڑنے لگی۔ چند لمحوں بعد جب گرد صاف ہوئی تو جہاں پہلے چٹان تھی وہاں ایک راستہ نیچے جاتا دکھائی دینے لگا۔

''یہ سپیشل وے ہے۔ ویل ڈن جوزف۔ تمہاری قوت شامہ بے حد تیز ہے'' ...... عمران نے کہا تو جوزف کا چہرہ اس طرح کھل اٹھا جیسے عمران نے اس کی تعریف کرنے کی بجائے اسے ہفت اقلیم کی دولت بخش دی ہو۔

''آؤ'' ...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''باس۔ آپ اور آپ کے ساتھی زخمی ہیں۔ آپ باہر رہیں میں مس جولیا، صالحہ، جوزف اور جوانا کے ساتھ اندر جاتا ہوں''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ اندر نجانے کیسے حالات سے گزرنا پڑے۔ آؤ''۔ عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے اس کے سارے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے اور وہ سب تیزی سے نیچے اترتے چلے جا رہے تھے کہ اچانک راستے نے موڑ کاٹا اور پھر وہ سب ابھی موڑ تک پہنچے ہی تھے کہ سٹک سٹک کی آوازیں ان کے کانوں میں پڑیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے وہ سب عمران سمیت لہراتے ہوئے زمین پر ڈھیر ہوتے چلے گئے۔ ان کے گرنے کا انداز ایسا تھا جیسے ان کے جسموں سے یکلخت توانائی غائب ہو گئی ہو۔

☆☆☆

آپریشن بلیو سٹار

نوجوانوں کے پسندیدہ ترین مصنف طارق اسماعیل ساگر کا کتاب گھر پر پیش کیا جانے والا دوسرا ناول **آپریشن بلیو سٹار** کہانی ہے ایسے سرپھرے آزادی کے متوالے لوگوں کی جو اپنی حریت اور آزادی کی سانس کے بدلے اپنا سب کچھ داؤ پر لگانے کو تیار ہیں۔ ہندوستان میں سکھوں کے خالصتان کی تحریک کو کچلنے کے لیے کیا گیا بدنام زمانہ فوجی ایکشن جسے آپریشن بلیو سٹار کا نام دیا گیا تھا، اسی آپریشن کے بعد ہندوستان کی سابقہ وزیر اعظم اندرا گاندھی کو اسکے اپنے سکھ باڈی گارڈز نے گولیوں سے اُڑا دیا۔ ہندوں اور سکھوں کی باہمی چپقلش اور کشمکش کے پس منظر میں لکھا گیا یہ ناول جلد ہی کتاب گھر پر پیش کیا جائے گا۔

فریڈ کا چہرہ مسخ سا ہو رہا تھا۔اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں ۔اس نے یہاں بیٹھے بیٹھے نہ صرف براڈ داور اس ساتھیوں کو بلکہ کرنل جیکسن کو بھی افریقی حبشی کے ہاتھوں ہلاک ہوتے دیکھ لیا تھا اور پھر اس پاکیشیائی ایجنٹ نے جو اپنا نام مائیکل بتا رہا تھا ٹرانسمیٹر کال کی تھی جس کے جواب میں فریڈ نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ حکومت کو اطلاع دے کر فوج کو یہاں کال کر رہا ہے لیکن اس نے صرف دھمکی دی تھی کیونکہ فوج یا حکومت کے ساتھ اس کا کوئی لنک نہ تھا۔ یہ لنک کرنل جیکسن کا تھا۔ وہ اپنے آفس سے فون کو ڈائریکٹ کر کے بات کرتا تھا اس لئے وہ اب بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے کہ اچانک اس نے ان سب کو درے کی طرف بڑھتے دیکھا تو بری طرح چونک پڑا۔ وہ افریقی حبشی آگے آگے تھا جبکہ دو عورتیں اور چھ مرد اس کے پیچھے اس انداز میں چل رہے تھے جیسے وہ حبشی ان کی رہنمائی کر رہا ہو۔

''یہ وادی میں کیوں آ رہے ہیں۔ یہ یہاں کیا کر سکتے ہیں''۔فریڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔اوہ۔اس کا انداز تو کسی کھوجی جیسا ہے۔کیا مطلب۔اس کا رخ تو سپیشل وے کی طرف ہے۔یہ کیسے ممکن ہے''۔فریڈ نے خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔اس کی نظریں سکرین پر اس طرح چپکی ہوئی تھیں کہ وہ پلکیں جھپکانا بھی بھول گیا تھا اور پھر اس نے اس حبشی کو عین اس جگہ رکتے ہوئے دیکھا جہاں سپیشل وے کا دہانہ تھا تو اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔چونکہ یہاں ایسے آلات موجود نہ تھے جن کی مدد سے وہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سن سکے اس لئے وہ صرف انہیں دیکھ سکتا تھا اور پھر اس وقت وہ بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے انہیں اس چٹان کے نیچے سپر میگا بم لگاتے ہوئے دیکھا۔

''اوہ۔اوہ۔یہ تو سپیشل وے کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔لیکن انہیں کیسے راستے کا علم ہو گیا''......فریڈ کی حالت دیکھنے والی تھی۔وہ آپریشن روم میں بڑی بے چینی اور پریشانی کے عالم میں بیٹھا ہوا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔چند لمحوں بعد اس نے سپیشل وے کے دہانے سے پتھر اور گرد اڑتے ہوئے دیکھی۔

''باس۔باس۔سپیشل وے کا دہانہ کھول لیا گیا ہے''۔اچانک اس کے سامنے موجود مشین میں سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

''ہاں۔اب یہ لوگ اندر داخل ہوں گے۔تمہارے پاس کارسو ماریز سیٹ اپ موجود ہے۔فوراً اسے اوکے کرو۔جلدی۔فوراً''۔فریڈ نے ایک بٹن دبا کر چیختے ہوئے کہا۔

''یس باس''......وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

''جب یہ لوگ اندر داخل ہوں تو تم نے سکرین پر انہیں لے آنا ہے''......فریڈ نے مزید ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

''یس باس''......دوسری طرف سے کہا گیا اور فریڈ نے بٹن آف کر دیا۔پھر اس نے ان لوگوں کو سپیشل وے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔دوسرے لمحے سکرین پر جھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی سپیشل وے کا اندرونی منظر سکرین پر نظر آنے لگا۔وہ سب اب سپیشل وے میں آگے بڑھتے صاف دکھائی دے رہے تھے۔فریڈ ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تھا۔پھر جیسے ہی سپیشل وے میں داخل ہونے والے پاکیشیائی ایجنٹ راستے کے پہلے موڑ پر پہنچے اچانک موڑ کے قریب چھت چھت سے سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سب پاکیشیائی ایجنٹ لہراتے ہوئے اس طرح

نیچے گرے جیسے ان کے جسموں سے توانائی کھینچ لی گئی ہو۔

"گڈ۔ ویری گڈ۔ یہ کتنے عرصے تک اس حالت میں رہیں گے"...... فریڈ نے ان کے گرتے ہی مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ چار گھنٹوں تک"...... مشین میں سے ایک آواز سنائی دی۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اب ان کا خاتمہ میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا"...... فریڈ نے کہا۔

"باس۔ آپ نے اگر وہاں فائرنگ کی تو لیبارٹری کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ جگہ لیبارٹری سے ملحقہ ہے اور لیبارٹری میں انتہائی حساس مواد موجود ہے"...... مشین سے آواز سنائی دی۔

"اوہ ہاں۔ واقعی۔ تم نے اچھا کیا کہ بتا دیا۔ میں انہیں سیکورٹی ہال میں ڈلوا دیتا ہوں۔ وہاں کھل کر فائرنگ ہو سکے گی"۔ فریڈ نے کہا۔

"لیکن باس۔ ان کی تعداد تو بہت زیادہ ہے اور سیکورٹی کا تو کوئی آدمی بھی یہاں موجود نہیں ہے"...... مشین میں سے آواز سنائی دی۔

"کوئی بات نہیں۔ ہم خود یہ کام کریں گے۔ تم تمام ساتھیوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی اپنی مشین کو آٹو کنٹرول کر دیں۔ میں بھی کنٹرولنگ مشین کی آٹو کنٹرول کر کے آ رہا ہوں۔ پھر ہم سب جا کر انہیں کھینچ کر سیکورٹی ہال میں پہنچا دیں گے"...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سٹک کی آواز سنائی دی اور رابطہ ختم ہو گیا تو فریڈ نے اپنے سامنے موجود مشین کو آٹو کنٹرول کرنے کے لئے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی وہ فارغ ہوا اور کرسی سے اٹھنے لگا تو پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ فون صرف لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر وسکان کے لئے مخصوص تھا۔ اس فون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر وسکان کال کر رہا ہے۔ اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر۔ فریڈ بول رہا ہوں"...... فریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کون فریڈ۔ کرنل جیکسن کہاں ہے"...... دوسری طرف سے ایک بلغم زدہ سی آواز سنائی دی۔

"سر۔ کرنل جیکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں ان کی جگہ اب چیف سیکورٹی آفیسر ہوں"...... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرنل جیکسن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ کس نے کیا ہے۔ کب کیا ہے اور کیوں کیا ہے"...... دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"جناب۔ پاکیشیائی ایجنٹ لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے یہاں پہاڑیوں پر پہنچے ہوئے ہیں اس لئے کرنل جیکسن سیکورٹی کے تمام افراد کے ساتھ سپیشل وے کھول کر باہر انہیں ہلاک کرنے کے لئے گئے لیکن ان خطرناک پاکیشیائی ایجنٹوں نے الٹا کرنل جیکسن اور اس کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا"...... فریڈ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ سب ہو گیا اور مجھے کسی نے اطلاع بھی نہیں دی ویری بیڈ"...... ڈاکٹر وسکان نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''جناب۔ میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے اس لئے آپ کو اطلاع دینے کی ضرورت نہیں رہی تھی'' ...... فریڈ نے جواب دیا۔

''خاتمہ کر دیا ہے۔ تم نے۔ کیا مطلب۔ کس طرح۔ جب کرنل جیکسن اور سیکورٹی کے تمام افراد ہلاک ہو گئے تو تم اکیلے نے یہاں بیٹھے بیٹھے کیسے انہیں ہلاک کر دیا'' ...... ڈاکٹر وسکان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جناب یہ لوگ کرنل جیکسن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے بعد وادی میں آ گئے اور انہوں نے سپر میگا بم سے سپیشل وے کا دہانہ اڑا دیا اور اندر داخل ہوئے تو ہم یہاں آپریشن روم میں انہیں مانیٹر کرتے رہے۔ پھر جب وہ مخصوص جگہ پر پہنچے تو ہم نے کاسو ماریز فائر کر کے انہیں بے حس و حرکت کر دیا۔ اس کے بعد اب ہم انہیں اٹھا کر سیکورٹی ہال میں لے جائیں گے اور انہیں ہلاک کر دیں گے۔ البتہ آپ سمجھ لیں کہ وہ ہلاک ہو چکے ہیں'' ...... فریڈ نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ یہاں لیبارٹری میں داخل بھی ہو چکے ہیں۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا تھا کہ ہماری حساس مشینری نے ایک خوفناک دھماکہ مانیٹر کیا ہے۔ یہ کیسا دھماکا تھا اور تم یہ کیا کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ یہاں تم فائرنگ کراؤ گے۔ نانسنس۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ یہ کس قدر حساس لیبارٹری ہے۔ یہاں فائرنگ کا یہ بھی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ پوری لیبارٹری ہی بھک سے اڑ جائے'' ...... ڈاکٹر وسکان نے اس قدر غصیلے لہجے میں کہا کہ بات کے آخر میں اسے کھانسی کا دورہ سا پڑ گیا۔

''سر۔ میں انہیں سیکورٹی ہال میں ہلاک کروں گا اور سیکورٹی ہال تو لیبارٹری سے کافی دور ہے'' ...... فریڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نانسنس۔ احمق۔ یہ پوری لیبارٹری بھی سیکورٹی ونگ کے ساتھ ایک ہی چھت کے نیچے ہے۔ باہر سے آنے والی تازہ ہوا پوری عمارت کے لئے اکٹھی آتی ہے اور اکٹھی ہی باہر جاتی ہے اس لئے بارود کے اثرات چاہے کسی بھی جگہ پیدا ہوں لیبارٹری کی حساس مشینری اور انتہائی حساس مواد کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ انہیں سپیشل وے کے دہانے سے باہر لے جاؤ اور لیبارٹری سے کافی دور لے جا کر ان کا خاتمہ کر دو۔ سمجھ گئے ہو''۔ ڈاکٹر وسکان نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر'' ...... فریڈ نے کہا۔

''اور سنو۔ ان کی لاشیں بھی باہر ہی پھینک دینا اور پھر حکومت سے رابطہ کرو تاکہ سپیشل وے کا دہانہ جلد از جلد بند کیا جا سکے''۔ ڈاکٹر وسکان نے کہا۔

''یس سر'' ...... فریڈ نے جواب دیا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور فریڈ نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ شیشے کے کیبن سے نکل کر آپریشن ہال میں آ گیا جہاں اس کے چار ساتھی اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

''ہمارے پاس اسلحہ تو نہیں ہے جناب'' ...... ایک آدمی نے کہا۔

''اسلحہ کا ہنگامی سٹور موجود ہے۔ وہاں سے اسلحہ لے لیتے ہیں اور زیادہ اسلحے کی ضرورت بھی نہیں۔ صرف ایک مشین پسٹل ہی کافی ہے۔ چند بے حس لوگوں کو گولیاں مارنی ہیں۔ البتہ ڈاکٹر وسکان کا حکم ہے کہ انہیں سپیشل وے کے دہانے سے باہر لے جائیں اور لیبارٹری سے ہٹ کر انہیں

گولیاں ماردی جائیں ورنہ پوری لیبارٹری تباہ ہوسکتی ہے''......فریڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے باس۔ڈاکٹر وسکان لیبارٹری کے بارے میں بہتر طور پر جانتے ہیں''......ایک آدمی نے کہا۔

''اوکے۔آؤ میرے ساتھ۔پہلے اسلحہ لے لیں پھر انہیں باہر لے جائیں گے''......فریڈ نے کہا اور آپریشن ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

عمران اور اس کے ساتھی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن جسم مکمل طور پر بے حس تھا۔وہ صرف سوچ سکتا تھا اور جس اینگل پر وہ پڑا تھا صرف اسی اینگل پر دیکھ سکتا تھا لیکن کسی قسم کی حرکت نہ کرسکتا تھا۔وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اس بار وہ واقعی مشکل میں پھنس گئے ہیں۔اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ سپیشل وے میں بے حس کردینے والی خصوصی ریز بھی نصب ہوسکتی ہے کیونکہ ایسے سپیشل ویز میں ایسے آلات نصب نہیں جاتے تھے ورنہ وہ اندر داخل ہوتے ہی سپر میگا بموں سے اس پورے سپیشل وے کو اڑا دیتا لیکن اب صرف سوچنے سے تو کچھ نہیں ہوسکتا تھا اس لئے وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ایسی ریز کے اثرات چار پانچ گھنٹوں سے پہلے ختم نہیں ہوتے۔اس نے حلق میں جمع شدہ لعاب نگلنے کی کوشش کی لیکن وہ اس قدر بے حس تھا کہ ایسا بھی نہ کر پا رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس ریز کے اثرات پانی سے بھی ختم کئے جاسکتے ہیں لیکن ریز کے اثرات اس قدر تیز تھے کہ وہ لعاب نگلنے میں بھی کامیاب نہ ہو پا رہا تھا۔اچانک اس کے کانوں میں موڑ کی طرف سے قدموں کی آوازیں پڑیں۔آوازوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ بہت سے آدمی تیز تیز قدم اٹھا کر ان کی طرف آرہے ہیں اور عمران سمجھ گیا کہ اب اس کا اور اس کے ساتھیوں کا آخری وقت آگیا ہے۔لیکن ظاہر ہے وہ اس موقع پر معمولی سی جدوجہد بھی نہ کرسکتا تھا۔

''ڈریگر تم اور مارکر دونوں مل کر ان دونوں عورتوں کو باہر لے جاؤ اور مارٹی تم میرے ساتھ مل کر ان قوی ہیکل حبشیوں کو گھسیٹ کر باہر لے جاؤ''......ایک تیز آواز عمران کے کانوں میں پڑی تو وہ فوراً سمجھ گیا کہ آواز اس فریڈ کی ہے جس سے اس کی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔

''باس۔یہاں سے سپیشل وے کا دہانہ بھی کافی دور ہے اور پھر باہر بھی انہیں درے سے دور لے جانا ہوگا اس لئے کیوں نہ روز اللہ گاڑی استعمال کی جائے''......ایک دوسرے آدمی کی آواز سنائی دی۔

''اوہ ہاں۔وہ تو یہاں موجود ہے۔ٹھیک ہے۔لے آؤ۔جلدی کرو''......فریڈ کی آواز سنائی دی اور پھر تیز تیز قدموں کی آوازیں بھی واپس جاتی ہوئیں سنائی دینے لگیں۔عمران جانتا تھا کہ روز اللہ گاڑی کیا ہوتی ہے۔یہ گاڑی مخصوص سامان لوڈ کر کے لیبارٹری کے مختلف حصوں میں پہنچانے کے لئے خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے۔اس کے نیچے موٹر لگی ہوتی ہے۔اس طرح یہ گاڑی کافی رفتار سے کام کرسکتی ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے روز اللہ گاڑی کی مخصوص آواز سنائی دینے گی۔فریڈ کی بات سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ انہیں یہاں ہلاک کرنے کی بجائے لیبارٹری سے باہر لے جا

کر ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ شاید لیبارٹری کی حساس مشینری کی وجہ سے وہ یہاں بارودی اسلحہ استعمال کرنے کا رسک نہیں لینا چاہتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے گھسیٹ کر روز اللہ گاڑی میں اس کے ساتھیوں سمیت ڈال دیا گیا۔ عمران نے دیکھا کہ گاڑی میں اس کے ساتھ صرف دو آدمی ہیں۔ اب یہ اسے معلوم نہ تھا کہ یہ دو آدمی کون ہیں۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی کھلی جگہ پر پہنچ گئی اور پھر اونچی نیچی جگہوں پر اچھل کر چلتی ہوئی وہ درے سے باہر نکل کر ایک جگہ رک گئی اور عمران سمیت اس کے ساتھیوں کو گاڑی سے اتار کر ایک طرف زمین پر پھینک دیا گیا اور گاڑی کے واپس جانے کی آواز سنائی دینے لگی۔ عمران اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی نظریں جس طرف تھیں وہاں سے اسے اپنے دو ساتھی تنویر اور کیپٹن شکیل نظر آ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اسے ایک بار پھر گاڑی کے آنے کی آواز سنائی دی اور پھر گاڑی اس کے قریب آ کر رک گئی اور پھر گاڑی سے صفدر، جوزف اور جوانا کو اٹھا کر نیچے پٹخ دیا گیا۔

''اب دو عورتیں اور ایک مرد رہ گیا ہے''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی اور گاڑی ایک بار پھر واپس جاتی ہوئی محسوس ہوئی اور اس کی مخصوص آواز کافی دیر تک سنائی دیتی رہی۔

''جیسے ہی یہ سب یہاں پہنچیں ہم نے ان پر فائر کھول دینا ہے''...... فریڈ کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد چار آدمی وہاں پہنچ کر رک گئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین پسٹل تھا اور باقی خالی ہاتھ تھے۔ وہ اپنے انداز سے فیلڈ کے آدمی نظر نہ آ رہے تھے اور پھر خاموشی طاری ہوگئی۔ عمران کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔ ایسی بے بسی اس نے زندگی میں پہلے کبھی محسوس نہ کی تھی حالانکہ وہ انتہائی خطرناک ترین سچوئیشن سے بے شمار بار گزر را تھا لیکن ایسی سچوئیشن سے اس کا واسطہ پہلی بار پڑا تھا کہ جب وہ اور اس کے تمام ساتھی نہ صرف مکمل طور پر بے بس ہو گئے تھے بلکہ کوئی ساتھی پیچھے بھی نہ رہا تھا جو عین آخری موقع پر آ کر مزاحمت کر سکتا اور وہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگیوں کے لئے معمولی سی جدوجہد بھی کر سکتا۔ اس نے دل ہی دل میں کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا تھا۔ اچانک روز اللہ گاڑی کی آواز ایک بار پھر سنائی دی اور پھر گاڑی قریب آ کر رک گئی۔ وہاں موجود افراد نے گاڑی میں موجود بے بس جولیا، صالحہ اور ٹائیگر کو اٹھا کر باقی ساتھیوں کے قریب پھینک دیا اور گاڑی چلانے والے نے گاڑی کو ایک طرف کر دیا اور خود اپنے باقی ساتھیوں کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

''باس۔ یہ دونوں عورتیں ہمارے کام آ سکتی ہیں''...... اچانک ایک آواز سنائی دی۔ عمران جس کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھی نے دیکھا کہ مشین پسٹل والے آدمی کے ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ہونٹ ہل رہے تھے۔

''نہیں۔ یہ عورتیں بھی تربیت یافتہ ہیں۔ انہیں بھی ساتھ ہی ہلاک کرنا پڑے گا''...... فریڈ کی آواز سنائی دی اور اس بار مشین پسٹل والے آدمی کے ہونٹ ہلے تھے لہذا عمران سمجھ گیا کہ یہ مشین پسٹل والا آدمی ہی فریڈ ہے۔

''ٹھیک ہے باس۔ پھر چلائیں گولیاں''...... پہلی آواز سنائی دی تو فریڈ نے ہاتھ اٹھا کر مشین پسٹل کا رخ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور عمران نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں کیونکہ اب واقعی زندگی بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں فریڈ کے چیخنے کی آواز کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی مخصوص ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں کی

آوازیں پڑیں تو اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں آنکھیں کھول دیں اور دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔ کیونکہ اس کی آنکھیں ایک ناقابل یقین منظر دیکھ رہی تھیں۔ فریڈ اور اس کے چاروں ساتھی زمین پر پڑے بری طرح تڑپ رہے تھے جبکہ ان کے سامنے جوزف ہاتھ میں مشین پسٹل لئے کھڑا ان پر مسلسل گولیاں برسا رہا تھا۔

''یہ۔ یہ کیسے ٹھیک ہو گیا''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں سوچا ہی تھا کہ جوزف تیزی سے مڑا اور قریب ایک جھاڑی پر جھک گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں سبز رنگ کی بہت سی شاخیں تھیں۔ وہ ساتھیوں کو پھلانگتا ہوا سیدھا عمران کے قریب آیا اور اس نے جھک کر ایک ہاتھ سے عمران کا جبڑا بھینچا اور دوسرے ہاتھ میں موجود سبز شاخوں کو دبایا تو ان شاخوں میں سے سبز رنگ کے رس کے قطرے عمران کے حلق میں گرنے لگے اور عمران کا منہ اور حلق رس کے ان قطروں کی وجہ سے تلخ سے تلخ تر ہوتا چلا گیا۔ لیکن جیسے ہی یہ قطرے عمران کے حلق سے نیچے اترے عمران کے جسم میں یکلخت لاکھوں وولٹیج کی برقی لہریں سی گزرنے لگیں۔ چند قطرے ڈال کر جوزف نے جیسے ہی ہاتھ ہٹائے عمران کا پورا جسم یکلخت اس طرح حرکت میں آ گیا جیسے کسی جبری قیدی سے جسم کو رہائی مل گئی ہو اور عمران یکلخت اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا ہے۔ تم کیسے ٹھیک ہو گئے۔ یہ کیا چیز ہے''۔ عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ پہلے باقی ساتھیوں کو ٹھیک کر لیں پھر بات ہو گی ورنہ کسی بھی لمحے کوئی نئی آفت آ سکتی ہے''...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر پر جھک گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں کو پھلانگتا ہوا فریڈ اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ پانچوں اب ساکت ہو چکے تھے اور ان سب کی کھلی بے نور آنکھوں میں حیرت کی شدید ترین جھلک موجود تھی۔ شاید ان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ بے حس و حرکت پڑے ان لاشوں نما آدمیوں میں سے اچانک ایک دیو نہ صرف حرکت میں آ جائے گا بلکہ ان کا مشین پسٹل چھین کر الٹا ان کا خاتمہ کر دے گا۔ وہ حقیقی موت جو عمران کو اپنے اور اپنے ساتھیوں پر جھپٹتی ہوئی روز روشن کی طرح نظر آ رہی تھی جوزف کی وجہ سے ان کے مخالفوں پر جھپٹ پڑی تھی اور وہ پانچوں اس کا شکار ہو کر بے حس و حرکت زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ عمران کچھ دیر انہیں دیکھتا رہا پھر وہ تیزی سے اس طرف بڑھ گیا جہاں ابھی سپیشل وے کا کھلا ہوا دہانہ درے سے صاف نظر آ رہا تھا لیکن پھر کچھ دور آگے بڑھنے کے بعد وہ واپس مڑا اور اپنے ساتھیوں کی طرف واپس آ گیا۔ اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی ٹھیک ہو چکے ہیں اور جوزف سب سے آخر میں جوانا کے حلق میں سبز رس کے قطرے ٹپکا رہا تھا۔ اس کے سب ساتھی بھی اس طرح محسوس کر رہے تھے جس طرح وہ قید سے باہر نکل آئے ہوں۔ وہ اپنے جسموں کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے انہیں اپنے زندہ ہونے پر یقین نہ آ رہا ہو اور وہ اسے اپنے آنکھوں کا دھوکہ سمجھ رہے ہوں۔

''عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ یہ جوزف نے کیا کیا ہے''...... اچانک صفدر نے حیرت میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا مگر عمران اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ جوزف جوانا کے حلق میں رس ڈالنے کے بعد ایک طرف ہٹ کر خود ہی ڈنڈ نکالنے میں مصروف ہو گیا تھا۔

''یہ کیا کر رہے ہو''...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ ڈنڈ نکال رہا ہوں۔ مجھ سے پھر غلطی ہو گئی ہے''۔ جوزف نے بڑے شرمندہ سے لہجے میں کہا لیکن اس نے ڈنڈ نکالنے بند نہ کئے تھے۔

''کیسی غلطی۔ کیا مطلب''...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ آپ کے منع کرنے کے باوجود میں نے شیپالی استعمال کر لی ہے اور اس طرح میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کر دی ہے''...... جوزف نے ڈنڈ نکالتے ہوئے کہا۔ سارے ساتھی بھی چونک کر جوزف کو اس طرح ڈنڈ نکالتے دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

''اب کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا تو جوزف ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

''باس فار گاڈ سیک۔ اپنے غلام کی غلطی معاف کر دو۔ باس تم عظیم ہو باس''...... جوزف نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''پہلے تفصیل بتاؤ کہ تم کیسے ٹھیک ہوئے''...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ گو اسے پہلے ہی جوزف کا جواب سن کر کچھ اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ سب کایا پلٹ کس طرح وقوع پذیر ہوئی ہے لیکن پھر بھی وہ پوری تفصیل سننا چاہتا تھا کیونکہ اس نے جوزف کو گاڑی میں سے اٹھا کر بھی یہاں لاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس وقت جوزف مکمل طور پر بے حس و حرکت نظر آ رہا تھا۔

''باس۔ میرے جسم میں معمولی سی حرکت موجود تھی لیکن یہ اتنی نہ تھی کہ میں کھل کر حرکت کر سکتا۔ جب مجھے گاڑی میں لاد کر یہاں لا کر ڈالا گیا تو میرا ہاتھ جھاڑیوں میں موجود شیپالی کے پتوں پر پڑ گیا۔ اسی لمحے مجھے خیال آیا کہ میرے جسم میں جو معمولی سی حرکت موجود ہے وہ اس شیپالی کی وجہ سے ہے کیونکہ میں نے وچ ڈاکٹروں کے وچ ڈاکٹر رونگی کو دیکھا تھا کہ وہ قبیلے کے ان لوگوں کو جنہیں فالج ہو جاتا تھا اور ان کے جسم بے حس و حرکت ہو جاتے تو شیپالی کی شاخوں کا رس ان کے حلق میں ڈال دیتا تھا جس وجہ سے وہ ٹھیک ہو جاتے تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے ہاتھ کو حرکت دی اور بڑی جدوجہد کے بعد شیپالی کی ایک شاخ توڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت گاڑی یہاں سے واپس جا چکی تھی اور ابھی یہ لوگ یہاں سے دور تھے۔ پھر میں نے آہستہ آہستہ بازو کو سمیٹا اور بڑی مشکل سے میں نے انتہائی جدوجہد کر کے آقا کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شیپالی کی شاخ کو منہ میں ڈال لیا۔ پھر جیسے ہی میں نے اسے چبایا میرے جسم میں حرکت پیدا ہونا شروع ہو گئی۔ اسی لمحے گاڑی مس جولیا، صالحہ اور ٹائیگر کو لے کر واپس آ رہی تھی۔ پھر جب انہیں زمین پر ڈالا گیا تو میرا جسم پوری طرح حرکت میں آ چکا تھا۔ یہ اطمینان سے کھڑے تھے۔ چنانچہ میں نے اچھل کر اس مشین پسٹل والے کو ایک ہاتھ سے زوردار ضرب لگائی اور دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل جھپٹ گیا۔ یہ آدمی چیختا ہوا باقی آدمیوں سے ٹکرایا اور نیچے گرا ہی تھا کہ میں نے مشین پسٹل کا فائر کھول دیا اور یہ پانچوں موت کا شکار ہو گئے۔ تب باس میں نے جھاڑیوں میں سے مزید شیپالی کی شاخیں توڑیں اور ان کا رس آپ کے حلق میں انڈیل دیا جس سے آپ بھی ٹھیک ہو گئے تو یہی کارروائی میں نے باقی ساتھیوں سے کی اور یہ سب بھی ٹھیک ہو گئے''...... جوزف نے اس انداز میں پوری تفصیل بتائی جیسے کوئی بہت بڑا مجرم اپنے مسلسل گناہوں کا اعتراف کر رہا ہو۔ اس کی آنکھیں جھکی ہوئی تھیں اور چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''لیکن پھر تم نے ڈنڈ کیوں نکالنے شروع کر دیئے تھے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''اس لئے باس کہ میں نے آپ کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی''...... جوزف نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

''اپنے حکم کی خلاف ورزی پر ضروری تو نہیں کہ میں تمہیں ڈنڈ نکالنے کی ہی سزا دیتا۔ میں تمہیں موت کی سزا بھی تو دے سکتا تھا''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا تھا۔

''یس باس۔ میں نے تو اس لئے خود بخود ڈنڈ نکالنے شروع کر دیئے تھے تاکہ آقا کا ذہن مطمئن ہو جائے''...... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے ہم سب کی زندگیاں بچائی ہیں جوزف۔ ویل ڈن۔ تم سزا کے نہیں انعام کے مستحق ہو ورنہ اس بار میں نے کلمہ طیبہ بھی پڑھ لیا تھا''...... عمران نے آگے بڑھ کر جوزف کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا۔

''تم عظیم ہو آقا۔ میں تمہارا ادنیٰ غلام ہوں مجھے معاف کر دو''۔ جوزف نے کہا۔

''عظیم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور تم نے ہماری زندگیاں بچا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ اس لئے کیسی معافی''۔ عمران نے ایک بار پھر اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا تو جوزف کا چہرہ بہار میں کھلنے والے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

''حیرت انگیز۔ واقعی اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ وہ خود ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ گڈ جوزف۔ تم نے واقعی کام دکھایا ہے''...... جوزف نے آگے بڑھ کر کہا۔

''تھینک یو مس''...... جوزف نے کہا اور پھر باری باری تقریباً سب ساتھیوں نے جوزف کا شاندار الفاظ میں شکریہ ادا کیا تو جوزف کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

☆☆☆

سونا گھاٹ کا پجاری

سونا گھاٹ کا پجاری...... بے پناہ پراسرار قوتوں اور کالی طاقتوں کا مالک جو اپنی موت کے بعد بھی زندہ تھا۔ افضل بیگ...... ایک مسلمان فارسٹ آفیسر جو سونا گھاٹ کے قہر کا نشانہ بنا...... پھر وہ انتقام لینے کے جوش میں اندھا ہو گیا اور اپنا مذہب ترک کر کے جادو ٹونے کے اندھیروں میں ڈوب گیا۔ ایک ایسا ناول جو پراسرار کہانیوں کے شائقین کو اپنے سحر میں جکڑ لے گا۔ **سونا گھاٹ کا پجاری** اپنے انجام تک کیسے پہنچا۔ افضل بیگ گناہ اور غلاظت کی دُنیا سے کیسے لوٹا؟ ہندو دھرم، دیوی دیوتاؤں، کالے جادو، بیروں کے خوفناک تصادم سے مزین یہ داستان آپ جلد ہی **کتاب گھر** کے **پراسرار خوفناک ناول** سیکشن میں پڑھ سکیں گے۔

کیپٹل ایجنسی کا چیف نارمن وڈ اپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... نارمن وڈ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے باس''...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ میں نارمن وڈ بول رہا ہوں''...... نارمن وڈ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مشی گن ریاست کے شہر لانسنگ میں ایکریمیا کی انتہائی سیکرٹ ترین لیبارٹری کی حفاظت کے لئے تم نے ایک سیکشن بھجوایا تھا''...... دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری نے اس طرح درشت اور تلخ لہجے میں کہا کہ نارمن وڈ بے اختیار چونک پڑا۔

''یس سر۔ جان کلے اور سوزین سیکشن وہاں موجود ہے''۔ نارمن وڈ نے جواب دیا۔

''اس لیبارٹری کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں کے تمام سائنس دان ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور انتہائی قیمتی ترین فارمولوں سمیت سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ یہ اس قدر قیمتی لیبارٹری تھی کہ ایکریمی حکومت میں صف ماتم بچھ گئی ہے۔ تباہ شدہ لیبارٹری میں ہر طرف لاشیں اور مشینری کے ٹکڑے بکھرے ہوئے ہیں اور لیبارٹری میں اس قدر حساس مواد موجود تھا کہ اس کی تباہی نے اس پورے علاقے کا نقشہ ہی بدل دیا ہے اور تم یہاں بیٹھے صرف باتیں کر رہے ہو''...... دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری کا لہجہ انتہائی تلخ ہو گیا تھا۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے جناب''...... نارمن وڈ نے بے اختیار ہو کر کہا کیونکہ اسے ابھی تک اپنے کانوں پر یقین ہی نہ آ رہا تھا۔

''وہاں سے تفصیلی معلومات حاصل کرو کہ یہ سب کیسے ہوا کیوں ہوا اور پھر حکومت کو رپورٹ دو تاکہ تمہاری رپورٹ کو مدنظر رکھ کر اس بارے میں فیصلہ کیا جائے کہ تمہاری ایجنسی کو قائم رکھا جائے یا نہیں اور تمہارا کورٹ مارشل کیا جائے یا نہیں''۔ دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے ڈیفنس سیکرٹری بات کرنے کی بجائے نارمن وڈ کے جسم پر کوڑے مار رہا ہو۔ اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارمن وڈ کچھ دیر تو رسیور ہاتھ میں پکڑے بت کی طرح ساکت و جامد بیٹھا رہا پھر یکلخت اچھلا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا اور آنکھیں پھٹ کر پھیل سی گئی تھیں۔

''یس۔ روگر کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

''چیف آف سی اے بول رہا ہوں۔ ہارڈی سے بات کراؤ''۔ نارمن وڈ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''یس باس۔ میں ہارڈی بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔ یہ سی اے کا مشی گن میں ایجنٹ تھا جس سے سی اے وہاں اپنی مرضی اور مفاد کے کام لیا کرتی تھیں۔

''ہارڈی فوراً لانسنگ کے شمالی پہاڑی علاقے میں جاؤ۔ وہاں حکومت سے ایکریمیا کی ایک لیبارٹری تھی جس کے خلاف پاکیشیائی ایجنٹ

کام کر رہے تھے۔ جان کلے اور سوزین اپنے سیکشن سمیت وہاں اس کی حفاظت اور پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے موجود تھے لیکن ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ لیبارٹری تباہ کر دی گئی ہے جبکہ جان کلے نے آخری بار مجھے بتایا تھا کہ وہ اپنے سیکشن سمیت سازینو کی بلند پہاڑیوں پر موجود ہے اور اس نے وہاں انتہائی سخت چیکنگ کے آلات بھی نصب کر رکھے ہیں۔ وہاں جا کر پوری تفصیل معلوم کرو۔ جان کلے اور سوزین کے بارے میں بھی اور ان کے سیکشن انچارج پراگ کے بارے میں بھی اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بھی اور پھر مجھے جلد از جلد تفصیلی رپورٹ دو"۔ نارمن وڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تمہارے پاس ہیلی کاپٹر ہے"...... نارمن وڈ نے ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"نہیں باس۔ مجھے جیپ سے جانا ہوگا۔ اس میں مجھے کئی گھنٹے آنے جانے میں لگ جائیں گے"...... ہارڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ نو۔ مجھے جلد از جلد رپورٹ چاہئے۔ میں نے چیف سیکرٹری کو رپورٹ دینی ہے۔ تم ایسا کرو کہ مشی گن کے ائیر فورس ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ وہاں ائیر کمانڈر سے مل لینا۔ میں اسے فون کر کے کہہ دیتا ہوں وہ تمہیں ائیر فورس کا ہیلی کاپٹر مہیا کر دے گا"...... نارمن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا تم جان کلے، سوزین اور پراگ کو پہچانتے ہو"...... نارمن وڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں نے ان کے سیکشن میں ان کے ساتھ دو سال کام کیا ہوا ہے"...... ہارڈی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ وہاں سے مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دو تاکہ میں حکومت کو تفصیلی رپورٹ دے سکوں"...... نارمن وڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن پریس کر کے اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مشی گن کے ائیر فورس ہیڈ کوارٹر کے ائیر کمانڈر سے میری بات کراؤ"...... نارمن وڈ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ یہ سب آخر کیسے ہو گیا۔ مجھے جان کلے نے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق تو ایسا ہونا ممکن ہی نہیں تھا۔ سازینو پہاڑیوں پر اس نے اپنے اڈے کی جو تفصیلات بتائی تھیں اس کے مطابق تو اس تک کسی کا پہنچنا ہی ناممکن تھا اور پھر یہ لیبارٹری تو مکمل طور پر انڈر گراؤنڈ تھی۔ اس کی سطح ایسی تھی کہ اس پر چاہے ایٹم بم ہی کیوں نہ مارے جائیں اسے تباہ نہ کیا جا سکتا تھا پھر وہ اندر سے کھلتی تھی اور اندر سیکورٹی کا مکمل نظام موجود تھا جس کا انچارج کرنل جیکسن تھا اور کرنل جیکسن نے سیکورٹی کی جو تفصیلات مجھے بتائیں تھیں اس کے بعد ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے جو کچھ بتایا ہے ایسا ممکن ہی نہیں ہے"...... نارمن وڈ نے رسیور رکھ کر خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نارمن وڈ نے رسیور اٹھا کر ائیر کمانڈر سے بات کی اور اسے بطور چیف آف سی اے سی حکم دیا کہ اس کے ایجنٹ ہارڈی کو فوراً ہیلی کاپٹر مہیا کیا جائے اور ائیر کمانڈر کے یس کہتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھالیا۔

''یس''...... نارمن نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''لانسنگ سے ہارڈی کی کال ہے جناب''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... نارمن وڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہیلو باس۔ میں ہارڈی بول رہا ہوں۔ لانسنگ سے''...... چند لمحوں بعد ہارڈی کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ تفصیل سے رپورٹ دو''...... نارمن وڈ نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک اور بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔ اس بٹن کے پریس ہونے سے ہارڈی کی تمام گفتگو آٹومیٹک انداز میں ٹیپ ہو جاتی تھی اور نارمن نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ یہ ٹیپ وہ اعلیٰ سطحی میٹنگ میں پیش کر کے اصل صورتحال ان کے سامنے لے آئے گا۔

''باس۔ لیبارٹری مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے۔ وہاں ہر طرف فوج نے قبضہ کر رکھا ہے۔ سازینو پہاڑیوں سے جان کلے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ جان کلے اور پراگ دونوں کو گولیاں ماری گئی ہیں اور وہاں سے اس کے سیکشن کے چار افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں جبکہ میڈم سوزین اور سیکشن کے چار افراد کی لاشیں فوج کو وہاں سے جنوب کی طرف کافی فاصلے پر ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ کی عقبی پہاڑیوں سے ملی ہیں۔ ان سب کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لیبارٹری کے قریب درے میں سے لیبارٹری کے آپریشن روم کے انچارج فریڈ اور آپریشن روم میں کام کرنے والے چار افراد کی لاشیں بھی پتھروں میں دبی ہوئی ملی ہیں ساتھ ہی ایک ٹوٹی پھوٹی روز اللہ گاڑی بھی ملی ہے جبکہ کرنل جیکسن کی لاش سازینو پہاڑیوں پر پڑی ہوئی ملی ہے۔ اسکے ساتھ سیکورٹی کے پانچ افراد کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ ان سب کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ لیبارٹری کو اندر سے سپر میگا بم فائر کر کے تباہ کیا گیا ہے اور تمام سائنس دان اور لیبارٹری میں کام کرنے والے افراد کو بھی گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ تمام لاشیں فوج کی تحویل میں ہیں اور میں نے خود جا کر ان تمام لاشوں کو چیک کیا ہے''۔ ہارڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

چنگیز خان

چنگیز کی زندگی اور فتوحات تاریخ کا ایک ایسا باب ہے جسے پڑھے بغیر تاریخ کا سفر مکمل نہیں ہوتا۔ اس کا شمار انسانی تاریخ کے عظیم فاتحین میں سے ہوتا ہے۔ گو اس کا تعلق وحشی قبائل سے تھا لیکن وہ ایک ممتاز درجے کا وحشی تھا۔ وہ صرف تلوار کی زبان ہی نہ جانتا تھا بلکہ از روئے ضرورت ٹریک ٹو ڈپلومیسی بھی بروئے کار لاتا۔ 1219 سے 1225 تک کے درمیانی عرصے میں چنگیز نے ترکستان کے راستے ایران اور افغانستان، دوسری طرف پامیر کی پہاڑی چوٹیوں سے سندھ کے کناروں تک آذربائیجان، کاکس اور جنوبی روس کے علاقے کی مہمات سر کیں...... چنگیز خان کی تاریخ کتاب گھر کے **تاریخ** (History) سیکشن میں دستیاب ہے۔

''اور پاکیشائی ایجنٹوں کی لاشیں بھی ملی ہیں فوج کو یا نہیں''۔ نارمن وڈ نے کہا۔

''نہیں جناب۔ پاکیشیائیوں کی لاشیں نہیں ملیں''...... ہارڈی نے جواب دیا۔

''نانسنس۔ وہ میک اپ میں ہوں گے۔ تم فوراً مخصوص لاشوں سے ہٹ کر جتنی بھی اجنبی افراد کی لاشیں ہوں ان کے میک اپ چیک کراؤ اور پھر مجھے رپورٹ دو''...... نارمن وڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''جناب۔ جو لاشیں ملی ہیں ان سب کو شناخت کر لیا گیا ہے۔ اجنبی لاشوں میں ٹورسٹ سپاٹ نمبر ایٹ کے مینجر فلر اور اس کے عملے کی لاشیں ہیں۔ باقی لاشوں میں فریڈ اور آپریشن ہال میں کام کرنے والے پانچ افراد کی لاشوں کے علاوہ کرنل جیکسن اور سیکورٹی کے افراد کی لاشیں ہیں اور لیبارٹری کے اندر سائنس دانوں اور دیگر عملے کی لاشیں ہیں۔ ان کے علاوہ اور کوئی لاش نہیں ملی''۔ ہارڈی نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... نارمن وڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ کیپٹل ایجنسی کو ختم ہونا پڑے گا۔ یہ لوگ پاکیشیا سے یہاں پہنچ کر نہ صرف اپنے مشن میں کامیاب رہے بلکہ وہ سب کارروائی کر کے خود بھی زندہ بچ کر نکل گئے''۔ نارمن وڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... نارمن وڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب کی کال ہے جناب۔ بات کریں''۔ دوسری طرف سے اس کی پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کراؤ بات''...... نارمن وڈ نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ پہلے ڈیفنس سیکرٹری نے اسے جھاڑ پلائی ہے اب چیف سیکرٹری کی باری ہے۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد چیف سیکرٹری کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ میں نارمن وڈ بول رہا ہوں سر''...... نارمن وڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''لانسنگ لیبارٹری کے بارے میں رپورٹ مجھے ڈیفنس سیکرٹری نے دی ہے۔ آپ کی ایجنسی اس لیبارٹری کی حفاظت کرنے میں مکمل طور پر ناکام رہی ہے۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ آپ کی ایجنسی ختم کر دی جائے اور آپ کا کورٹ مارشل کیا جائے۔ لیکن پھر میں نے یہ ارادہ اس لئے ملتوی کر دیا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے مقابل پاکیشیا کا علی عمران اور اس کے ساتھی تھے اور عمران جہاں بھی موجود ہو وہاں اتفاقات خود بخود اس طرف رخ موڑ لیتے ہیں۔ مجھے عمران نے ابھی کانڈا سے فون کیا ہے۔ اس نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق تمہارے ایجنٹ اور لیبارٹری سیکورٹی سب کچھ ان کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوئے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ عمران کے مقابل آنے والوں کو ایسے ہی حالات سے گزرنا پڑتا ہے اس لئے میں نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ اب نہ تمہاری ایجنسی کلوز ہو گی اور نہ ہی تمہارا کورٹ مارشل ہو گا''...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

''شکریہ سر۔ ویسے اگر آپ اجازت دیں تو اس لیبارٹری کا انتقام اس عمران اور اس کے ساتھیوں سے لیا جائے''...... نارمن وڈ نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم بالکل احمق آدمی ہو۔ جو کچھ بچ گیا ہے ہم اسے بھی تباہ کرا دیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے ان کا ایک آلہ حاصل

کیا تھا جس کے جواب میں انہوں نے ایکریمیا کی سب سے قیمتی اور اہم ترین لیبارٹری کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ جب تم اور تمہارے سپر ایجنٹ اپنے ملک میں ان کے خلاف کامیاب نہیں ہو سکے تو تو کیا وہاں پاکیشیا جا کر وہ کامیاب ہو جائیں گے اور یہ بھی سن لو کہ عمران نے مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر ہم نے دوبارہ پاکیشیا کا رخ کیا تو پھر ایکریمیا کا فورٹا ٹیگرز بین البراعظمی میزائل سیٹ اپ تباہ کر دیا جائے گا اور تم جانتے ہو کہ یہ سیٹ اپ ایکریمیا کی حفاظت کی اصل بنیاد ہے۔ یہ وہ سیٹ اپ ہے جس میں ایکریمیا کی جان ہے۔ آج ایکریمیا کی طرف کوئی اس لئے ٹیڑھی نظر سے نہیں دیکھتا کہ اسے معلوم ہے کہ فورٹا ٹیگرز میزائل پلک جھپکنے میں اس کے پورے ملک کو راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر یہ سیٹ اپ تباہ کر دیا گیا تو تم جانتے ہو کہ پھر کیا ہو گا اس لئے میں نے عمران سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ایکریمیا پاکیشیا کے معاملات میں کسی طرح بھی مداخلت نہیں کرے گا اور تم کہہ رہے ہو کہ تم جا کر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دو گے نانسنس“...... چیف سیکرٹری نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ کا حکم سر“...... نارمن وڈ نے چیف سیکرٹری کو اس انداز میں چیختے ہوئے سن کر بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

”نانسنس۔ آئندہ تم پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرو گے“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارمن وڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور کریڈل پر اس طرح پٹخ دیا جیسے سارا غصہ وہ اس کریڈل پر اتارنا چاہتا ہو۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو“...... عمران نے رسمی سلام دعا کے بعد اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس بار جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اسے پڑھ کر مجھے بے حد حیرت ہوئی ہے“...... بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تساؤ کے آدم خور

تساؤ کے آدم خور...... شکاریات کے موضوع پر ایک مستند کتاب اور حقائق پر مبنی سچا واقعہ...... یوگنڈا (کینیا) کے دو خونخوار شیر جو آدم خور بن گئے تھے...... ایک سال کی قلیل مدت میں 140 انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتارنے والے تساؤ کے آدم خور...... جنہوں نے یوگنڈا میں بچھنے والی ریلوے لائن کا کام کھٹائی میں ڈال دیا تھا۔ جو لومڑی سے زیادہ مکار تھے اور چھلاوہ کی طرح غائب ہو جاتے تھے۔ اس سچے واقعے پر انگلش فلم ”Ghost & The Darkness“ بھی بنائی گئی۔ جون ہنری پیٹرسن (فوجی اور ریلوے لائن کام کا انچارج) کی کتاب (The Man-Eaters of Tsavo) کا اُردو ترجمہ بہت جلد **کتاب گھر** پر پیش کیا جائے گا۔

''اچھا۔ کیا لکھا ہے۔ کیا اس نے دلہن بننے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے''...... عمران نے چونک کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''جولیا نے اس رپورٹ میں خاص طور پر لکھا ہے کہ اس مشن کے دوران وہ جذباتی نہیں ہوئی اور اس نے اپنے آپ کو کنٹرول کرنا سیکھ لیا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کسی حد تک تو اس نے یہ بات درست لکھی ہے۔ لیکن اصل میں اس مشن میں حرکت اس قدر تیز رہی کہ اسے جذباتی ہونے کا موقع ہی نہیں مل سکا''...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے جولیا نے یہ لکھ کر اس کی توہین کی ہو۔

''تو آپ جانتے ہیں کہ جولیا سیکرٹ سروس کو چھوڑ دے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ چھوڑ دینے والی بات تم نے خود شامل کر لی ہے۔ جو لوگ دوسرے کا انٹرویو لیتے ہیں ان میں سے جو گھاگ انٹرویو لینے والے ہوتے ہیں وہ ایسے ہی اپنی بات دوسرے کے منہ میں ٹھونس دیتے ہیں اور پھر اس کی سرخی بنا کر چھاپ دیتے ہیں اور انٹرویو دینے والا یہ پڑھ کر ہکا بکا رہ جاتا ہے کہ یہ بات جس کی سرخی لگائی گئی ہے یہ بات اس پورے افسانے میں میرا مطلب ہے انٹرویو میں ہوئی ہی نہیں''۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اس موضوع پر باتیں بعد میں کریں گے۔ میں مشن کی رپورٹ کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ جولیا نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق اس بار مشن پر کام ٹائیگر، جوزف اور جوانا نے کیا ہے۔ پ سب تو بس مہمان اداکار ہی رہے''...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جولیا اور صالحہ نے بھی کام کیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ ایکریمیا والے اپنی اس قدر اہم لیبارٹری کی تباہی کو آسانی سے فراموش نہیں کریں گے۔ وہ اس کا انتقام لینے کی کوشش ضرور کریں گے''۔ بلیک زیرو نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ لازماً ایسا ہی کرتے اس لئے ایکریمیا سے کانڈا پہنچ کر میں نے چیف سیکرٹری کو کال کر کے دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام کیا تو ان کے فور ٹائیگرز زمین البراعظمی میزائل سیٹ اپ کو مکمل طور پر تباہ کر دیا جائے گا اور یہ اتنی بڑی دھمکی تھی کہ چیف سیکرٹری بری طرح بوکھلا گیا اور اس نے وعدہ کیا کہ وہ آئندہ پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرے گا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کیپٹل ایجنسی والے خود کوئی حرکت نہ کریں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اول تو ایسا نہیں ہوگا کیونکہ وہ اس مشن میں بری طرح ناکام رہے ہیں اور چیف سیکرٹری کا موڈ بتا رہا تھا کہ وہ ان کے خلاف انتہائی اقدام اٹھانے کا سوچ رہے ہیں لیکن اگر اس کے باوجود انہوں نے کچھ کیا تو پھر دیکھا جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... عمران نے رسیور اٹھا کر مخصوص لہجے میں کہا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ عمران یہاں موجود ہے''...... دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''۔ عمران نے اصل آواز میں کہا۔

''عمران بیٹے۔ ایکریمیا کے چیف سیکرٹری نے پہلے مجھے فون کال کر کے میری منت کی کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے درخواست کروں کہ وہ ایکریمیا کے فورٹا ٹیگرز بین البراعظمی میزائل سیٹ اپ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ میرے پوچھنے پر کہ انہیں اس کا خدشہ کیوں پیدا ہوا ہے تو انہوں نے مجھے تفصیل سے بتایا کہ ایکریمین کیپٹل ایجنسی نے پاکیشیا سے جو آلہ حاصل کیا تھا اسے ایکریمیا کی انتہائی اہم خفیہ لیبارٹری میں پہنچا دیا گیا تھا اور یہ سب کچھ ان کی لاعلمی میں ڈیفنس سیکرٹری کے احکامات کی وجہ سے ہوا تھا۔ جس کے جواب میں پاکیشیا سیکرٹ سروس نے نہ صرف کیپٹل ایجنسی کے اس سیکشن کو ختم کر دیا بلکہ ایکریمیا کی اس اہم ترین لیبارٹری کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اور ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ ٹیم کے لیڈر علی عمران نے انہیں کانڈا سے فون کر کے دھمکی دی ہے کہ آئندہ اگر ایکریمیا نے پاکیشیا کے خلاف کوئی اقدام کیا تو پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمیا کے سب سے اہم ترین میزائل سیٹ اپ کو تباہ کر دے گی۔ جس پر چیف سیکرٹری نے علی عمران کو یقین دلایا کہ ایسا نہیں ہو گا اور ایکریمیا کے صدر کو بھی رپورٹ دی تو ایکریمیا کے صدر نے بھی پاکیشیا کے صدر سے ہاٹ لائن پر کال کر کے ایکریمین اقدام کی معافی مانگی ہے اور ساتھ ہی انہوں نے بھی درخواست کی ہے کہ صدر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو ایکریمین میزائل سیٹ اپ کے خلاف کام کرنے سے روکیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ ایکریمیا پاکیشیا کے ساتھ ایسے ایسے معاہدے کرنے کے لئے بھی تیار ہے جن سے پاکیشیا کو بہترین مفادات حاصل ہوں گے۔ بہرحال میں نے چیف سیکرٹری ایکریمیا کو یقین دلایا ہے اور صدر صاحب کو بھی کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف سے درخواست کروں گا''۔ سر سلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''لیکن میں تو حقیر فقیر بے تقصیر ہیچ مدان بندہ نادان علی عمران بول رہا ہوں۔ چیف آف پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تو آپ بات ہی نہیں کی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

''ان سے میری خاصی یاداللہ ہے اور وہ مجھ پر بے حد شفقت کرتے ہیں اسلئے ان سے میں خود ہی بات کرلوں گا۔ تم سے بات کرنا اسلئے ضروری تھا کہ کہیں تم انہیں اس ایکریمین میزائل سیٹ اپ کے بارے میں جذباتی نہ کر دو''...... سر سلطان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھ سمیت ساری سیکرٹ سروس کو چیف سے یہی تو گلہ ہے کہ وہ کسی حالت میں بھی اور کسی صورت میں جذباتی نہیں ہوتے۔ کسی پر قیامت ہی کیوں نہ گزر جائے ان کے لہجے میں معمولی سی جذباتیت بھی نہیں ابھرتی اور جہاں تک میرا تعلق ہے اگر میں انہیں جذباتی کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو اب تک خزانہ عامرہ آغا سلیمان پاشا کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل ہو چکا ہوتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''وہ ٹھیک کرتے ہیں کیونکہ بزرگ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ نوجوان کو کھلا پیسہ نہ دیا جائے ورنہ وہ بگڑ جاتے ہیں''۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

''جن بزرگوں کی بات آپ کر رہے ہیں وہ اپنی جوانی میں سب کچھ کرتے رہے ہیں جن سے وہ نوجوان نسل کو روکتے رہتے ہیں''۔ عمران

نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم سے اب بحث تو نہیں کی جا سکتی۔ البتہ میں اب صدر صاحب کو رپورٹ دے دوں گا کہ چیف صاحب نے میری درخواست قبول کر لی ہے۔ اللہ حافظ''...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''آپ نے واقعی ایسی خوفناک دھمکی دی ہے کہ ایکریمیا جیسی سپر پاور بھی اس طرح گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئی ہے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کاش ایسی کوئی دھمکی میں تمہیں بھی دے سکتا کہ تم ڈر کے مارے جلدی سے مجھے کوئی بڑی مالیت کا چیک دے دیتے''۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ بڑی مالیت کے چیک کی بات کر رہے ہیں۔ اس بار تو آپ کو چھوٹی مالیت کا چیک بھی نہیں مل سکتا''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں''...... عمران نے اس طرح چونکتے ہوئے کہا جیسے بلیک زیرو نے اس کے سر پر لٹھ مار دی ہو۔

''جولیا کی رپورٹ کے مطابق آپ نے اس مشن پر سرے سے کوئی کام ہی نہیں کیا اور اگر آخری لمحات میں جوزف کام نہ دکھاتا تو اب تک آپ سب کا سوگ بھی منایا جا چکا ہوتا''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ جوزف کا تو حق بنتا ہے چیک لینے کا''...... عمران نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے اس نے بلیک زیرو کو کسی ٹریپ میں پھنسا لیا ہو۔

''جوزف کو تو آپ ساتھ لے گئے تھے اس لئے اس کے اخراجات بھی آپ کے ذمے ہیں''...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مارے گئے۔ اسے کہتے ہیں اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مارنا''۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا تو بلیک زیرو اس کی اس اداکاری پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد